الدعاء المقبول المعروف بہ
اسلامی وظائف
شیخ الحدیث مولانا
عبد السلام بستوی رحمہ اللہ
تخریج تحقیق و تسہیل
حافظ ندیم ظہیر
تقدیم و نظر ثانی
حافظ زبیر علی زئی
مکتبہ اسلامیہ

اَلدُّعَاءُ المقبول المعروف بہ

اِسلامی وظائف

شیخ الحدیث مولانا

عبد السلام بستوی رحمہ اللہ

تخریج، تحقیق و تسہیل
حافظ ندیم ظہیر

تقدیم و نظر ثانی
حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

کتاب ---------------------------- اسلامی وظائف

تالیف ---------------------------- شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

ناشر ---------------------------- محمد سرور عاصم

سن اشاعت ---------------- اگست 2011ء

قیمت ----------------------------

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

حرف اول

الحمدللہ رب العلمین و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الامین ، امابعد:

اذکار و ظائف اطمینان قلب، تسکین روح کا باعث اور ارضی و سماوی آفات سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴾ [1]

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان وسکون پاتے ہیں۔سنو!اللہ کے ذکر ہی سے دل چین وسکون پاتے ہیں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾ [2]

''جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا تو اس کے لئے معیشت تنگ اور نہایت پر مشقت ہوگی۔''

یعنی اپنے رب کے ذکر سے روگردانی کرنے والوں پر دنیا میں غم وہموم اور مصائب وآلام کے پہاڑ تو ٹوٹتے ہی ہیں ۔قبر، حشر اور آخرت میں بھی یہ لوگ عذاب سے دوچار ہوں گے۔(العیاذ باللہ)

اذکار و وظائف قرب الٰہی، اجر وثواب اور درجات عالیہ کے حصول کا سبب ہیں اور ان سے غفلت وکوتاہی حسرت کا باعث!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سے بہترین ہے، تمہارے مالک کے نزدیک پسندیدہ، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا اور تمہارے لئے سونا چاندی (فی سبیل اللہ) خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس بات سے بھی بہتر کہ تم اپنے دشمن کا مقابلہ کرو اور ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں

---

[1] ۱۳/ الرعد:۲۸۔ [2] ۲۰/ طٰہٰ: ۱۲۴۔

ماریں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول: وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کا ذکر" [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھیں جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو، تو وہ ایسے ہیں جیسے کسی مردار گدھے پر سے اٹھے ہوں اور (آخرت میں) یہ مجلس ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔" [2]

"اسلامی وظائف" اردو زبان میں قدیم اور اپنے موضوع پر بہترین کتاب ہے، جس میں دعا و اذکار اور اس سے متعلق مسائل کا احاطہ کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ اب یہ جامع و نافع کتاب تحقیق و تخریج سے مزین ہدیہ قارئین ہے۔

انداز تحقیق:

☆ کتاب میں مقبول احادیث، دعاؤں اور اذکار کا اصل مصادر و مراجع سے تقابل و موازنہ۔
☆ بعض وضاحت طلب مقامات پر حاشیے کے ذریعے سے تصریح۔
☆ قدیم و ثقیل عبارات کو عام فہم اور جدید بنانے کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔
☆ بعض مقامات پر حاشیے کی صورت میں اضافہ۔
☆ کتاب میں وارد بعض تسامحات کی تصحیح۔
☆ تمام آثار و روایات کی مکمل تخریج۔
☆ صحت و سقم کے اعتبار سے ہر حدیث پر حکم۔

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق تحقیقی و ادبی معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی ہے، لیکن خطا کا احتمال ہمیشہ رہتا ہے، لہٰذا اہل علم و قلم سے التماس ہے کہ کسی بھی غلطی پر معروف طریقے سے اصلاح فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

حرف آخر کے طور پر میں اپنے مربی اور انتہائی مشفق استاد فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ کا ازحد مشکور ہوں کہ جنہوں نے راقم الحروف کی تحقیق پر نظر ثانی کی اور ایک

---

[1] سنن الترمذی: ۳۳۷۷، سنن ابن ماجہ: ۳۷۹۰ و سندہ حسن۔

[2] سنن ابی داود: ٤٨٥٥ و سندہ صحیح۔

جامع مقدمہ بھی تحریر فرمایا۔ جزاہ اللہ خیرًا

میں اپنی اس کاوش کا انتساب استاد محترم کی طرف کرتا ہوں کہ جن کے سایہ عاطفت میں رہنے کی وجہ سے راقم الحروف علمی میدان میں چلنے کے قابل ہوا، اوران کا دست شفقت بدستور قائم ہے۔ اسی طرح محترم مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے کتاب کو اپنی روایت کے مطابق احسن طریقے سے شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ ہماری اس محنت کو شرف قبولیت بخشے۔ (آمین)

حافظ ندیم ظہیر

۲۰۱۱/۶/۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۃ التحقیق: اسلامی وظائف

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الأمين
و رضي الله عن أصحابه أجمعين و من تبعهم بإحسان إلى
يوم الدين، أما بعد:

دین اسلام میں ذکر واذکار اور دعا کی بیحد اہمیت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاذْكُرُونِیٓ أَذْكُرْكُمْ﴾ [1]

''پس میرا ذکر کرو، میں (فرشتوں کے سامنے) تمہارا ذکر کروں گا۔''

نیز فرمایا:

''اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں، ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔'' [2]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ادْعُونِیٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾

''مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔''

اور فرمایا:

''بے شک جو لوگ میری عبادت (یعنی دعا) سے تکبر کرتے ہیں تو وہ ذلیل ورُسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔'' [3]

اور فرمایا:

''جب دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو میں اُس کی دعا قبول کرتا ہوں، لہٰذا مجھ سے (ہی) دعا مانگو۔'' [4]

---

[1] ۲/ البقرة:۱۵۲۔ [2] ۳۳/ الاحزاب:۳۵۔
[3] ٤۰/ المومن:٦۰۔ [4] ۲/ البقرة:۱۸٦۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((الدعاء هي العبادة.)) ”دعا ہی عبادت ہے۔“ ❶

آپ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تُو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر (یعنی اللہ سے دعا مانگ) اور جب مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ۔ ❷

اور فرمایا: تم میں سے ہر آدمی اپنے رب سے ہی ہر حاجت مانگے، حتیٰ کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگے۔ ❸

نیز دیکھئے سورۃ یونس (آیت: ۱۰۷) اور سورۃ النمل (آیت: ۶۲)

ان آیات مبارکہ، احادیث صحیحہ اور دیگر دلائل سے کئی مسائل ثابت ہوئے۔ مثلاً:

1. صرف اللہ ہی سے دعا مانگنی چاہیے۔
2. اللہ سے دعا نہ مانگنے والے متکبر ہیں اور یہ لوگ ذلیل و رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔
3. غیر اللہ سے دعا مانگنا جائز نہیں بلکہ حرام (اور شرک) ہے۔
4. دعا ہی عبادت ہے۔
5. ہر دعا صرف اللہ ہی سے مانگنی چاہیے اور کثرت سے ذکر و اذکار مسنونہ میں مشغول رہنا چاہیے۔

کتبِ وظائف واذکار:

دعا و اذکار اور وظائف پر سلف صالحین اور علمائے حق نے بکثرت کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً:

1. کتاب الدعاء

(تالیف: محمد بن فضیل بن غزوان الضبی، متوفی ۱۹۵ھ رحمہ اللہ) مطبوع

2. کتاب الدعاء

---

❶ سنن ابی داود: ١٤٧٩، وسنده صحيح واللفظ له، و صححه الترمذي: ٢٩٦٩ و ابن حبان: ٢٣٩٦، الحاكم ١/ ٤٩٠ـ ٤٩١، ووافقه الذهبي۔

❷ سنن ترمذی: ٢٥١٦ وقال: "هذا حديث حسن صحيح" وسنده حسن وأورده الضياء في المختارة: ١٠/ ٢٢ـ٢٦ ح ١٢۔

❸ سنن ترمذی: ٨/ ٣٦٠٤ وسنده حسن، وصححه ابن حبان، الاحسان: ٨٦٣، ٨٩١ـ ٨٩٢۔

(تالیف: قاضی ابوعبداللہ حسین بن اسماعیل المحاملی، متوفی ۳۳۰ھ رحمہ اللہ) مطبوع

3 کتاب الدعاء

(تالیف: سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ رحمہ اللہ) مطبوع

4 کتاب الدعوات الکبیر

(تالیف: احمد بن الحسین البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ رحمہ اللہ) مطبوع

5 عمل الیوم واللیلۃ (تالیف: الامام النسائی، متوفی ۳۰۳ھ رحمہ اللہ) مطبوع

6 عمل الیوم واللیلۃ (تالیف: ابن السنی الدینوری، متوفی ۳۶۴ھ رحمہ اللہ) مطبوع

7 کتاب الترغیب فی الدعاء

(تالیف: عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی، متوفی ۶۰۰ھ رحمہ اللہ) مطبوع

8 جزء فی فضیلۃ ذکر اللہ عزوجل

(تالیف: ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ رحمہ اللہ) مطبوع

9 کتاب مجابی الدعوۃ (تالیف: ابن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۲ھ رحمہ اللہ) مطبوع

10 الدعوات (تالیف: الامام الترمذی، متوفی ۲۷۹ھ رحمہ اللہ) مطبوع

یہ کتاب سنن ترمذی میں درج ہے۔

مذکورہ تمام کتابیں باسند ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں لکھی گئی تھیں، جن میں سے بعض کا تذکرۃ کتاب الدعاء لابن فضیل کے مقدمے میں موجود ہے۔

متاخرین علمائے حدیث اور دیگر علماء نے بھی ذکر و دعا کے مسئلے پر کئی کتابیں لکھیں۔ مثلاً:

① الاذکار (تالیف النووی، متوفی ۶۷۶ھ) مطبوع

اس کی بہترین تحقیق شیخ سلیم بن عید الہلالی الاثری حفظہ اللہ نے کی ہے۔

② المتجر الرابح (تالیف الدمیاطی، متوفی ۷۰۵ھ) مطبوع

اس کا اردو ترجمہ مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور سے مطبوع ہے۔

③ التذکار فی افضل الاذکار (تالیف القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ) مطبوع

④ الکلم الطیب (تالیف ابن تیمیہ، متوفی ۷۲۸ھ) مطبوع بتحقیق الالبانی

⑤ مختصر سلاح المؤمن (تالیف الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ) مطبوع

⑥ حصن حصین (تالیف الجزری، متوفی ۷۳۹ھ) مطبوع
اس کا اردو ترجمہ بھی تاج کمپنی کراچی سے مطبوع ہے۔

⑦ تحفۃ الذاکرین (تالیف الشوکانی، متوفی ۱۲۵۰ھ) مطبوع

⑧ المصباح فی اذکار المساء والصباح
(تالیف الصالحی المعنبی الحنبلی، متوفی ۷۷۵ھ) مطبوع

⑨ فضائل الاعمال
(تالیف محمد بن عبدالواحد المقدسی ضیاء الدین، متوفی ۶۴۶ھ) مطبوع
اس میں دیگر فضائل کے ساتھ ادعیہ ماثورہ کو بھی بلحاظِ فضائل ذکر کیا گیا ہے۔

⑩ النصیحۃ فی الادعیۃ الصحیحۃ (تالیف الحافظ المقدسی، متوفی ۶۰۰ھ)

ان تمام کتابوں (۱ تا ۱۰) میں متصل سندیں نہیں بلکہ عام طور پر صرف سابقہ کتبِ حدیث کے حوالوں کا التزام کیا گیا ہے۔

عصرِ حاضر میں بھی بہت سے اہلِ حدیث اور غیر اہلِ حدیث علماء نے ذکر واذکار اور دعاؤں پر کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً:

① اسلامی وظائف (تالیف شیخ عبدالسلام بستوی)

② پیارے رسول ﷺ کی پیاری دعائیں (تالیف مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی)

③ کتاب الدعاء (تالیف: محترم محمد اقبال کیلانی)

④ ذکر اللہ (تالیف: شیخ عبدالرحمن عاجز مالیرکوٹلوی)

⑤ حصن المسلم (تالیف: شیخ سعید بن علی القحطانی)

⑥ الصحیح المسند من اذکار الیوم واللیلہ
(تالیف: مصطفی العدوی ومراجعت الشیخ مقبل بن ہادی الوادعی)

⑦ فقہ الادعیہ والاذکار (تالیف: الشیخ عبدالرزاق البدر)
اس کے بعض حصے کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

⑧ کتاب الدعاء (تالیف: مختار احمد ندوی)

⑨ تحفۃ السالکین (تالیف: محترم محمد ارشد کمال)

⑩ مستند مسنون ذکرونہ اودعا گانے (تالیف: شیخ امین اللہ پشاوری)

یہ کتاب پشتو زبان میں ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتابیں اس مسئلے پر لکھی گئی ہیں اور عام کتابوں میں صحیح، حسن، ضعیف اور مردود ہر قسم کی روایتیں موجود ہیں اور بعض کتابوں کے مصنفین نے صحیح روایات کا اپنی استطاعت کے مطابق التزام کیا ہے۔

اسلامی وظائف:

شیخ عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ ہندوستان کے مشہور خطیب، صحیح العقیدہ عالم اور کثیر التصانیف مصنف تھے۔ آپ ۷/فروری ۱۹۷۴ء یوم الاثنین کو حالتِ نماز میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ (دیکھئے اسلامی تعلیم ج ۱ ص ۹، مقدمہ از عبدالرشید بن عبدالسلام بستوی)

تفصیل کے لئے دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: ۴۶ ص ۴۷۔۴۸

شیخ عبدالسلام بستوی کی کتابوں میں سے اسلامی تعلیم، اسلامی خطبات اور اسلامی وظائف بہت زیادہ مشہور ہیں۔

میرے شاگرد، دوست اور پیارے بھائی محترم حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ نے ''اسلامی وظائف'' کی تحقیق وتخریج اور نظرِ ثانی کا عظیم کام سرانجام دیا ہے اور صحت وضعف کے لحاظ سے حکم لگا کر صحیح، حسن اور ضعیف روایات کی نشاندہی کر دی ہے، تاکہ عام قارئین کو سہولت رہے اور وہ صحیح وحسن احادیث پر عمل کر سکیں۔

بعض علماء فضائل ومناقب میں ضعیف روایات کی روایت جائز سمجھتے ہیں اور غالباً انھی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ''اسلامی وظائف'' کے مصنف نے بھی ضعیف روایات درج کر دی ہیں، لیکن یہ مسلک ومنہج مرجوح ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ احکام ہوں یا عقائد، فضائل ہوں یا مناقب صرف صحیح اور حسن لذاتہ احادیث سے ہی استدلال کرنا چاہئے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا:

”ولا فرق فی العمل بالحدیث فی الأحکام أو فی الفضائل إذا لکل شرع۔“

احکام ہوں یا فضائل، حدیث پر عمل کرنے میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ (یہ) سب شریعت ہے۔ [1]

میرا اور حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ کا منہج ایک ہی ہے، نیز راقم الحروف نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور ان کی تحقیقات کو غور سے دیکھا ہے، یہ بہت اچھا اور مفید کام ہے۔ والحمدللہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مصنفِ کتاب: شیخ عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ، محقق کتاب: حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ اور ناشرِ کتاب: محترم مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ اور تمام متعلقین کو اس عظیم کام پر جزائے خیر عطا فرمائے، ہماری خطائیں معاف فرمائے اور دعائیں قبول فرمائے۔ (آمین)

حافظ زبیر علی زئی
(۸/دسمبر ۲۰۱۰ء)

[1] تبیین العجب بما ورد فی فضل رجب، ص:۹۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَالْأَنْبِیَآءِ وَاٰلِهِ النُّجَبَآءِ وَأَتْبَاعِهِ الْكُرَمَآءِ.

أَمَّا بَعْدُ!

پروردگار عالم نے اس کارگاہ عالم فانی میں آرام وتکلیف، رنج وغم، دوست ودشمن، بیماری وتندرستی اور طرح طرح کی صدہا راحتوں اور مصیبتوں کو پیدا فرما کر تمام مخلوق خاص کر انسانوں کو اس میں مبتلا کیا، جیسا کہ اس نے فرمایا: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ﴾ [1] ''ہم نے انسان کو مشقت اور تکلیف میں پیدا کیا ہے۔'' ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک گوناگوں پریشانیوں میں گھرا رہتا ہے۔

مگر اس کے ساتھ ہی اس کی نجات کے لیے مختلف احتیاطی تدبیریں بھی مقرر فرمادیں کہ جن پر گامزن رہنے سے پریشانیاں دور ہوسکتی ہیں، جیسے سردی سے بچاؤ کے لیے گرم سامان اور گرمی سے بچاؤ کے لیے ٹھنڈک پہنچانے والی چیزیں اور دشمن سے بچاؤ کے لیے سامان جنگ، رنج وغم دور کرنے کے لیے آرام وراحت کے اسباب، بیماری دور کرنے کے لیے دعائیں اور دوائیں پیدا کیں۔ حدیث میں ہے: ((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَآءً إِلاَّ أَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً)) [2] ''ہر بیماری کے لیے شفا اور دوا اللہ تعالیٰ نے پیدا کردی ہے۔''

درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی رنج وغم، تکلیف ومصیبت وغیرہ دینے والا اور وہی ان مصیبتوں کو دور فرما کر راحت وآرام، صحت وتندرستی عطا فرمانے والا ہے، ہر چیز پر قادر اور مختار ہے۔ وہ بڑا داتا ہے۔ وہ اس بات کو بہت محبوب رکھتا ہے کہ اسے کوئی پکارے۔ اسی پکار کو دعا کہتے ہیں:

﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ [3]

---

[1] ۹۰/ البلد:٤۔ [2] بخاری، کتاب الطب، باب ما أنزل الله داءً إلا أنزل له شفاءً رقم: ٥٦٧٨۔ [3] ٢٧/ النمل:٦٢۔

''بھلا ہے کوئی جو بے قرار و پریشان حال کی فریاد سنے، جبکہ وہ اسے پکارے اور وہ تکلیف کو دور کر دے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ ہی بے چین و بے قرار کی فریاد سنتا اور اس کی مصیبتوں کو دور کرتا ہے انسان ہر مصیبت کے دور کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی سہارا ضرور تلاش کرتا ہے، حتیٰ کہ دہریئے اللہ خالق کائنات کے منکر، ملحد اور بڑے بڑے مغرور بھی اپنی سمجھ اور عقیدے کے موافق اپنے سے بڑی ذات کا وسیلہ و ذریعہ ٹھہراتے ہیں اور اس کے دامن کو پکڑ کر نجات حاصل کرنے کے خواہاں رہتے ہیں۔ بعض نے مورتیوں کو پکارا، کسی نے چاند، سورج، مریخ وغیرہ ستاروں کی منت وسماجت، خوشامد کی اور دوہائی دی کہ اس آڑے وقت میں کام آئیں مگر جب ان سے حاجت روائی نہیں ہوتی تو تمام مادی وصوری اور ظاہری ذریعوں سے منہ پھیر کر صرف ایک ذات اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر نہایت عاجزی وانکساری اور آہ وزاری سے پکارتے اور دُعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پریشان حال لوگوں کی پکار کو قبول فرما کر انہیں دامن رحمت میں چھپالیتا ہے۔ جب اللہ رؤف ورحیم ہی اس آڑے وقت ومصیبت میں کام آنے والا ہے تو ہر حالت میں اسی کو پکارنا چاہیے۔ دوسرے عاجز ومحتاجوں کو پکارنے سے کیا فائدہ؟ کیونکہ وہ تو اس پکار کو سنتے ہی نہیں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ۝﴾ [1]

''ان سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں جو قیامت تک ان کی بات نہیں سن سکتے وہ تو ان کی پکار سے بھی بے خبر ہیں۔ (وہ تم ہی جیسے عاجز ومجبور بندے ہیں)'' نیز فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ﴾ [2]

''بے شک اللہ کے سوا جنہیں تم اپنی مدد کے لیے پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے (عاجز) بندے ہیں۔'' بلکہ وہ تم سے بھی زیادہ عاجز ہیں، کیونکہ زندہ انسان اپنی بعض مصیبتوں کو دور کر سکتا ہے، لیکن بے جان تو اپنی مصیبت دور نہیں کر سکتا،

---

[1] ٤٦/ الأحقاف:٥۔ [2] ٧/ الأعراف:١٩٤۔

دوسروں کی کیا مصیبت دور کرے گا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ﴾ [1]

''وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ وہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔''

آیات مذکورہ سے یہ ظاہر ہوا کہ اللہ کے مقابلہ میں سب ہیچ اور بے بس ہیں۔ کوئی کسی کی مدد اور تکلیف کو دور نہیں کر سکتا، صرف اور صرف اللہ ہی ہے جو سب کی مدد کرتا ہے، لہٰذا ہر حالت میں اللہ ہی کو پکاریں، اور اسی سے دُعا کریں اور اس پکار میں دوسرے کو شریک نہ کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ [2]

''اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو'' ورنہ تمہارے سب کام خراب ہو جائیں گے۔

﴿وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [3]

''اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو مت پکارو جو (پکارنے سے) فائدہ اور (چھوڑنے سے) کچھ تکلیف نہ پہنچا سکیں، پھر اگر تم ایسا کرو گے تو اس وقت یقیناً ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔''

قرآن مجید میں اس قسم کی بے شمار آیتیں ہیں کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے اور ہر چیز اسی سے مانگنی چاہیے، پھر بھی بہت سے ناواقف مسلمان مصیبت میں اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں، کوئی کسی نبی ولی کو پکارتا ہے، کوئی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شَيْئًا لِلّٰهِ کا وظیفہ کرتا ہے، کوئی خواجہ غریب نواز کی دوہائی دیتا ہے۔ کوئی پیروں، مرشدوں کی من گھڑت دعاؤں کی تسبیح پڑھتا ہے اور قرآن مجید اور حدیث کی دعاؤں سے کوسوں دور بھاگتا

---

[1] ۷/ الأعراف:۱۹۷۔ [2] ۷۲/ الجن:۱۸۔ [3] ۱۰/ یونس:۱۰۶۔

ہے، حالانکہ قرآن وحدیث کی دعائیں اصل ہیں اور جو اُن میں تاثیر ہے دوسری غیر مسنون دعاؤں میں نہیں ہوسکتی۔

اور ان میں عقائد کی اصلاح بھی ہے (عقائد کے متعلق خاکسار نے ''اسلامی عقائد'' کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے) اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو ہر دعا میں عقیدے کی درستی موجود ہے، کیونکہ اس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ قرآنی دعائیں خود اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم السلام کو تعلیم فرمائیں جن کی برکت سے ان کی ضرورتیں اور حاجتیں پوری ہوئیں، کیونکہ دوسرے انسانوں کی طرح وہ بھی انسان ہی تھے، لیکن افضل البشر تھے، جو دوسرے انسانوں کو ضرورتیں پیش آتی ہیں انہیں بھی آیا کرتی تھیں۔ وہ بیمار بھی ہوتے تو صحت اللہ تعالیٰ ہی سے چاہتے: ﴿إِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾ [1] بے اولاد ہوتے تو اولاد کے لیے دعا فرماتے: ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ﴾ [2] لوگ ستاتے تو ان سے نجات کے لیے دربار باری تعالیٰ میں دست بدعا ہوتے ہیں: ﴿وَ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ﴾ [3] لغزشیں ہوجاتیں تو اس کی معافی چاہتے، حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام سے لغزش ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں القا کیا کہ تم یہ دعا پڑھو ہم تمہاری لغزش معاف کردیں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ﴾ [4] پڑھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرما کر عفو وکرم سے مشرف فرمایا۔

حضرت یونس علیہ السلام سے غلطی ہوگئی تو: ﴿لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ﴾ [5] کی التجا سے دریا اور شکم ماہی سے نجات حاصل کی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے دشمنوں سے خلاصی کے لیے دعا کی جو قبول ہوئی۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے طلب اولاد کے لیے دعا کی، دربار الٰہی میں مقبول ہوکر ایسا فرزند عطا ہوا کہ جو: ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ اور: ﴿سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا﴾ [6] سے سرفراز ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی یہ دعا کی: ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ﴾ جو

---

[1] ۲٦/ الشعراء:۸۰۔ [2] ۳۷/ الصّٰفّٰت:۱۰۰۔ [3] ۲۸/ القصص:۲۱۔
[4] ۷/ الاعراف:۲۳۔ [5] ۲۱/ الانبیاء:۸۷۔ [6] ۱۹/ مریم:۷۔۱۵۔

قبول ہوکر اسماعیل صدیقاً جیسا یادگار عالم عطا ہوا اور ﴿ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَ یَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ ۝ ﴾ [1] کی بشارت عظمیٰ سے مسرور ہوکر ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ ﴾ [2] سے شکریہ ادا فرمایا، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون جیسے جابر بادشاہ سے آزاد ہونے کی درخواست کی جو قبول بارگاہ ہوئی اور ان کو ﴿ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ ﴾ [3] سے تسلی دی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نزول مائدہ کی دعا فرمائی جو قبول ہوئی۔ ہمارے نبی ﷺ نے: ﴿ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ ﴾ [4] وغیرہ دعائیں فرمائیں جو مقبول بارگاہ ہوئیں، اور آپ سید الاولین والآخرین کے لقب سے پکارے گئے۔

سچ تو یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے موت وحیات، دنیا وآخرت کے کسی گوشے کو نہیں چھوڑا جس کے لیے کم از کم دو چار دعائیں نہ ارشاد فرمائی ہوں، آپ اس کتاب کی مختصر فہرست پر سرسری نظر ڈال جایئے اور پھر دیکھئے کہ ہمارے نبی ﷺ نے امت کی تعلیم کے لیے کس کس قسم کی دعائیں فرمائی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خود عمل کر کے امت کو بتایا کہ اپنے مالک سے اس طرح مانگو وہ تمہیں دے گا۔ ہمارے اسلاف نے اس پر عمل کیا اور اپنے دینی ودنیوی مقاصد میں کامیاب ہوئے، ان میں علم وعمل دونوں تھے۔ آج کل کی طرح صرف تعویذ گنڈے پر عامل نہ تھے، اگر وہ دن کو میدان جنگ میں ہوتے تو رات کو مصلیٰ پر اپنے پیارے مالک کے حضور گڑگڑاتے، جس ہاتھ سے تلوار اٹھاتے وہی ہاتھ دعا میں اٹھا کر فتح ونصرت چاہتے۔ اس زمانہ میں نہ علم ہی ہے اور نہ عمل! مصیبتیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں، آج کل جنگ کے بادل چاروں طرف سے چھائے ہوئے ہیں، جنگ نے جس کی ابتدا ۱۹۳۹ء سے ہوئی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتوں کے تختے الٹ کر رکھ دیے۔ عالی شان شہروں اور آبادیوں کو تباہ وبرباد کر دیا اور کر رہی ہے اور کتنی انسانی جانیں ہلاک ہوگئیں اور ہلاک ہو رہی ہیں اور لاکھوں عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہو رہے ہیں، عزیز واقارب داغ مفارقت دے رہے ہیں، غربا پریشان حال ہیں رؤسا کا عیش وآرام تلخ ہو رہا ہے، ہر طرف سراسیمگی پھیلی ہوئی ہے،

---

[1] ٢١/ الانبياء:٧٢۔ [2] ١٤/ ابراهيم: ٣٩۔
[3] ٢٠/ طه:٦٨۔ [4] ٢٠/ طه: ١١٤۔

آ گ کی دھواں دھار بارشیں ہو رہی ہیں، یہ بارشیں ابھی بیرون ہند میں ہیں مگر ہندوستان بھی ان خطرات سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے انتظامات ہو رہے ہیں، خندقیں کھودی جا رہی ہیں، جگہ جگہ بازاروں میں پناہ گاہیں تیزی سے تعمیر ہو رہی ہیں، فلک بوس عمارتوں پر ریت بھری بوریاں رکھی جا رہی ہیں، بمباری اور گولہ باری کے انتظامات اپنی سمجھ کے موافق نہایت عمدہ پیمانے پر جاری ہیں مگر مجھے معاف فرما کر یہ تو بتائیے کہ سارے انتظامات اور بچاؤ کے سامان کیوں کئے جا رہے ہیں؟ غالباً آپ یہی جواب دیں گے کہ موجودہ پریشانیوں سے نجات مل جائے، تو میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ یہ ساری پریشانیاں اور مصیبتیں ہماری بداعمالیوں، بدکاریوں اور اسلامی تعلیمات سے روگردانی کا نتیجہ ہیں، مادی اسلحہ والے تو ان مصائب و شدائد کا مقابلہ توپوں، مشین گنوں اور بمبار ہوائی جہازوں وغیرہ سے کرتے رہتے ہیں مگر ہم نہتے مسلمانوں کے پاس نہ توپ و مشین گنیں ہیں اور نہ آبدوز کشتیاں، نہ بحری جہاز اور نہ بمبار جہاز وغیرہ، پھر خدائی عذاب کا مقابلہ کیونکر ہو! عقلیں حیران و پریشان، ہوش حواس باختہ ہیں مگر اس بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ارحم الراحمین کا فرمان اور نہتوں کا کامیاب ہتھیار نہ بھولیے: ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ [1] ''یعنی اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو'' جہاں اللہ رب العزت جبار و قہار ہے، وہاں اس کا دریائے رحمت بھی موجزن ہے۔ آیئے! ہم سب مل کر اس وقت توبہ و استغفار اور گریہ و زاری کے آنسوؤں سے اس آگ کو بجھائیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب تک بچہ نہیں روتا ماں نہ دودھ دیتی ہے اور نہ پیار و محبت کرتی ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

؎ تا نہ گرید ابر کے خندد چمن
تا نہ گرید کودک حلوا فروش
بحر بخشائش نمی آید بجوش
تا نہ گرید طفل کے جو شد لبن

اور رحمانی ہتھیار سے مسلح ہو کر اس جنگ (عذاب) کا مقابلہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

---

[1] ۳۹/ الزمر: ۵۳۔

((اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّيْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ)) [1]

''مومن کا ہتھیار دعا ہے (جس سے وہ مصیبتوں اور اللہ کے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے) دین کا ستون ہے، زمین اور آسمان کا نور ہے۔''

اسی ہتھیار (ایمانی اخلاص) سے یونس علیہ السلام کی قوم نے آتشی بمباروں، خدائی عذاب سے مقابلہ کیا تھا جس سے وہ عذاب ٹل گیا:

﴿إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ إِلٰى حِيْنٍ ﴾ [2]

''جب یونس علیہ السلام کی قوم ایمان لے آئی تو ہم نے عذاب ان سے ہٹا لیا اور ایک عرصہ تک کے لیے ان کو فائدہ دیا۔''

اس لیے حدیث میں ہے کہ

((لَا تَعْجِزُوْا فِي الدُّعَآءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَّهْلِكَ مَعَ الدُّعَآءِ أَحَدٌ)) [3]

''دعا کرنے سے عاجز مت ہو (اور اس سے غفلت مت کرو) کیونکہ دعا کرنے والا ہرگز برباد و ہلاک نہیں ہوتا۔''

دعا سے مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔ حدیث میں ہے کہ

((اَلدُّعَآءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ وَأَنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)) [4]

''اور دعا نجات دلاتی ہے، اس بلا سے جو اتری ہے اور جو ابھی نہیں اتری، بلکہ اترنے

---

[1] **موضوع**، المستدرك للحاكم ١/ ٤٩٢؛ السلسلة الضعيفة، ١/ ٢١٤ رقم: ١٧٩۔ محمد بن الحسن بن ابی یزید متروک و کذاب راوی ہے، نیز سند بھی منقطع ہے۔ [2] ١٠/ يونس: ٩٨۔

[3] **ضعيف**، المستدرك للحاكم: ١/ ٤٩٤؛ ابن حبان ٣/ ١٠٣ ونسخة أخرى رقم: ٨٦٨؛ سلسلة الضعيفة ٢/ ٣٩ رقم: ٨٤٣، عمر بن محمد بن صہبان سخت ضعیف راوی ہے۔ [4] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب من فتح له منكم باب الدعاء، رقم: ٣٥٤٨؛ مسند احمد ٥/ ٢٣٤ والموسوعة الحديثية ٣٦/ ٣٧٠، المستدرك للحاكم ١/ ٤٩٢ واللفظ له، زکریا بن منظور ضعیف ہے، جبکہ دوسری سند میں عبدالرحمن بن ابی بکر ضعیف ہے، نیز یہ روایت اپنے تمام طرق کے ساتھ ضعیف ہے۔

والی ہے دونوں کے لیے نافع ہے، اور بلا ومصیبت اتر رہی ہوتی ہے کہ دعا اس سے جا ملتی ہے تو دعا اور بلا دونوں کا یہ مقابلہ قیامت تک جاری رہے گا۔"

خالص دُعاؤں میں یہ اثر ہے کہ تقدیر کو بھی پھیر سکتی ہیں۔ فرمایا:

((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ)) [1]

"یعنی تقدیر کو دعا ہی پھیر سکتی ہے۔"

سچ ہے:

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
خدائے لم یزل کا دستِ قدرت توزباں تو ہے
یقین پیدا کر اے غافل کہ پابند گماں تو ہے

اگر ہم سچے دل اور خلوص اعتقاد سے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے موافق قرآن و حدیث کی دعاؤں کو پڑھیں گے تو آئی ہوئی اور آنے والی مصیبتیں ٹل جائیں گی۔ ان شاء اللہ۔

میں نے اس مختصر رسالہ میں قرآن وحدیث کی دعائیں حوالہ اور طریق وترکیب کے ساتھ مسلمان بہنوں اور بھائیوں کے فائدے کی غرض سے لکھی ہیں۔ مسلمان بہنوں و بھائیوں سے نہایت مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں اس عاجز کو یاد رکھ کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مرادوں کو پورا کرے۔ (آمین)

اصل مضمون شروع ہونے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دعا کی خوبی وفضیلت، آداب وشرائط اور قبولیت کے اوقات ومقام کو مختصر بیان کر دیا جائے، تاکہ انہیں پڑھنے والوں کو حصولِ مقاصد میں آسانی ہو۔

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، أبواب القدر، باب ما جاء لا يرد القدر إلا الدعاء، رقم: ٢١٣٩ واللفظ له، سنن ابن ماجه، ابواب الفتن، باب العقوبات، رقم: ٤٠٢٢؛ مسند احمد، ٥/ ٢٧٧، ٢٨٢، پہلی سند میں سلیمان التیمی اور دوسری سند میں سفیان ثوری مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

دعا کی فضیلت

دعا کے معنی پکارنے اور بلانے کے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اپنی حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے، تاکہ وہ حاجات پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ❶

''تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔''

اور فرمایا:

﴿اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ ❷

''جب پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو قبول کر لیتا ہوں۔''

نیز فرمایا:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً﴾ ❸

''لوگو! اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) ❹ ''دعا ہی عبادت ہے۔''

اور فرمایا: ((اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ)) ❺

''دعا عبادت کا مغز و گودا ہے۔'' نیز فرمایا: ((اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ))

''دعا مومن کا ہتھیار ہے۔'' (یہ روایت موضوع ہے، دیکھئے صفحہ: ۲۹)

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں ہے۔'' ❻

''اور دعا تقدیر کو بھی پھیر دیتی ہے۔'' (ضعیف ہے، دیکھئے صفحہ: ۳۰)

---

❶ ٤٠/ المؤمن:٦٠۔ ❷ ٢/ البقرة:١٨٦۔ ❸ ٧/ الاعراف:٥٥۔

❹ **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الصلوٰة، باب الدعاء، رقم: ١٤٧٩؛ سنن الترمذی كتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم: ٣٣٧٢؛ سنن ابن ماجه، ابواب الدعاء، باب فضل الدعاء، رقم: ٣٨٢٨۔ ❺ **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم: ٣٣٧١، ولید بن مسلم اور ابن لہیعہ دونوں مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

❻ **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم: ٣٣٧٠؛ سنن ابن ماجه، ابواب الدعاء، باب فضل الدعاء، رقم: ٣٨٢٩؛ مسند أبی داود الطيالسی: ٢٥٨٥، قتادہ مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

''دعا ہر مصیبت کو روکنے والی ہے۔'' (ضعیف ہے، دیکھئے صفحہ: ۲۹)

اور فرمایا: ''جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔'' [1]

یعنی دنیا کے لوگ مانگنے سے ناراض ہوتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ مانگنے سے خوش اور نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

لَا تَسْئَلَنَّ بَنِیَّ اٰدَمَ حَاجَۃً وَاسْئَلِ الَّذِیْ اَبْوَابُہٗ لَا تُحْجَبُ

اَللّٰہُ یَغْضِبُ اِنْ تَرَکْتَ سُؤَالَہٗ وَابْنُ اٰدَمَ حِیْنَ یُسْئَلُ یَغْضِبُ

''یعنی کسی انسان سے اپنی حاجت مت مانگو، اس سے مانگو جس کے کرم وسخاوت کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں، کبھی بند نہیں ہوتے، انسان اور اللہ کے درمیان یہی فرق ہے کہ اگر اللہ سے مانگنا چھوڑ دو گے تو اللہ ناراض ہو جائے گا اور انسان سے جب مانگو گے تو وہ ناراض ہو جائے گا۔'' [2]

اور فرمایا: ''تمہارا رب بڑا ہی حیا وکرم والا ہے۔ جب کوئی بندہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتا اور مانگتا ہے، تو اس کو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے اُسے شرم آتی ہے۔'' [3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے لیے دعا کے دروازے کھول دیئے گئے، یعنی اسے دعا کرنے کی توفیق دی گئی تو اس کے لیے جنت وقبولیت ورحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔'' [4]

نیز فرمایا: ''جس کو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ مصیبت و پریشانی کے وقت اس کی دعا

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب من لم یسأل اللہ......، رقم: ۳۳۷۳؛ سنن ابن ماجہ، أبواب الدعاء، باب فضل الدعاء، رقم: ۳۸۲۷؛ مسند احمد، ۲/ ۴۴۲ والموسوعۃ الحدیثیۃ: ۱۵/ ۴۳۸، ابوصالح الخوزی لین الحدیث (ضعیف) راوی ہے۔

[2] المستطرف من کل مَن مستظرف، ۲/ ۶۸؛ جلاء الافہام: ۳۴۴۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء، رقم: ۱۴۸۸؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب: ان اللہ حی کریم، رقم: ۳۵۵۶؛ مسند احمد ۵/ ۴۳۸، جعفر بن میمون ضعیف ہے اور دوسری سند میں سلیمان التیمی مدلس راوی ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب من فتح لہ منکم باب الدعاء، رقم: ۳۵۴۸، عبدالرحمٰن بن ابی بکر ضعیف راوی ہے۔

قبول کی جائے تو اسے چاہیے کہ آرام وکشادگی وفراخی کے وقت دعا کرتا رہے۔'' [1]

اور فرمایا: ''جو اللہ سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ان تین چیزوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے: (۱) یا تو وہی چیز عطا فرماتا ہے جو وہ مانگتا ہے۔ (۲) یا اس سے بہتر کوئی چیز دیتا ہے۔ (۳) یا اس کے ذریعے سے کوئی بڑی آنے والی مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔'' [2]

---

[1] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء أن دعوة المسلم مستجابة رقم: ۳۳۸۲۔ اس کے شاہد کے لیے دیکھئے المستدرك للحاكم: ۱/ ۵٤٤۔

[2] **صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، رقم: ۳۳۸۱؛ مسند احمد، ۳/ ۱۸ والموسوعة الحديثية: ۱۷/ ۲۱۳۔

دعا کے آداب و شرائط

دعا کی فضیلت کے باب میں بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے تو وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ دعا کرنے والے کی دعا قبول فرماتا ہے اور جو مانگتا ہے، اسے دیتا ہے، مگر یہ سب اسی وقت ہوگا جب وہ دعا کے آداب و شرائط کو مدنظر رکھ کر اس کی پوری پابندی کرے ورنہ قبولیت کی امید نہیں رکھنی چاہیے، دعا کرنے والا بیمار کی طرح ہوتا ہے۔ بیمار اگر تندرستی چاہتا ہے تو اس کے لیے دوا کے ساتھ پرہیز کرنا اور نقصان دہ چیزوں سے بچنا ضروری ہے۔ اگر دوا کرتا رہا اور پرہیز نہ کیا تو صحت یابی مشکل ہو جائے گی اور بقول شاعر:

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کا مصداق ٹھہرے گا۔ اسی طرح دعا کرنے والا اگر چاہتا ہے کہ میری دعا مقبول ہو تو اس کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی ضروری ہے۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بیمار مصیبت زدہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اس نے بہت علاج کیا اور بہت سی دعائیں کیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا، اس کی دنیا و آخرت تباہ ہو رہی ہے کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیے جس سے اس کو شفا کلی حاصل ہو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لیے شفا نازل فرمائی ہے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف سے یہ بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ قرآن مجید تمام جسمانی بیماریوں کے لیے باعث شفا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [1]

''قرآن مجید کو مومنوں کے لیے رحمت و شفا بنا کر اتارا گیا ہے۔''

اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سانپ بچھو کے کاٹے ہوئے آدمی پر بھی قرآن مجید پڑھ کر دم کرتے تو اِسے شفا کلی ہو جاتی، اس دوا (دعا سورۂ فاتحہ) کی شفا دینے میں عجیب و غریب تاثیر ہے، اگر بندہ اس سورۂ فاتحہ سے دوا کرے تو اس کی نہایت ہی عجیب تاثیر دیکھے گا۔

میں مکہ معظمہ میں ایک زمانہ تک مقیم رہا، بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو گیا نہ کوئی دوا پاتا تھا نہ حکیم ہی تھا، خود ہی سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر اپنا علاج کرنے لگا، تو اس کی عجیب تاثیر دیکھی

---

[1] ۱۷/ بنی اسرائیل: ۸۲۔

جو شخص بھی بیماری کی شکایت کرتا اسے صرف یہی سورۂ فاتحہ بتا دیتا، بہت سے لوگ بہت جلد شفایاب ہو گئے۔ بہر کیف قرآن وحدیث کی دعائیں شفا دینے والی ہیں، لیکن یہ اسی وقت ہو گا جب محل قبولیت کی صلاحیت رکھتا ہو اور فاعل میں اثر قبول کرنے کی استعداد موجود ہو، کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی قوی مانع اور عدم صلاحیت کی وجہ سے اس کا پورا پورا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ جیسے دواؤں کے استعمال میں عدم احتیاطی یا اور کسی مانع قوی کی وجہ سے اثر اچھی طرح ظاہر نہیں ہوتا اور جب طبیعت کے موافق دوا ہوتی ہے، تو وہ فائدہ پہنچا دیتی ہے۔ اسی طرح دل ہے کہ جب اس کے موافق دعائیں ہوں تو ان دعاؤں کا اثر ضرور پڑے گا، لیکن اگر دعاؤں کا اثر بعض اوقات نہیں ہوتا تو اس لیے کہ دعا کرنے والا دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف پورے طریق پر متوجہ نہیں ہوتا، اور حرام چیزوں کے کھانے پینے سے پرہیز نہیں کرتا، گناہ، ظلم کے کاموں سے کنارہ کشی نہیں کرتا، یہی وجہ ہے کہ اس کی دعاؤں کا اثر نہیں ہوتا۔

اس کی مثال کمان کی طرح ہے، اگر کمان نرم و کمزور ہے تو تیر بھی کمزوری ہی سے لگے گا، اور اگر کمان مضبوط ہے تو تیر تیزی سے نکل کر نشانے پر پوری طاقت سے جا لگے گا۔ اسی طرح دعا کرنے والا جیسا ہو گا ویسا ہی اس کی دعا کا اثر ہو گا۔ اگر مؤمن مخلص ہے اور تمام شرائط کی پابندی کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''غافل دل کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور نہ حرام خور کی دعا قبول ہوتی ہے۔'' [1]

مزید تفصیل علامہ موصوف کی کتاب ''الجواب الکافی لمن سأل عن دواء الشافی'' [مقدمۃ الکتاب، ص ۲] سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ہمیں صرف یہاں یہ بتانا ہے کہ دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، بشرطیکہ ان کی تمام شرطوں کی پوری پابندی کی جائے۔ اس جگہ دعا کے چند آداب و شرائط کو بیان کیا جاتا ہے، دعا کرنے والا پہلے ان پر ضرور عمل کرے، تا کہ اس کی کوششیں کامیاب ہوں۔

① پہلی شرط یہ ہے کہ ایمان کامل کے ساتھ ساتھ اخلاص بھی ضروری ہے، یعنی صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خیال دل و دماغ اور زبان پر ہو۔ غیر کا خیال بالکل نہ ہو، کیونکہ اخلاص کے بغیر کوئی

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ٦٦، رقم: ٣٤٧٩، صالح المری ضعیف راوی ہے۔

عمل قبول نہیں ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ [1]

''یعنی اللہ تعالیٰ کو اس (قربانی) کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا، لیکن تمہارا تقویٰ و اخلاص اس کو پہنچتا ہے۔''

اور فرمایا: ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ [2] اطاعت الٰہی میں اخلاص کا حکم دیا گیا ہے۔ اور فرمایا: ﴿فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ [3] ''اللہ تعالیٰ کو اخلاص سے پکارو اور دعا کرو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ)) [4]

''سب کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ)) [5]

''اللہ تعالیٰ سے قبولیت کا یقین کامل رکھتے ہوئے دعائیں کرو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو! اللہ لاپرواہ اور غافل دل والے کی دعا ہرگز قبول نہیں فرماتا۔'' اجابت دعا کے لیے حضور قلب و اخلاص کامل ہونا ضروری ہے، ورنہ اگر زبان سے دعا کی اور دل ادھر اُدھر کے خیالات میں لگا رہا تو وہ دعا قبول نہیں ہوگی۔

برزباں تسبیح دردل گاؤخر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر
زباں در ذکر دل در ذکر خانہ
چہ حاصل زیں نماز پنج گانہ

---

[1] ۲۲/ الحج: ۳۷۔ [2] ۹۸/ البيّنه: ۵۔ [3] ۴۰/ المؤمن: ۶۵ [4] صحيح بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کيف کان بدء الوحي إلى رسول اللهﷺ، رقم: ۱؛ صحيح مسلم، کتاب الإمارة، باب قولهﷺ إنما الأعمال بالنية، رقم: ۱۹۰۷ (۴۹۲۷)۔

[5] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب قبل باب دعاء: اللهم عافنی فی جسدی، رقم: ۳۴۷۹؛ المستدرك للحاكم، ۱/ ۴۹۳، صالح المری ضعیف راوی ہے۔

② دوسری شرط یہ ہے کہ کھانا، پینا اور پہننا وغیرہ حلال و پاکیزہ کمائی کا ہو، اگر حرام کی آمیزش ہوئی تو دعا قبول نہیں ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ)) ❶

''پراگندہ سر اور گرد آلود آدمی لمبا سفر کرتا ہے، دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اے میرے رب! کہہ کر دُعا کرتا ہے، حالانکہ اس کا کھانا، پینا و پہننا حرام طریقوں سے ہے اور حرام ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے، تو اس کی دُعا کس طرح قبول ہوگی۔''

اور فرمایا:

((اِذَا خَرَجَ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِیْثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ فَنَادٰی لَبَّیْكَ نَادَاهُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ زَادُكَ حَرَامٌ وَنَفَقَتُكَ حَرَامٌ وَحَجُّكَ مَازُوْرٌ غَیْرُ مَبْرُوْرٍ)) ❷

''جب حاجی حرام مال لے کر حج کو جاتا ہے اور لبیک پکارتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا اس کا جواب دیتا ہے کہ تیری حاضری قبول نہیں، کیونکہ تیرا توشہ حرام کا ہے، اور خرچہ حرام کا ہے تیرا حج سراسر مازور گناہ ہے، مقبول نہیں ہے۔''

اس لیے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو کسب حلال کا حکم دیا کہ

﴿ یٰٓاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ﴾ ❸

''اے رسولو! حلال روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔''

اور امتیوں کو بھی یہی حکم دیا:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة من الکسب الطیّب، رقم: ١٠١٥ (٢٣٤٦)۔

❷ **اسنادہ ضعیف**، المعجم الأوسط للطبرانی: ١٠٩/٦ رقم: ٥٢٢٤؛ الترغیب والترهیب: ١٢٦/٢، رقم: ١٦٨٤، سلیمان بن داود الیمامی سخت ضعیف راوی ہے، جب کہ یحیٰی بن ابی کثیر مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔ ❸ ٢٣/ المؤمنون: ٥١۔

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾ [1]

''اے مومنو! ہماری پاکیزہ دی ہوئی روزی سے کھاؤ۔''

③ تیسری شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا جھوٹ بولنے، مکر و فریب دینے، قمار بازی، شراب نوشی، حسد و تکبر، کینہ کپٹ، غیبت و چغلی وغیرہ گناہ کرنے سے بچے، کیونکہ یہ سب گناہ کبیرہ ہیں، قرآن وحدیث میں ان کی بڑی برائی بیان کی گئی ہے۔ [2]

---

[1] ۲/ البقرہ:۱۷۲۔ [2] دیکھئے کتاب الکبائر للذھبی۔

آداب دعا

آداب دعا میں سے یہ ہے کہ (۱) تضرع انکساری خشوع وخضوع سے دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ یہ آداب خود سکھاتا ہے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا﴾ [1]

''اپنے رب کو گڑگڑا کر پکارو۔''

اور یہ سمجھو کہ میرا رب میری بات سنتا اور میری ہر ہر حرکات وسکنات دیکھتا ہے۔ وہ میرے سامنے موجود ہے، وہ اپنے بھکاریوں کو ضرور دیتا ہے، محروم نہیں کرتا۔

اور جو اپنی حاجت کو رغبت سے طلب کرے ایسے لوگوں کی اللہ تعریف کرتا ہے:

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا﴾ [2]

''وہ لوگ بھلائیوں کی طرف دوڑتے تھے اور ہمیں شوق اور ڈر سے پکارتے تھے۔''

(۲) دعاؤں میں اپنے گناہوں کا اقرار اور اس بات سے توبہ کیجئے کہ آئندہ ہرگز ایسا کام نہیں کریں گے، پھر دعاؤں میں پڑھیں:

((ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا)) [3]

''(اے اللہ!) میں نے اپنی جان پر زیادتی کی اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس میرے تمام گناہوں کو معاف کردے۔''

(۳) اپنے نیک کاموں کا واسطہ دے کر سوال کرو، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین آدمیوں کا واقعہ بیان فرمایا: ''تین آدمی دوران سفر میں بارش کی وجہ سے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ کے لیے گئے۔ ایک چٹان گرنے کی وجہ سے غار کا منہ بند ہوگیا تو ہر ایک نے اپنے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی، پروردگار نے ان کو اس مصیبت سے نجات دی۔'' [4]

---

[1] ۷/ الاعراف: ۵۵۔ [2] ۲۱/ الانبیاء: ۹۰۔ [3] صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرها، باب صلوة النبی ﷺ ودعائه باللیل، رقم: ۷۷۱ (۱۸۱۲)۔

[4] صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب اذا اشتری شیئًا لغیره بغیر إذنه فَرَضِیَ، رقم: ۲۲۱۵؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب قصة أصحاب الغار الثلاثة، رقم: ۲۷۴۳ (۶۹۴۹)۔

(۴) دعا سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ارشاد نبوی ہے: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوَضُوْءَ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ فَدَعَا رَبَّهٗ إِلاَّ كَانَتْ دَعْوَتُهٗ مُسْتَجَابَةً مُّعَجَّلَةً اَوْمُؤَخَّرَةً)) [1]

''یعنی جس نے اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی، پھر اپنے رب سے دعا کی تو اس کی دعا جلد یا بدیر ضرور قبول ہوگی۔''

اور آپ نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کر کے دعا کی تھی۔ [2]

(۵) دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کیجئے، کیونکہ شریعت نے نماز کا رخ اسی کو بنایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرتے تھے۔ [3]

جیسا کہ جنگ بدر اور استسقاء میں کیا تھا۔

(٦) دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کیجئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے، پھر دعا کر کے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر ختم کیجئے، یعنی دعا سے پہلے اور دعا کے بعد حمد وصلوٰۃ ہونی چاہیے۔ [4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی اَوْإِلٰی اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُثْنِ عَلَى

---

[1] **اسناده ضعيف**، مسند احمد، ٦/ ٤٤٣؛ الموسوعة الحديثية: ٤٥/ ٤٨٩؛ مجمع الزوائد، ٢/ ٢٧٨؛ الترغب والترهيب، ١/ ٤٢٤، رقم: ٧٧٩۔ میمون ابو محمد المرائی مجہول راوی ہے۔

[2] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب الدعا عند الوضوء، رقم: ٦٣٨٣؛ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبی موسی وأبی عامر، رقم: ٢٤٩٨(٦٤٠٦)۔

[3] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب الدعاء مستقبل القبلة، رقم: ٦٣٤٣۔

[4] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، كتاب الصلوٰة، باب الدعا، رقم: ١٤٨١؛ سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب فی إيجابِ الدعاء بتقديم الحمد والثناء، رقم: ٣٤٧٦؛ سنن النسائی كتاب السهو، باب التمجيد، رقم: ١٢٨٥ وصححه ابن خزيمة: ٧٠٩ وابن حبان: ٢٣٧٣ والحاكم، ١/ ٥٠٤ ووافقه الذهبی۔

اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ)) [1]

''یعنی جس کو اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف ضرورت ہو تو اسے چاہیے کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے۔'' پھر دعا کرے۔

(۷) دونوں ہاتھ کشادہ کر کے چہرے اور دونوں مونڈھوں کے مقابلہ میں اٹھائے۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح اٹھاتے تھے۔ [2]

آپ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا)) [3]

''اللہ کے سامنے جب کوئی دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو خالی ہاتھ واپس کرتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔''

لہٰذا مسنون طریقہ یہی ہے کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے، چاہے فرض کے بعد ہو یا سنت کے بعد۔

(۸) دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں چہرے کے سامنے کر کے دعا مانگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلاَ تَسْئَلُوْہُ بِظُھُوْرِھَا)) [4]

''جب اللہ سے سوال کرو تو اپنی باطنی ہتھیلیوں سے مانگو اور ہتھیلی کی پشت سے مت مانگو۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف جدًا**، سنن الترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی صلوۃ الحاجۃ، رقم: ۴۷۹؛ سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوٰۃ، باب ما جاء فی صلوٰۃ الحاجۃ، رقم: ۱۳۸۴، فائد بن عبدالرحمٰن متروک و متہم راوی ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب رفع الأیدي في الدعاء، رقم: ۶۳۴۱۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء، رقم: ۱۴۸۸؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ان الله حی کریم، رقم: ۳۵۵۶؛ مسند احمد، ۵/ ۴۳۸، جعفر بن میمون ضعیف ہے اور دوسری سند میں سلیمان التیمی مدلس راوی ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

[4] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء، رقم: ۱۴۷۶۔

(۹) دعا سے فراغت کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ)) ❶

''یعنی جب دعا سے فراغت پالو تو ان ہاتھوں کو چہرے پر مل لیا کرو۔''

(۱۰) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا﴾ ❷

(۱۱) دعا و استغفار تین مرتبہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ تین بار دعا فرماتے تھے۔ ❸

(۱۲) دعا میں جلدی نہیں کرنی چاہیے، جب تک قبول نہ ہو دعا کرتے جاؤ اور یہ نہ کہو کہ اتنے دنوں سے دعا کر رہا ہوں قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يُعَجِّلْ يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي)) ❹

''تمہاری دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ جلدی نہ کرو اور جلدی یہ ہے کہ وہ کہے میں دعا کرتا ہوں قبول نہیں ہوتی۔''

(۱۳) کسی گناہ اور قطع رحمی کے لیے دعا نہ کیجئے، کیونکہ ایسی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ **اسناده ضعيف** ، سنن ابی داود، کتاب الصلوٰة، باب الدعاء، رقم: ١٤٨٥؛ سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوٰة، باب من رفع يديه فی الدعاء ومسح بهما وجهه، رقم: ١١٨١، ٣٨٦٦؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی رفع الأيدی عند الدعاء، رقم: ٣٣٨٦ واللفظ له آخر، عبدالملک بن محمد بن ایمن اور عبداللہ بن یعقوب دونوں مجہول ہیں، علاوہ ازیں اور بھی علتیں ہیں۔ تنبیہ: ادب المفرد للبخاری: ٦٩٠ اور مصنف عبدالرزاق وغیرہ میں عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ وہ دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرتے تھے، لہٰذا یہ جائز ہے۔ ندیم ظہیر۔ ❷ ٧/ الاعراف: ١٨٠۔

❸ صحيح بخاری، کتاب الوضوء، باب إذا ألقي على المصلي قذر أو جيفة لم تفسد عليه صلوة، رقم: ٢٤٠؛ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب مالقی النبی ﷺ مِنْ أذى المشركين والمنافقين، رقم: ١٧٩٤ (٤٦٤٩)۔ ❹ صحيح بخاری، کتاب الدعوات، باب يستجاب للعبد مالم يعجل، رقم: ٦٣٤٠؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب بيان انه يستجاب للداعی مالم يعجل، رقم: ٢٧٣٥ (٦٩٣٤)۔

((يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ)) [1]

''بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔''

(۱۴) دعا میں شرط استعمال نہ کی جائے، یعنی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو یہ کام کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے کلمات استعمال کرنے سے منع کیا ہے:

((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ إِنْ شِئْتَ وَارْحَمْنِيْ إِنْ شِئْتَ وَارْزُقْنِيْ إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ إِنَّهُ لَيَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهُ)) [2]

''جب دعا کرو تو یہ نہ کہو، اے اللہ! تو چاہے تو بخش دے اور اگر تو چاہے تو رحم کر دے اگر تو چاہے تو روزی دے، بلکہ نہایت عزم و پختگی سے سوال کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، کوئی اسے مجبور نہیں کر سکتا۔''

(۱۵) اگر امام ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے لیے اور تمام مقتدیوں کے لیے دعا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ)) [3] ''مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی دعا نہ کرے، اگر ایسا کرے گا تو خیانت کرے گا۔''

(۱۶) اور ہر دعا کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے لیے دعا کرے تو مخصوص نہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو یہ دعا پڑھتے سنا: ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا)) [4]

''اے اللہ! مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم کر اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔'' تو آپ نے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب بيان أنه يستجاب للداعى مالم يعجل، رقم:٢٧٩٥ (٦٩٣٦)۔ [2] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب ليعزم المسئلة فإنّه لا مكره له، رقم: ٦٣٣٨، ٧٤٧٧؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب العزم بالدعاء وَلا يقل إن شئت، رقم:٢٦٧٩ (٦٨١٣)۔ [3] **حسن**، سنن ابى داود، كتاب الطهارة، باب أيصلي الرجل وهو حاقن، رقم: ٩٠ واللفظ له، سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى كراهية أن يخص الإمام نفسه بالدعاء، رقم: ٣٥٧؛ مسند احمد، ٥/ ٢٨٠ والموسوعة الحديثية، ٣٧/ ٩٦۔ [4] صحيح بخارى، كتاب الأدب، باب رحمة الناس والبهائم، رقم: ٦٠١٠۔

فرمایا: ((لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا)) ''یعنی تونے اللہ کی کشادہ رحمت کو محدود کردیا ہے۔''

(۱۷) تمام حاجتوں کو اللہ ہی سے مانگیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْئَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ)) [1]

''اپنے رب سے ہر چیز مانگو حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ ہی سے مانگو۔''

(۱۸) امر محال کو نہ مانگیے، کیونکہ یہ تعدّی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ [2]

''یعنی اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

اور حدیث ہے کہ:

((سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ)) [3]

''میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو پاکی اور دعا میں حد سے تجاوز کرجایا کریں گے۔''

(۱۹) دعا میں بے جا تکلفات سے بچنا چاہیے۔ [4] اور حاصل شدہ کام کے لیے دعا کرنا بے سود ہے۔ ہاں استقامت اور استمرار کے طور پر جائز ہے۔

(۲۰) دعا کو ''آمین'' حمد اور درود پر ختم کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ((أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ بِآمِيْنَ)) ''بلاشبہ اگر دعا آمین پر ختم کی تو قبول ہوگی۔'' [5]

---

[1] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب یسأل أحد کم……، رقم: ٨/ ٣٦٠٤ وصححه ابن حبان (الإحسان): ٨٦٣، ٨٩١، ٨٩٢۔ [2] ٥/ المائدة: ٨٧۔ [3] **اسناده صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب الإسراف فی الوضوء، رقم: ٩٦ وصححه ابن حبان (موارد): ١٧١، ١٧٢ والحاکم، ١/ ٥٤٠ ووافقه الذهبی۔ [4] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب مایکره من السجع فی الدعاء، رقم: ٦٣٣٧۔ [5] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب التأمین وراء الإمام، رقم: ٩٣٨، صبیح بن محرز مجہول راوی ہے۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

یوں تو اللہ تعالیٰ ہر وقت سنتا اور بندوں کی حفاظت اور خبر گیری کرتا رہتا ہے وہ کبھی بھی غافل نہیں ہوتا، اس کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔

صلائے عام ہے آئے جس کا جی چاہے

مگر اپنے فضل و کرم سے اپنی عبادت و مناجات کے خاص خاص وقت مقرر کر دیئے ہیں، ان اوقات میں دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں جو ذیل میں درج ہیں:

① **ہر رات کا پچھلا حصہ:** اس وقت خود اللہ تعالیٰ بندوں سے فرماتا ہے کہ تم لوگ مجھ سے مانگو میں دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ)) [1]

''ہمارا پروردگار ہر رات کے آخری پہر میں آسمان دنیا پہ آ کر فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے؟ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے جو مجھ سے مانگے، میں اس کو دوں، کوئی روزی کا طلب گار ہے جو مجھ سے روزی مانگے، میں اسے روزی دوں۔''

اور بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر رات کے نصف میں اور ثلث اول کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

② **جمعہ کی رات:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً، اَلدُّعَآءُ فِيْهَا مُسْتَجَابَةٌ)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب الدعاء والصلوٰة من آخر الليل، رقم: ۱۱۴۵؛ صحیح مسلم، کتاب صلوٰة المسافرين وقصرها، باب الترغيب فى الدعاء والذكر فى آخر الليل والاجابة فيه، رقم: ۷۵۸ (۱۷۷۲)۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الحفظ، رقم: ۳۵۷۰؛ المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۱۶، ۵۱۷ وقال الذهبی: "هذا حديث منكر شاذ" ابن جریج اور ولید بن مسلم مدلس ہیں اور عن سے روایت ہے، جبکہ ولید بن مسلم نے سماع مسلسل کی صراحت نہیں کی۔ تنبیہ: ان دونوں کتابوں میں مفہوم حدیث ہے نہ کہ مذکورہ الفاظ۔

''جمعہ کی رات میں ایک ایسی ساعت (گھڑی) ہے کہ اس میں دعا قبول کی جاتی ہے۔''

③ جمعہ کے دن بھی ایک (گھڑی) وقت ہے کہ اس میں ضرور دعا قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لاَّ یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلاَّ اَعْطَاهُ اِیَّاهُ)) [1]

''جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس مسلمان کو نماز پڑھتے ہوئے مل جائے، اس میں اللہ سے بھلائی مانگے تو اللہ اسے ضرور دے گا۔''

وہ (گھڑی) عصر کے بعد غروب آفتاب تک ہے۔ [2]

④ شب قدر کی قرآن و حدیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ [3]

⑤ اذان کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَآءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ)) [4]

''دو وقت دعا رد نہیں ہوتی، اذان کے وقت اور جنگ کے وقت۔''

⑥ اذان و اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ)) [5]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الساعة التی فی یوم الجمعة، رقم: ۹۳۵؛ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة، رقم: ۸۵۲ (۱۹۶۹) مشکوٰة، باب الجمعة، الفصل الأول، رقم: ۱۳۵۷، واللفظ له۔ [2] **اسناده صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الإجابة أیة الساعة، رقم: ۱۰۴۸، ۱۰۴۶؛ سنن النسائی، کتاب الجمعة، باب وقت الجمعة: ۱۳۹۰، ۱۴۳۱؛ سنن الترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة، رقم: ۴۹۱۔ [3] دیکھئے سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل سؤال العافیة، رقم: ۳۵۱۳ وسنده ضعیف، کیونکہ عبداللہ بن بریدہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے؛ سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافیة، رقم: ۳۸۵۰ وغیرہ۔

[4] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء، رقم: ۲۵۴۰ وصححه ابن الجارود: ۱۰۶۵ والحاکم: ۱/ ۱۹۸، ۲/ ۱۱۳، ۱۱۴ ووافقه الذهبی۔

[5] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب فی الدعاء بین الأذان والإقامة، رقم: ۵۲۱؛ سنن الترمذی، کتاب الصلوٰة، باب ماجاء فی أن الدعاء لا یرد بین الأذان والإقامة، رقم: ۲۱۲؛ ابن خزیمه: ۴۲۶؛ مسند احمد، ۳/ ۲۲۵ والموسوعة الحدیثیة: ۲۱/ ۶۷۔

''اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی، یعنی مقبول ہوتی ہے۔''

⑦ ((حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ)) کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ [1]

⑧ اقامت کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ)) [2]

''اقامت کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔''

اور فرمایا:

((سَاعَتَانِ لَا تُرَدُّ فِيْهِمَا عَلٰى دَاعٍ دَعْوَتُهٗ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ وَ فِي الصَّفِّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)) [3]

''دو گھڑیاں ایسی ہیں کہ ان میں دعا کرنے والے کی دعا رد نہیں ہوتی، اقامت نماز کے وقت اور جہاد فی سبیل اللہ میں صف بندی کے وقت۔''

⑨ جہاد فی سبیل اللہ میں صف بندی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ (یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے)۔

⑩ فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کس وقت دعا قبول ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

((جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرُ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَاتِ)) [4]

''یعنی رات کے وقت اور فرض نمازوں کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ١/ ٥٤٦، ٥٤٧؛ الترغيب والترهيب: ١/ ٢٦٢، رقم: ٤٠٧، عفیر بن معدان ضعیف اور ولید بن مسلم سخت مدلس راوی ہیں اور سماع مسلسل کی تصریح بھی نہیں ہے۔

[2] **اسناده ضعيف**، مسند احمد، ٣/ ٣٤٢ والموسوعة الحديثية: ٢٣/ ٤٢ ابوالزبیر اور ابن لہیعہ دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

[3] **حسن**، ابن حبان (الاحسان): ١٧٦٤؛ موارد: ٢٩٧ واللفظ له، موطا امام مالك، ١/ ٧٠ موقوفًا وسنده صحيح۔ [4] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب حديث ينزل ربنا......، رقم: ٣٤٩٩؛ عمل اليوم والليلة للنسائی، رقم: ١٠٨، عبدالرحمٰن بن سابط اور سیدنا ابوامامہ کے درمیان انقطاع ہے، علاوہ ازیں ابن جریج اور حفص بن غیاث مدلس ہیں۔

⑪ سجدے کی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَقْرَبُ مَایَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ)) [1]

"سجدے میں بندہ اپنے رب کے بہت نزدیک ہوجاتا ہے، لہٰذا کثرت سے دعا مانگا کرو۔"

⑫ قرآن مجید کی تلاوت اور تکمیلِ قرآن مجید کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْیَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَیَجِیْئُ اَقْوَامٌ یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَسْئَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ)) [2]

"قرآن مجید پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ اللہ سے مانگے، کیونکہ آئندہ ایسے لوگ ہوں گے کہ قرآن مجید پڑھ کر لوگوں سے مانگیں گے۔"

⑫ عرفہ کے دن ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَیْرُ الدُّعَآءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَةَ)) "یوم عرفہ دعا کے لیے بہتر دن ہے۔" [3]

⑬ رمضان شریف کے مہینے میں اور روزہ افطار کرتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ اَوْحِیْنَ یُفْطِرَ)) [4]

"تین قسم کے لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی، ایک روزہ دار کی جس وقت وہ روزہ کھولے۔"

⑮ بارش کے وقت بارش میں کھڑے ہوکر دعا مانگنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود؟ رقم: ٤٨٢(١٠٨٣)۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب من قرأ القرآن، رقم: ٢٩١٧؛ مسند احمد، ٤/ ٤٣٩۔ اعمش اور حسن بصری دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات باب في دعاء یوم عرفة، رقم: ٣٥٨٥؛ مسند احمد، ٢/ ٢١٠؛ موطا امام مالك، ١/ ٢١٥، حماد بن ابی حمید ضعیف راوی ہے۔

[4] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب سبق المفردون، رقم: ٣٥٩٨؛ سنن ابن ماجه، ابواب الصیام، باب فی الصائم لا ترد دعوته، رقم: ١٧٥٢ وصححه ابن خزیمه: ١٩٠١ وابن حبان، موارد: ٢٤٠٧، ٢٤٠٨۔

رسول اللہ ﷺ بارش میں کھڑے ہو کر دعا مانگتے تھے۔ [1]

⑯ زمزم کا پانی پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ [2]

⑰ مرغ کی آواز سنتے وقت۔ [3] اور مسلمانوں کے اجتماع میں ذکر الٰہی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ [4]

⑱ امام کے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ کر آمین کہنے کے بعد دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) [5]

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء، رقم: ٢٥٤٠؛ المستدرك للحاكم: ٢/ ١١٤، تنبیہ: رسول اللہ ﷺ بارش میں کھڑے ہو کر دعا مانگتے تھے یہ کسی حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔ (واللہ اعلم)

[2] **اسنادہ ضعیف** سنن ابن ماجه، أبواب المناسك، باب الشرب من زمزم، رقم: ٣٠٦٢؛ مسند احمد، ٣/ ٣٥٧ والموسوعة الحديثية: ٢٣/ ١٤٠؛ السنن الكبرى للبيهقى، ٥/ ٢٠٢۔ عبداللہ بن مؤمل ضعیف ہے، نیز بیہقی والا طرق بھی ضعیف ہے۔

[3] صحيح بخارى، كتاب بدء الخلق، باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، رقم: ٣٣٠٣؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب استحباب الدعاء عند صياح الديك، رقم: ٢٧٢٩ (٦٩٢٠)۔

[4] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب فضل ذكر الله عزوجل، رقم: ٦٤٠٨؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، رقم: ٢٦٩٩ (٦٨٥٣)۔

[5] صحيح بخارى، كتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمين، رقم: ٧٨٠؛ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين، رقم: ٤١٠ (٩١٥)۔

دعا کے قبول ہونے کے مقامات

کس کس جگہ دعا کرنے سے دعا مقبول ہوتی ہے، وہ مقامات یہ ہیں:

① بیت اللہ شریف۔ ② مسجد نبوی ﷺ۔ ③ بیت المقدس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ [1]

④ رکن ومقام ابراہیم کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ مُلْتَزَمٌ مَا يَدْعُوْبِهٖ صَاحِبُ عَاهَةٍ اِلاَّ بَرِئَ)) [2]

''رکن ومقام کے درمیان ملتزم ہے، اس جگہ جو بیمار، مصیبت زدہ دعا کرے گا اچھا ہو جائے گا۔''

⑤ بیت اللہ شریف کے اندرونی حصہ میں، حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں دعا کی۔ [3]

⑥ نبی ﷺ نے چاہ زمزم کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

((اِنْ شَرِبْتَهٗ لِتَسْتَشْفِيَ شَفَاكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهٗ لِيُشْبِعَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهٗ لِيَقْطَعَ ظَمَأَكَ قَطَعَهُ اللّٰهُ)) [4]

''اگر زمزم کو حصول شفا کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ شفا دے گا اور اگر آسودی کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ آسودہ کر دے گا، اور اگر پیاس بجھانے کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ پیاس بجھا دے گا۔''

---

[1] مذکورہ الفاظ کے ساتھ کتب احادیث میں کوئی صحیح وصریح حدیث نہیں ملی۔ واللہ اعلم۔

[2] **اسناده ضعيف جداً**، المعجم الكبير للطبرانى: ١١/ ٣٢١، رقم: ١١٨٧٣؛ مجمع الزوائد ٣/ ٢٤٦، عباد بن کثیر متروک ہے۔ [3] صحيح بخارى، كتاب الصلوٰة، باب قبلة الصلاة المدينة، رقم: ٣٩٨، ١٦٠١؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج، رقم: ١٣٣٠ (٣٢٣٧)۔ [4] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ١/ ٤٧٣؛ سنن الدارقطنى، ٢/ ٢٨٨؛ الترغيب والترهيب: ٢/ ١٦٧، رقم: ١٧٥٦۔ محمد بن حبیب الجارودی ضعیف ہے۔ تنبیہ: نبی اکرم ﷺ نے زمزم کے بارے میں فرمایا: یہ بھوکے کا کھانا اور بیمار کی شفاء ہے۔ السنن الكبرى للبيهقى: ٥/ ١٤٧ و سنده حسن؛ المعجم الصغير للطبرانى: ١/ ١٨٧، رقم: ٢٩٥۔

⑦ صفا و مروہ پہاڑی پر۔ حدیث میں ہے:

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَالِكَ وَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر اللہ کی وحدت وعظمت اور تہلیل بیان فرمائی، پھر اس کے درمیان دعا کی اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا۔''

⑧ جہاں سعی کی جاتی ہے۔ [2]

⑨ مقام ابراہیم کے پیچھے۔ [3]

⑩ عرفات میں۔ [4]

⑪ مشعر الحرام مزدلفہ میں۔ [5]

⑫ دونوں جمروں کے پاس، یعنی جمرہ صغریٰ اور جمرہ وسطیٰ کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد۔ [6]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم: ۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم: ۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

[3] اس بارے میں کوئی صریح روایت نہیں ہے۔ [4] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۱۲۲، رقم: ۳۵۸۵، حماد بن ابی حمید ابو ابراہیم المدنی ضعیف ہے۔

[5] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم: ۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

[6] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الدعاء عند الجمرتین، رقم: ۱۷۵۳۔

کن کن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض مقبول بندے ایسے ہیں، اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ [1]

وہ مقبول بندے جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں درج ذیل ہیں:

① مظلوم مضطر ② مسافر ③ باپ کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ)) [2]

”تین آدمیوں کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں: باپ کی، مسافر کی اور مظلوم کی۔“

④ نیک مطیع فرماں بردار اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيُرْفَعُ لِلرَّجُلِ دَرَجَةٌ فَيَقُوْلُ: اَنّٰى لِيْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ بِدُعَاءِ وَلَدِكَ)) [3]

”یعنی آدمی کا درجہ بلند ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہ اتنا بڑا امرتبہ مجھے کیوں ملا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری اولاد کی دعا کی وجہ سے۔“

⑤ روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے ⑥ امام عادل منصف بادشاہ کی دعا قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب الصلح فی الدیة، ح: ٢٧٠٣۔

[2] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الدعاء بظهر الغیب، رقم: ١٥٣٦؛ سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی دعوة الوالدین، رقم: ١٩٠٥، ٣٤٤٨؛ سنن ابن ماجه، ابواب الدعاء، باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم، رقم: ٣٨٦٢ و صححه ابن حبان: ٢٤٠٦ وللحدیث شواهد عند الحاکم، ١/ ٤١٧، ٤١٨۔

[3] **اسناده حسن**، سنن ابن ماجه، ابواب الأدب، باب برالوالدین رقم: ٣٦٦٠؛ مسند احمد، ٢/ ٥٠٩؛ مسند البزار (کشف الاستار: ٣١٤١) وله شاهد عند الحاکم، ٢/ ١٧٨۔

((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ، اَلصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالْمَظْلُوْمُ)) [1]

”تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی، یعنی قبول ہوتی ہے۔ روزہ دار کی جب وہ افطار کرے، انصاف کرنے والے امام، بادشاہ اور مظلوم کی۔“

⑦ مسلمان اپنے غائب مسلمان بھائی کے لیے دعا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ)) [2]

”مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کی ہوئی دعا قبول ہوتی ہے۔“

اور بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا:

((إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)) [3]

”غائب کی دعا غائب کے حق میں بہت جلد مقبول ہوتی ہے۔“

⑧ گناہوں سے توبہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہو جاتا ہے، گویا اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔“ [4]

اور فرمایا: ((إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لِكُلِّ عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ)) [5]

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات باب فی العفو والعافیة، رقم:۳۵۹۸؛ سنن ابن ماجه، ابواب الصیام، باب فی الصائم لا ترد دعوة، رقم: ۱۷۵۲۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب، رقم:۲۷۳۳ (٦٩٢٩)۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الدعاء بظهر الغیب، رقم: ۱۵۳۵؛ سنن الترمذی کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی دعوة الأخ لأخیه بظهر، رقم: ۱۹۸۰، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف راوی ہے۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجه، ابواب الزهد، باب ذکر التوبة، رقم: ٤٢٥٠۔ ابوعبیدہ کا اپنے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[5] **ضعیف**، مسند احمد، ۲/ ۲٥٤ واللفظ له، اعمش مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے، نیز دوسری سند میں ابان بن ابی عیاش ضعیف و مدلس راوی ہے۔

''ہر رات اور دن میں اللہ تعالیٰ بہت سے بندوں کو آزاد کرتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کی دعا قبول فرماتا ہے۔''

⑨ رات کو جاگنے والا جب یہ دعا پڑھے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ)) [1]

جو شخص رات کو جاگنے کے بعد اس دعا کو ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ)) تک پڑھے یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز قبول ہوگی۔

⑩ آیت کریمہ: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ پڑھنے والے کی دعا مقبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذَا دَعَا وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهُ))

''حضرت یونس علیہ السلام کی دعا: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ جو مسلمان پڑھے گا، اس کی دعا قبول ہوگی۔'' [2]

حاجی جب تک کہ اپنے گھر واپس نہ آجائے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ [3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعارّ من الليل فصلى، رقم: ١١٥٤؛ تنبیه: "العلي العظيم" سنن ابن ماجه: (٣٨٧٨ وهو صحيح) کے الفاظ ہیں۔

[2] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعوة ذی النون، رقم: ٣٥٠٥؛ مسند احمد، ١/ ١٧٠ وصححه الحاكم، ٢/ ٣٨٢، ١/ ٥٠٥۔

[3] **اسناده ضعيف**، مسند احمد ٢/ ٢٩، ١٣٨، محمد بن عبد الرحمٰن البیلمانی ضعیف راوی ہے۔

ذکر الٰہی کے فضائل

ذکر الٰہی، یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے کیا ثواب ملتا ہے۔ یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ ذکر الٰہی تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تکبیر، تحمید، تہلیل اور تلاوت قرآن مجید وغیرہ سب ذکر الٰہی کی شاخیں ہیں، اور تمام عبادات کا مقصد یہی ہے کہ بندہ ہر وقت اپنے آقا و مالک کی یاد میں لگا رہے، کیونکہ وہ اسی لیے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: ﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝﴾ ❶ ''ہم نے جن و انسان کو اپنی عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔'' اگر بندہ اس عبادت و ذکر الٰہی کو ادا کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے فراموش نہیں کرے گا، کیونکہ وہ خود فرماتا ہے: ﴿فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ﴾ ❷ ''میرے بندو! تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔'' اور فرمایا: ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ❸ ''تم اللہ کو بہت یاد کرو، تاکہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ۔'' جو لوگ یاد الٰہی میں ہر وقت لگے رہتے ہیں ان کے لیے بڑے بڑے درجے ہیں۔ فرمایا: ﴿الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ﴾ ❹ ''(عقلمند) وہ لوگ جو اللہ کو کھڑے بیٹھے لیٹے یاد کرتے رہتے ہیں۔'' کبھی بھی اس کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔ فرمایا:

﴿وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝﴾ ❺

''(اے نبی!) تم اپنے رب کو یاد کرو صبح و شام تضرع و زاری اور پوشیدہ طور سے اور غفلت کرنے والوں میں مت ہو۔''

اور فرمایا:

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ﴾ ❻

''نماز حرکات ناشائستہ سے روکتی ہے اور یاد الٰہی تو سب سے بڑی چیز ہے۔''

نبی ﷺ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

---

❶ ٥١/ الذاریات: ٥٦۔ ❷ ٢/ البقرہ: ١٥٢۔ ❸ ٨/ الانفال: ٤٥۔
❹ ٣/ آل عمران: ١٩١۔ ❺ ٧/ الاعراف: ٢٠٥۔ ❻ ٢٩/ العنکبوت: ٤٥۔

((أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ)) [1]

''میں اپنے بندے کے گمان کے موافق ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں، اگر اس نے مجھے اپنے دل میں یاد کیا تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر اس نے مجھے کسی جماعت میں یاد کیا تو میں اس سے بہتر جماعت میں اسے یاد کرتا ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ قیامت کے دن کس بندے کا درجہ سب سے بڑا ہوگا۔ ((فَقَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ)) آپ نے فرمایا: ان مردوں اور عورتوں کا درجہ بڑا ہوگا جو ذکر الٰہی زیادہ کرنے والے ہوں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: کیا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سے بھی؟ تو آپ نے فرمایا: ''ہاں، مجاہد شہید سے بھی ذکر الٰہی کرنیوالوں کا زیادہ درجہ ہے۔'' [2]

اور فرمایا: ''یاد الٰہی کرنے والوں کی مثال زندوں کی سی ہے اور اس سے غفلت برتنے والوں کی مردوں کی سی۔'' [3]

نیز فرمایا: ''جو قوم ذکر الٰہی کے لیے کسی جگہ بیٹھتی ہے تو اسے رحمت کے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی اس پر برستی ہے اور کھڑے ہوتے وقت ان سے کہا جاتا ہے: ((قُوْمُوْا قَدْ غَفَرْتُ ذُنُوْبَكُمْ)) '' کھڑے ہو جاؤ، تمہارے سب گناہ بخش دیے گئے۔'' [4]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول الله تعالیٰ ویحذرکم الله نفسه، رقم: ٧٤٠٥؛ صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فی الحض علی التوبة والفرح بها، رقم: ٢٦٧٥ (٦٩٥٢)۔

[2] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب منه، رقم: ٣٣٧٦؛ مسند احمد، ٣/ ٧٥، جمہور کے نزدیک دراج عن ابی الہیثم روایت حسن ہوتی ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر الله عزوجل، رقم: ٦٤٠٧؛ صحیح مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین وقصرها، باب استحباب صلوٰة النافلة فی بیته، رقم: ٧٧٩ (١٨٢٣)۔

[4] صحیح مسلم، کتاب الذکر، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر، رقم: ٢٦٩٩، ٢٧٠٠ (٦٨٥٣، ٦٨٥٥)۔ تنبیہ: ((قوموا قد غفرت ذنوبکم)) صحیح مسلم کے الفاظ نہیں ہیں، بلکہ یہ مسند احمد (٣/ ١٤٢) وغیرہ کے ہیں۔

اور ذکر الٰہی کرنے والوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے مباہات (فخر) کرتا ہے کہ میرے بندے مجھے دنیا میں یاد کر رہے ہیں۔ [1]

اور فرمایا: ((لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ)) [2]

''ہر چیز کو جلا بخشنے والی ہوتی ہے اور دلوں کو جلا و چمکانے والی چیز ذکر الٰہی ہے۔'' یعنی ذکر الٰہی کی وجہ سے دل صاف ہوتا اور میل کچیل نکل جاتا ہے اور دل میں سکون وطمانیت پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ [3] اللہ کو یاد کرنے کی وجہ سے دل مطمئن ہو جاتا ہے، کیونکہ جو دل ذکر الٰہی سے خالی ہوگا، اس پر شیطان مسلط ہوگا۔ اس لیے کہا جاتا ہے:

((اِنَّ الشَّيْطَانَ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ اِلَيْهِ)) [4]

''(خازن) شیطان انسان کے دل پر قابض رہتا ہے۔ جب وہ اللہ کو یاد کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہو جاتا ہے تو اس میں وسوسے ڈالتا ہے۔''

اسی لیے فرمایا ''غافلین کے درمیان ذکر الٰہی کرنے والے، بھگوڑوں کے پیچھے جہاد کرنے والے ہیں'' [5]

اور فرمایا:

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب فضل ذكر الله عزوجل، رقم: ٦٤٠٨؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل مجالس الذكر، رقم: ٢٦٨٩ (٦٨٣٩)۔

[2] **اسناده ضعيف جدا**، شعب الايمان للبيهقي: ٥٢٢، ٥٦٢، كتاب الدعوات للبيهقي: ١٩ ابومہدی الجہنی سعید بن سنان متروک راوی ہے۔

[3] ١٣/ الرعد: ١٣۔

[4] **اسناده ضعيف**، مشكوة المصابيح: ٢٢٨١ واللفظ له؛ حلية الاولياء، ٦/ ٢٦٨، عدی بن ابی عمارہ اور زیاد النمیری دونوں ضعیف ہیں۔ تنبیہ یہ روایت مرفوعاً ضعیف ہے، جب کہ موقوفاً صحیح ہے۔ دیکھئے: المختاره للمقدسي، ١٠/ ٣٦٧ ح ٣٩٣؛ المستدرك للحاكم، ٢/ ٥٤١؛ تفسير طبري، ٣٠/ ٢٢٨۔

[5] **اسناده ضعيف جدا**، مشكوة المصابيح: ٢٢٨٢ واللفظ له؛ حلية الاولياء، ٤/ ٢٦٨، الواقدی کذاب اور محسن بن علی مجہول راوی ہے۔

((اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّكُمْ مُرَائُوْنَ)) [1]

''تم ذکر الٰہی اس قدر زیادہ کرو کہ منافقین اس کثرت کو دیکھ کر ریا کار کہنے لگیں۔''

نیز فرمایا: ''کثرت سے ذکر الٰہی کرو حتیٰ کہ وہ تمہیں مجنون کہنے لگیں۔'' [2]

اور فرمایا: ''جو لوگ مجلس سے ذکر الٰہی کئے بغیر چلے جاتے ہیں وہ قیامت کے روز ندامت اٹھائیں گے۔'' [3]

اور فرمایا: ''جو صبح کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک ذکر الٰہی کرتا ہے، اسے بنی اسماعیل کے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو عصر کی نماز پڑھ کر غروب آفتاب تک یاد الٰہی میں مصروف رہے گا اسے بھی چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ [4]

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ذکر الٰہی کرنے والا اپنے آپ کو محفوظ قلعہ میں داخل کر لیتا ہے۔ شیطان اسے گمراہ نہیں کرسکتا۔ [5]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ کون سا مال افضل ہے؟ جسے ہم ذخیرہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا:

((اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ)) [6]

---

[1] **اسناده ضعيف**، شعب الايمان للبيهقى: ٥٢٧ (مرسلاً)؛ المعجم الكبير للطبرانى، ١٢/ ١٦٩ وقال الهيثمى "رواه الطبرانى وفيه الحسن بن أبى جعفر الجُفْرِى و هو ضعيف" مجمع الزوائد: ١٠/ ٧٦۔ [2] **اسناده حسن**، مسند احمد، ٣/ ٦٨، ٧١؛ صحيح ابن حبان: ٨١٧؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٩٩۔ [3] **اسناده صحيح**، سنن ابى داود، كتاب الأدب، باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، رقم: ٤٨٥٥، ٤٨٥٦؛ سنن الترمذى، ابواب الدعوات، باب فى القوم يجلسون ولا يذكرون الله، رقم: ٣٣٨٠۔ [4] **اسناده ضعيف**، سنن ابى داود، كتاب العلم، باب فى القصص، رقم: ٣٦٦٧۔ قتادہ مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [5] **صحيح**، سنن الترمذى، كتاب الأمثال، باب ما جاء فى مثل الصلاة والصيام والصدقة، رقم: ٢٨٦٣؛ مسند احمد، ٤/ ١٣٠، ٢٠٢ و صححه ابن خزيمه: ٤٨٣، ٩٣٠، ١٨٩٥ وابن حبان: ٦٢٣٣ والحاكم: ١/ ١١٨۔ [6] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذى، كتاب تفسير القرآن، باب و من سورة التوبة، رقم: ٣٠٩٤؛ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب فضل النساء، رقم: ١٨٥٦؛ مسند احمد ٥/ ٢٧٨، ٢٨٢؛ سالم بن ابی الجعد کا سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے، نیز اس کا شاہد بھی مسلم بن عطیہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

''سب سے بہتر یادالٰہی کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مومنہ نیک بیوی ہے۔''

ذکر الٰہی کے درجے

ذکر الٰہی کی فضیلت کے بعد اس کے درجوں کو بھی معلوم کر لینا مناسب ہے، تا کہ ہر شخص بہتر سے بہتر درجہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ذکر الٰہی کے چار درجے ہیں:

① صرف زبان سے ذکر الٰہی ہو اور دل اس سے غافل ہو۔ اس کا بہت ہی کم اثر ہوتا ہے، مگر بیہودہ گوئی سے تو لاکھ درجے بہتر ہے۔

② ذکر قلبی ہو مگر یہ ذکر دل میں قرار نہ پکڑے، بہت مشکلوں سے وہ ذکر پر آمادہ ہوتا ہے۔

③ ذکر دل میں جم گیا اور کاموں کی طرف اس کا دل نہیں لگتا۔

④ ذکر کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کی محبت وخیال دل میں بس گیا اور ذکر قلبی کے ساتھ تمام اعضا، بلکہ اس کے ذکر کی وجہ سے تمام چیزیں ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ یہ ذکر کا آخری درجہ ہے۔ دل صاف ہو کر سورج کی طرح چمکنے لگتا ہے ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا﴾ [1]
''جس نے تزکیہ نفس کر لیا وہ مراد کو پہنچ گیا۔''

ذکر الٰہی کے بہت سے فائدے ہیں جنہیں شیخ الاسلام علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے الوابل الصیب میں نقل کیا ہے، یہاں ان کی گنجائش نہیں ہے۔ آئندہ صفحات میں ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کے بیان میں کچھ فائدے نقل کیے جائیں گے اور یہی ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) سب ذکروں سے بہتر ذکر ہے، اس کی فضیلت دعاؤں کے ذکر میں ان شاء اللہ بیان کی جائے گی۔

---

[1] ۹۱/ الشمس: ۹۔

قرآن مجید کی بزرگی

قرآن مجید سارا ہی دعا وشفا ہے، اگر کوئی صرف قرآن مجید ہی پڑھتا رہے اور کوئی دعا نہ مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے دعا کرنے والے سے بھی زیادہ عنایت فرمائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں:

((مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ)) [1]

''جو قرآن مجید پڑھنے کی وجہ سے میری یاد اور سوال سے رکا رہا تو میں اسے سائلین (مانگنے والوں) سے بھی زیادہ دوں گا۔''

کیونکہ قرآن مجید پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے، اللہ اپنے کلام کو زیادہ توجہ سے سنتا ہے اور اللہ کے کلام کی بزرگی تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسی اللہ تعالیٰ کی بزرگی تمام مخلوق پر۔ اس مضمون کے ضمن میں ہم چاہتے ہیں کہ قرآن مجید اور اس کی سورتوں اور بعض آیتوں کی فضیلت بیان کردیں، تاکہ دعا کرنے والا اس ثواب سے محروم نہ رہے، کیونکہ یہ دعا کی کتاب ہے۔

قرآن مجید کی تعریف انسانی طاقت سے باہر ہے۔ چند حدیثوں کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ)) [2]

''جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اسے نیکی ملے گی۔'' (اور ایک نیکی کا ثواب دس نیکیوں کے برابر ہے)

الٓمٓ ایک حرف نہیں ہے، بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے ''لام'' ایک حرف ہے ''میم'' ایک حرف ہے تو ان تینوں حرفوں کے بدلے تیس نیکیاں ملیں گی اور پورے قرآن مجید میں تین لاکھ بائیس ہزار چھ سوستر (۳۲۲۶۷۰) حروف ہیں۔ تو پورا قرآن مجید پڑھنے کا ثواب بتیس لاکھ

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب رقم: ۲۹۲۶۔ عطیہ العوفی ضعیف راوی ہے۔ [2] **صحیح**، سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ حرفًا من القرآن ماله من الأجر، رقم: ۲۹۱۰ وصححه الحاكم، ۱/ ۵۵۵۔

چھبیس ہزار سات سو (۳۲۲۶۷۰۰) ملے گا۔ اور فرمایا: ''جس نے قرآن مجید پڑھ کر اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی چمک سے زیادہ ہوگی، اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو جس نے پڑھ کر عمل کیا اس کا کیا حال ہوگا، یعنی پڑھنے والے کو بہت کچھ ملے گا۔ [1]

اور فرمایا کہ ''قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا، جہاں آخری آیت ختم کرے گا وہیں تیرا مقام ہوگا۔'' [2]

اور قرآن مجید میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں تو ان کو اسی قدر درجے ملیں گے اور ہر دو درجوں کے درمیان زمین اور آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔

اور فرمایا: ''جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھرانے کے دس دوزخی آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔'' [3]

جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے، جس میں نہیں پڑھا جاتا اس میں نہیں ہوتی۔ [4]

اور فرمایا:

((أَفْضَلُ عِبَادَةِ أُمَّتِيْ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ)) [5]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلوة، باب فی ثواب قراءة القرآن، رقم: ۱٤٥۳؛ مسند احمد، ۳/ ٤٤۰؛ مستدرك الحاكم، ۱/ ٥٦۷، زبان بن فائد ضعیف راوی ہے۔

[2] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب الصلوٰة، باب یستحب الترتیل فی القرأت، رقم: ۱٤٦٤؛ سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب إن الذی لیس فی جوفه من القرآن كالبيت الخرب، رقم: ۲۹۱٤؛ وصححه الحاكم: ۱/ ٥٥۳ وابن حبان: ۱۷۹۰۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن باب ماجاء فی فضل قارئ القرآن، رقم: ۲۹۰٥؛ سنن ابن ماجه، ابواب السنة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه رقم: ۲۱٦؛ حفص بن سلیمان متروک اور کثیر بن زاذان مجہول ہے۔ [4] **اسنادہ ضعیف**، کشف الاستار: ۳/ ۹۳، رقم: ۲۳۲۱؛ مجمع الزوائد، ۷/ ۲٥٥، کتاب التفسیر، باب قراءة القرآن فی البیت، وقال الهيثمی: "و فيه عمر بن نبهان وهو ضعيف"۔ [5] **اسنادہ ضعیف جدا**، شعب الایمان للبیهقی ۲/ ۳٥٤ رقم: ۲۰۲۲، کثیر بن عباد متروک راوی ہے۔

''میری امت کی بہترین عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔''

اور قرآن مجید کی ظاہری تعظیم بھی کرنی چاہیے اس سے بہت ثواب ملتا ہے۔ زمین پر قرآن مجید کے گرے ہوئے اوراق اٹھانے والا اللہ کا ولی ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نام کے لکھے ہوئے کاغذوں کو زمین سے اٹھانے والے علیین میں بلند مرتبہ پائیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَا مِنْ کِتَابٍ یُلْقٰی بِمَضِیَّۃٍ مِّنَ الْاَرْضِ اِلاَّ بَعَثَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْہِ مَلاَئِکَتَہٗ یَحُفُّوْنَہٗ بِاَجْنِحَتِہِمْ وَیُقَدِّسُوْنَہٗ حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰہُ وَلِیًّا مِنْ اَوْلِیَآئِہٖ فَیَرْفَعُہٗ مِنَ الْاَرْضِ وَمَنْ رَفَعَ کِتَابًا مِنَ الْاَرْضِ فِیْہِ اسْمٌ مِّنْ اَسْمَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی رَفَعَ اللّٰہُ اسْمَہٗ وَخَفَّفَ عَنْ وَالِدَیْہِ الْعَذَابَ وَاِنْ کَانَ کَافِرَیْنِ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین پر جب کوئی کتاب گر جاتی ہے تو اس کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیج دیتا ہے، وہ فرشتے اپنے پروں سے اس کی نگرانی کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں میں سے کسی ولی کو بھیج دیتا ہے، وہ اسے زمین سے اٹھا لیتا ہے اور جو زمین سے کسی ایسی کتاب (کاغذ) کو اٹھالے جس میں اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے نام کو علیین میں بلند کرے گا اور اس کے ماں باپ کے عذاب میں کمی کر دے گا، اگرچہ اس کے ماں باپ کافر ہوں۔''

استعاذہ وبسملہ کے فضائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴾ [2]

''جب تم قرآن مجید پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو! مردود شیطان سے۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف جدا**، المعجم الصغیر للطبرانی: ۱/ ۱۴۴؛ مجمع الزوائد: ۴/ ۲۱۵، رقم: ۶۸۴۶، حسین بن عبدالغفار الازدی متروک و متھم راوی ہے۔ [2] ۱۶/ النحل: ۹۸۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ استعاذہ قرآن مجید کے لیے کنجی ہے۔ [1] قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے اسے پڑھنا چاہیے، تاکہ زبان فضول باتوں سے پاک و صاف ہوجائے، اس کے بعد بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس اچھے کام کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو وہ کام ادھورا و ناقص ہی رہ جاتا ہے۔'' [2]

لہٰذا اسے ہر کام کے شروع میں ضرور پڑھنا چاہیے۔ حضرت وہب بن منبہ مشہور محدث فرماتے ہیں کہ بسم اللہ کو ایسی شرافت و سلطنت حاصل ہے جو اور کلموں کو حاصل نہیں۔ ذبیحہ اسی سے حلال ہوتا ہے، تمام عبادتوں و طہارتوں میں اس کا ہونا ضروری ہے، سچے دل سے کہنے والا نہ دریا میں غرق ہوگا، نہ آگ میں جلے گا، نہ سانپ بچھو اس کو ڈسے گا اور دوزخ کے زبانیہ (فرشتوں) سے محفوظ رہے گا۔ [3]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بسم اللہ لکھنے والے کو دیکھ کر فرمایا:

''جَوِّدْهَا فَإِنَّ رَجُلاً جَوَّدَهَا فَغُفِرَلَهٗ'' [4]

''اس کو اچھا کر کے لکھو، کیونکہ ایک شخص نے بسم اللہ کو بہت خوش خط و اچھا لکھا تو اسے بخش دیا گیا۔''

سید صدیق حسن خان صاحب (جو ان دعاؤں کی برکت سے نوابی کے تخت پر متمکن ہوئے) بسم اللہ کے خصائص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو شخص بسم اللہ کو زیادہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے روزی زیادہ عطا فرمائے گا۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت ہوگی، سوتے وقت ۲۱ بار پڑھنے سے اس رات جن، انسان و شیطان کے شر و فساد اور چوری، ڈاکہ اور آگ لگنے اور اچانک موت آجانے اور تمام بلاؤں و آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ دیوانے کے کان میں ۱۴۱ مرتبہ پڑھنے سے جلد صحت یابی ہوجاتی ہے۔ مرگی والے پر دم کرنے سے جلد افاقہ ہوتا ہے۔ ظالم و جابر حاکم کے سامنے پچاس بار پڑھنے سے اس کے دل میں رعب و خوف

---

[1] اس قول کی کوئی اصل نہیں ملی واللہ اعلم۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب الهدی فی الکلام، رقم: ٤٨٤٠ سنن ابن ماجه، أبواب النكاح، باب خطبة النكاح، رقم: ١٨٩٤؛ مسند احمد: ٢/ ٣٥٩، قرہ متکلم فیه راوی ہے، جب کہ زہری مدلس ہیں اور عن سے روایت ہے۔ نیز دیکھئے ارواء الغلیل: ١/ ٢٩، رقم: ١۔ [3] فصل الخطاب فی فضل الکتاب۔ [4] تفسیر القرطبی: ١/ ٩١؛ کنز العمال: ٢٩٥٥٨، یہ روایت بے سند و بے اصل ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔

آ جاتا ہے۔ تکلیف زدہ اور جادو کئے ہوئے (مسحور) آدمی پر متواتر سات دن تک سو سو بار پڑھنے سے اللہ کے حکم سے جادو اور تکلیف کی شکایات دور ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ بے شمار فائدے ہیں جن کا اہل علم وعمل نے تجربہ کیا ہے۔ [1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سچ فرماتے ہیں کہ لوگ اللہ کی ایک آیت سے غافل ہیں، حالانکہ وہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی پر نہیں اتری۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو دوزخ کے فرشتے (زبانیہ) سے نجات چاہے وہ بسم اللہ پڑھے۔ [2]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روم کے بادشاہ نے خط لکھا کہ میرے سر میں ہمیشہ درد رہتا ہے، کبھی ختم نہیں ہوتا۔ آپ کوئی دوا روانہ فرمائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ٹوپی بھیجی۔ جب بادشاہ اس ٹوپی کو سر پر رکھتا تو سر کا درد موقوف ہو جاتا، جب اس کو اتار دیتا، پھر درد ہونے لگتا، اسے بہت تعجب ہوا، ٹوپی میں دیکھا تو ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' کے سوا کچھ بھی نہیں لکھا تھا۔ اس نے کہا کہ اس بسم اللہ کی برکت سے ہی درد سر موقوف ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا:

''مَا اَكْرَمَ هٰذَا الَّذِيْ وَعَزَّةُ شَفَانِيْ وَاحِدٌ مِّنْهُ'' [3]

پھر وہ پکا مسلمان ہو گیا۔

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

سورۂ فاتحہ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کی بہت فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝﴾ [4]

''(اے نبی!) ہم نے آپ کو سبع مثانی اور قرآن مجید دیا ہے۔''

اس سبع مثانی سے مراد سورۂ فاتحہ ہے، یہ تمام سورتوں سے افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''چاروں آسمانی کتابوں (توراۃ، انجیل، زبور اور قرآن) میں اس سورت جیسی

---

[1] یہ نواب صاحب کا ذاتی تجربہ تو ہو سکتا ہے، لیکن کتاب وسنت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، الکشف والبیان للثعلبی: ۱/ ۹۱؛ تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۱۲۰، اعمش مدلس راوی ہیں۔ [3] **موضوع**، فتوح الشام للواقدی: ۱/ ۳۰۰، ۳۰۱، محمد بن عمر الواقدی متروک ہے۔

[4] ۱۵/ الحجر: ۸۷۔

کوئی سورت نہیں نازل ہوئی۔'' ❶

نیز آپ نے فرمایا کہ ''بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز ہی نہیں ہوتی۔'' ❷

اور فرمایا: ((اَخْیَرُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) ❸

''قرآن مجید میں سب سورتوں سے بہتر (افضل) سورۂ الحمد للہ رب العالمین ہے۔''

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

((عَوَّذَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ تِفْلاً)) ❹

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔''

رسول اللہ ﷺ نے اس سورت کو رقیہ (منتر) فرمایا۔ ❺

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے سانپ کے کاٹے ہوئے پر دم کیا، اللہ کے حکم سے وہ اچھا ہوگیا۔

(ایضاً حوالہ سابق)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ)) ❻

''سورۂ فاتحہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔''

---

❶ **اسناده حسن**، سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الحجر، رقم: ٣١٢٥؛ سنن النسائی، کتاب الصلوة، باب تاویل قول الله عزوجل......، رقم: ٩١٥۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القرأة للامام والمأموم فی الصلوات کلها فی الحجر والسفر و ما یجهر فیها ویخافت، رقم: ٧٥٦؛ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰة، باب وجوب قراۃ الفاتحة فی کل رکعة......، رقم: ٣٠٤ (٨٧٤)۔

❸ **حسن**، مسند احمد، ٤/ ١٧٧؛ شعب الایمان للبیهقی: ٢/ ٤٥٠، رقم: ٢٣٦٧؛ المستدرك للحاکم: ١/ ٥٦٠، وقال: "هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم"۔

❹ **اسناده ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ٧/ ١٥٩، رقم: ٦٦٩٢ والأوسط: ٥/ ١١٤، رقم: ٦٧٥٧، ٦٧٦١، عبداللہ بن یزید البکری ضعیف الحدیث ہے۔

❺ صحیح بخاری، کتاب الإجارة، باب ما یعطی فی الرقیة......، رقم: ٢٢٧٦، ٥٧٣٦؛ صحیح مسلم، کتاب الطب، باب جواز اخذ الأجرة علی الرقیة بالقرآن والأذکار، رقم: ٢٢٠١ (٥٧٣٣)۔

❻ **اسناده ضعیف**، سنن الدارمی: ٢/ ٤٤٥، رقم: ٣٣٧١؛ شعب الایمان: ٢/ ٤٥٠، رقم: ٢٣٧٠، انقطاع اور سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ

((خَيْرُ الدَّوَآءِ الْقُرْاٰنُ)) [1]

''قرآن سب دواؤں سے بہتر دوا ہے۔''

اور فرمایا:

((إِذَا قَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَدْ اَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْمَوْتُ)) [2]

''جب تم نے سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھ لیا تو سوائے موت کے ہر آفت سے مامون ہو گئے۔''

خاصیت سورۂ فاتحہ:

سورۂ فاتحہ کی خاصیت یہ ہے کہ ہر بیماری کے لیے باعثِ شفا ہے۔ وبا، طاعون زدہ پر بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ دو دو بار پڑھ کر دم کرنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہت جلد شفا ہو گی۔ علامہ ابن عربی فرماتے ہیں کہ ''مغرب کے فرض و سنت کے بعد اسی جگہ پر چالیس مرتبہ پڑھے اور اس جگہ سے اٹھے نہیں تو اللہ تعالیٰ سے جو حاجت مانگے گا پائے گا۔ اگر قیدی ایک سو اکیس بار پڑھ کر بیڑی پر دس بار دم کرے تو وہ اللہ کے حکم سے رہا ہو جائے گا۔'' [3]

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''كُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَوَاءٌ وَاَنَا اَحْسَنْتُ الْمَدَاوَةَ بِالْفَاتِحَةِ وَجَدْتُ لَهَا تَاثِيْرًا عَجِيْبًا فِيْ الشِّفَآءِ'' [4]

''ہر بیماری کی دوا ہے اور میں نے فاتحہ کے ذریعے سے بہترین معالجہ کیا، شفا میں اس کی عجیب تاثیر پائی ہے۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجه، ابواب الطب، باب الإستشفاء بالقرآن، رقم: ۳۵۰۱۔ حارث الاعور ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، کشف الاستار: ۳۱۰۹؛ مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۲۲، رقم: ۱۷۰۳۰۔ حافظ ہیثمی کہتے ہیں کہ اس سند میں غسان بن عبید ضعیف راوی ہے۔ [3] ابن عربی کے اس قول کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ [4] الجواب الكافي عن سئل عن الدواء الشافي، ص: ٤۔

سورۂ بقرہ کی فضیلت

اس مبارک سورت کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِقْرَؤُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ)) 1

''سورۂ بقرہ پڑھا کرو، اس کا حصول برکت ہے اور چھوڑنا حسرت ہے۔ جادوگر اس سورۃ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ قیامت کے روز پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی۔''

نیز آپ نے فرمایا:

''جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔'' 2

اور فرمایا:

((لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَسَنَامُ الْقُرْآنِ الْبَقَرَةُ وَفِيْهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ)) 3

''ہر چیز کے لیے کوہان و رفعت ہے، قرآن مجید کی رفعت سورۂ بقرہ ہے، اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن مجید کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔''

اس سورت کے پڑھنے کی وجہ سے رحمت کے فرشتے اترتے ہیں۔ 4

اور فرمایا: اس سورت کی آخری دو آیتیں ایسی ہیں کہ پڑھنے والے کو کفایت کریں گی۔

((اَلْآيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْقُرْآنِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)) 5

---

1 صحیح مسلم:٨٠٤، ٨٠٥/ ١٨٧٤۔ 2 صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ، رقم: ٧٨٠ (١٨٢٤)۔

3 **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء في سورة البقرة، رقم: ٢٨٧٨، حکیم بن جبیر ضعیف راوی ہے۔ 4 صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، باب نزول السکینة لقراءة القرآن، رقم: ٧٩٦ (١٨٥٩)۔ 5 صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، رقم: ٥٠٠٩؛ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقوھا، باب فضل الفاتحة وخواتیم سورة البقرة، رقم: ٨٠٧ (١٨٧٨) واللفظ له۔

آیت الکرسی کی فضیلت

اس مقدس آیت کی بڑی فضیلت ہے، قرآن مجید کی آیات میں سب سے بڑی آیت ہے۔ [1]

سوتے وقت اس کے پڑھنے سے رات بھر شیطان قریب نہیں آ سکتا۔ اللہ کی طرف سے نگہبانی ہوتی ہے۔ [2]

ہر نماز کے بعد پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا۔ [3]

اس آیت میں اسمِ اعظم (الحیُّ القیُّوم) ہے، پچاس کلمے ہیں اور ہر کلمے میں پچاس برکتیں ہیں۔ اس کے پڑھنے سے رنج وغم دور ہو جاتا ہے، روزی میں کشائش ہوتی ہے، گھر سے نکلتے وقت پڑھنے سے مقصد میں کامیابی ہوتی ہے، شیطان ہٹ جاتے ہیں اور بندہ ہر آفت و بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ جہاتِ ستہ اور داخل جوف میں پڑھنے سے ایک مضبوط قلعہ حفاظت کے لیے بن جاتا ہے، کوئی چور ڈاکو داخل نہیں ہوسکتا۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

یہ سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں ہیں۔ جس گھر میں روزانہ متواتر یہ آیتیں پڑھی جائیں گی اس گھر میں شیطان نہیں آئے گا۔ [4]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ان دونوں آیتوں کو رات میں پڑھے گا تو یہ دونوں آیتیں اسے کفایت کرتی ہیں۔'' [5]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة الکھف وآیة الکرسی، رقم: ٨١٠ (١٨٨٥)۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الوکالة، باب إذا وکل رجلاً……، رقم: ٢٣١١۔

[3] **اسناده حسن**، عمل الیوم واللیلة: ١٠٠؛ السنن الکبری للنسائی: ٩/ ٤٤، رقم: ٩٨٤٨۔

[4] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی آخر سورة البقرة، رقم: ٢٨٨٢؛ مسند احمد، ٤/ ٢٧٤ وصححه ابن حبان: ٧٨٢ والحاکم: ١/ ٥٦٢ ووافقه الذهبی۔

[5] صحیح بخاری، کتاب فضائل القران، باب فضل سورة البقرة، رقم: ٥٠٠٩؛ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب فضل الفاتحة وخواتیم سورة البقرة، رقم: ٨٠٧ (١٨٧٨)۔

یعنی اس رات کے شر وفساد اور شیطانی خطرات سے کفایت کرے گی یا تہجد کی نماز سے کفایت کرے گی۔ نیز آپ نے فرمایا کہ "یہ آیتیں عرشِ الٰہی کے نیچے خزانہ سے ملی ہیں۔" (1)
"ان آیات کو سیکھو، اپنی بیوی اور بچوں کو سکھاؤ اور نماز میں پڑھا کرو۔" (2)

سورۂ کہف کی فضیلت

اس سورت کریمہ کی حدیثوں میں بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اسے جمعہ کے دن پڑھے گا تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے لیے روشنی ہوگی۔" (3)
اور آپ نے فرمایا: "جو اس کے شروع کی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔" (4)
اسی طرح آخری دس آیتیں پڑھنے سے دجال کا تسلط نہیں ہوگا۔ (5)
غرض اس کے پڑھنے سے دجال کے فتنے اور دیگر بُری آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

سورۂ یٰسین کی فضیلت

اس سورت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
((قَلْبُ الْقُرْآنِ یٰسٓ لَا یَقْرَأُهَا رَجُلٌ یُرِیْدُ اللّٰهَ وَالْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَلَهٗ)) (6)
"سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے، جو اسے اللہ اور آخرت کے لیے پڑھے گا اس کی بخشش ہوجائے گی۔"

---

(1) **اسناده حسن** ، مسند احمد، ٥/ ٣٨٣؛ صحيحه ابن خزيمة: ٢٦٣ ، ٢٦٤ وابن حبان: ١٦٩٧۔ (2) **حسن**، المستدرك للحاكم: ٥٦٢۔
(3) **حسن**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ٢٤٩؛ سنن الدارمي: ٣٤٠٨ وصححه الحاكم ٢/ ٣٦٨۔ (4) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل سورة الكهف، رقم: ٨٠٩ (١٨٨٣)۔
(5) **اسناده صحيح**، مسند احمد: ٦/ ٤٤٦ وصححه ابن حبان: ٧٨٥، ٧٨٦۔
(6) **اسناده ضعيف** ، عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٠٧٥ واللفظ له، مسند احمد: ٥/ ٢٦، ابوعثمان اور اس کا والد دونوں ضعیف راوی ہیں۔

اور فرمایا: ''ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے۔
جو اسے ایک بار پڑھے گا وہ دس قرآن پڑھنے کا ثواب پائے گا۔'' [1]

اور فرمایا:

((مَنْ دَاوَمَ عَلٰی یٰسٓ کُلَّ لَیْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ شَهِیْدًا)) [2]

''جو ہر رات کو ہمیشہ سورۂ یٰسین پڑھتا رہا اور اسی حالت میں مر گیا تو شہید مرے گا۔''

نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ قَرَأَ طٰهٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَآئِکَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ: طُوْبٰی لِاُمَّةٍ یَنْزِلُ هٰذَا عَلَیْهَا وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا فَطُوْبٰی لِاَلْسِنَةٍ تَتَکَلَّمُ بِهٰذَا)) [3]

''اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے پڑھا۔ فرشتوں نے سن کر کہا: اس امت کو مبارک ہو جس پر یہ نازل ہوں گی اور ان دلوں کو بشارت ہو جو اسے اٹھائیں اور ان زبانوں کے لیے مبارک ہو جو اسے پڑھیں۔''

حضرت ابوبکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

''مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِلٰی قَوْلِهٖ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ وَدَعَا عَلٰی اٰثْرِهَا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ''

''جو سورۂ یٰسین کو شروع سے اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ تک پڑھ کر دعا کرے تو اس کی

---

[1] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل یسین، رقم: ۲۸۸۷، ہارون، ابومحمد مجہول ہے۔

[2] **اسناده ضعیف جدا**، المعجم الأوسط للطبرانی: ۵/ ۱۸۸، رقم: ۷۰۱۴، ۷۰۱۸ والصغیر ۲/ ۸۸؛ مجمع الزوائد: ۷/ ۱۵۶، رقم: ۱۱۲۹۸، سعید بن موسیٰ الازدی متہم بالکذب ہے۔

[3] **اسناده ضعیف**، سنن الدارمی: ۲/ ۴۵۶، ۳۴۱۷، ۳۴۱۵؛ المعجم الأوسط للطبرانی ۳/ ۳۷۵ رقم: ۴۸۷۳؛ مجمع الزوائد: ۷/ ۱۰۷، رقم: ۱۱۱۶۳، ابراہیم بن مہاجر بن مسمار المدنی منکر الحدیث ہے، نیز حافظ ابن حبان نے اس روایت کے متن کو موضوع قرار دیا ہے۔ دیکھئے لسان المیزان: ۱/ ۱۱۴، ۱۱۵، جدید ۱/ ۱۶۸۔

دعا قبول ہوگی۔'' [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَاجَتُهٗ)) [2]

''جو سورۂ یٰسین کو دن کے شروع حصہ میں پڑھ لے گا اس کی حاجت پوری ہوگی۔''

سورۂ فتح کی فضیلت

اس سورت کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)) [3]

''آج کی رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے، جو دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔''

اس سے مراد سورۂ فتح: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝﴾ ہے۔

سورۂ ملک کی فضیلت

اس سورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهٗ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)) [4]

''قرآن میں تیس آیت کی ایک سورت ہے، جس نے آدمی کے لیے شفاعت کی حتیٰ کہ بخشش ہوگئی، وہ تبارک الّذی بیدہ الملک ہے۔''

---

[1] اس قول کی اصل نامعلوم ہے، البتہ حکیم ترمذی کی کتاب نوادر الاصول میں اس مفہوم کی بے اصل روایات موجود ہیں۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الدارمی: ٣٤١٩، ٣٤٢١ ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحدیبیة، رقم: ٤١٧٧؛ صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب صلح الحدیبیة، رقم: ١٧٨٦ (٤٦٣٧)۔

[4] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورة الملك، رقم: ٢٨٩١ واللفظ له، سنن ابی دواد، کتاب الصلاة، باب فی عددالآی، رقم: ١٤٠٠؛ سنن ابن ماجه، أبواب الأدب، باب القرآن، رقم: ٣٧٨٦ وصححه ابن حبان: ١٧٦٦ والحاکم: ٢/ ٤٩٧، ٤٩٨ ووافقه الذهبی۔

دوسری روایت میں ہے کہ:

((مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ مَنَعَهُ اللّٰهُ بِهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) [1]

''جو اس سورۃ کو ہر رات پڑھا کرے، اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے بچالے گا۔''

رسول اللہ ﷺ رات کو سوتے وقت الم تنزیل (سورۃ السجدہ) اور تبارک الذی (سورۂ ملک) دونوں سورتیں پڑھ کر سوتے۔ [2]

سورۂ واقعہ کی فضیلت

اس سورۃ کے متعلق حدیث میں ہے کہ جو اسے ہر رات پڑھے گا، اس کو فقر و فاقہ نہیں ہوگا اور جو ہمیشہ پڑھا کرے گا، وہ اللہ کے فضل و کرم سے کبھی محتاج نہیں ہوگا، خود بھی پڑھے اور بچوں کو بھی سکھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا)) [3]

جو اس سورت کو ہر رات پڑھا کرے گا، اس کو فاقہ کشی کی نوبت نہیں آئے گی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو کچھ مال دینا چاہا کہ اس کو اپنی لڑکیوں پر خرچ کریں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((أَتَخْشٰى عَلَيْهِنَّ الْفَقْرَ وَقَدْ أَمَرْتُهُنَّ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْوَاقِعَةِ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ الْفَاقَةُ)) [4]

---

[1] **اسناد ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۰، اثبات عذاب القبر للبیهقی: ۱٤٦، یحییٰ بن عمرو بن مالک ضعیف راوی ہے۔ تنبیہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''سورۃ الملک، اللہ کے حکم سے عذاب قبر سے بچاتی ہے۔ اثبات عذاب القبر للبیهقی: ۱٤٥ وسنده حسن، اور یہ روایت حکماً مرفوع ہے۔ ندیم ظہیر۔

[2] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورة الملك، رقم: ۲۸۹۲؛ مسند احمد: ۳/ ۳٤۰، لیث بن ابی سلیم ضعیف اور ابوالزبیر مدلس راوی ہیں۔

[3] **اسناده ضعیف**، شعب الایمان للبیهقی: ۲/ ٤۹۱، رقم: ۲٤۹۸، ۲٤۹۹، ۲۵۰۰؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۷۷۸، ۷۷۹، رقم: ٦۸۲ ابوطیبہ کا تعین نہیں ہے، نیز حافظ ابن حجر نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ دیکھئے نتائج الافکار، ۳/ ۲٦۳۔ [4] **اسناده ضعیف**، شعب الایمان للبیهقی: ۲/ ٤۹۱، رقم: ۲٤۹۷؛ تاریخ دمشق: ۳۵/ ۱۲۸ ابوطیبہ اور شجاع دونوں مجہول راوی ہیں۔

''کیا آپ ان لڑکیوں پر محتاجگی کا خیال کرتے ہیں، جبکہ میں نے انہیں سورۂ واقعہ پڑھنے کا حکم دے رکھا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو اس سورت کو ہر رات پڑھا کرے گا وہ محتاج نہیں رہے گا۔''

سورۂ نبا وغیرہ کی فضیلت

اگر کسی کو نیند نہ آتی ہو تو سورۂ نبا (عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ) کی آیت: ﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا﴾ کو بار بار پڑھے، اللہ کے حکم سے نیند آ جائے گی۔ [1] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ نصف قرآن ہے۔ [2]

یعنی یہ سورت پڑھنے سے آدھے قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح وَالْعٰدِيٰتِ کا ثواب بھی ہے۔ [3]

اور فرمایا: ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ کو سوتے وقت پڑھا کرو، یہ تمہیں شرک سے بچائے گی۔ [4]

اور اس کے پڑھنے سے ربع قرآن (چوتھائی قرآن پڑھنے کا) ثواب ملتا ہے۔ [5]

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ چوتھائی قرآن ہے۔ [6]

---

[1] یہ قول بے اصل ہے، ممکن ہے بہشتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تجربہ ہو۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ماجاء في إذا زلزلت، رقم: ٢٨٩٤، یمان بن مغیرہ ضعیف الحدیث راوی ہے۔

[3] **اسناده ضعيف**، فضائل القرآن لأبي عبيد، ص: ١٤٤، ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[4] **حسن**، سنن ابي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول عند النوم، رقم: ٥٠٥٥؛ سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب منه في قراءة سورة الكافرون والسجدة...... ، رقم: ٣٤٠٣ وصححه ابن حبان: ٢٣٦٣ والحاكم: ١/ ٥٦٥، ٣/ ٥٣٨۔

[5] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ماجاء في إذا زلزلت، رقم: ٢٨٩٣، ٢٨٩٤، ٢٨٩٥، پہلی روایت میں حسن بن مسلم بن صالح العجلی مجہول ہے، دوسری میں یمان بن مغیرہ ضعیف ہے اور تیسری میں سلمہ بن وردان ضعیف راوی ہے۔

[6] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ماجاء في اذا زلزلت، رقم: ٢٨٩٥، سلمہ بن وردان ضعیف راوی ہے۔

سورۂ اخلاص: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ثلث قرآن ہے۔ [1]

یعنی اس کے پڑھنے سے تہائی قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ جو اس سورۂ کو ہمیشہ پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [2]

جو سوتے وقت دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ پڑھے گا تو قیامت کے روز اللہ اس کو دائیں جانب سے جنت میں داخل کرے گا۔ [3]

معوذتین ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پناہ مانگنے کے لیے بہترین سورتیں ہیں۔ [4]

جادو کئے ہوئے آدمی پر پڑھ کر دم کرنے سے وہ اچھا ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا۔ آپ نے ان دونوں سورتوں کو پڑھ پڑھ کر اپنے جسم مبارک پر دم کیا، جادو کا اثر دور ہوگیا۔ [5]

سوتے وقت آپ ان دونوں سورتوں کو ہتھیلیوں پر دم کر کے پورے جسم مبارک پر پھیر لیتے۔ اسی طرح یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔ [6]

اور اس کے بہت سے فضائل ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ؟ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ

---

[1] صحيح بخاری، كتاب فضائل القرآن، باب فضل قل هو الله احد، رقم: ٥٠١٣؛ صحيح مسلم، كتاب صلوٰة المسافرين وقصرها، باب فضل قرأة قل هو الله احد، رقم: ٨١١ (١٨٨٦)۔ [2] صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب الجمع بين السورتين فی الركعة......، رقم: ٢٧٧٤۔ [3] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الإخلاص وسورة إذا زلزلت، رقم: ٣٨٩٨، حاتم بن میمون ابو سہل ضعیف ہے۔

[4] **حسن**، سنن النسائی، كتاب الاستعاذة، باب ما جاء في سورتي المعوذتين، رقم: ٥٤٣٤؛ المعجم الكبير للطبرانی: ١٧/ ٣٤٣، رقم: ٩٤٣۔

[5] **اسناده ضعيف**، مسند عبد بن حميد: ٢٧١، تنبیہ: معوذتین کے دم کے بغیر جادو کا ذکر صحیح بخاری: ٥٧٦٣، ٥٧٦٥، وغیرہ میں موجود ہے۔

[6] صحيح بخاری، كتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوّذات، رقم: ٥٠١٧۔

قَطُّ: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی آیات اتری ہیں کہ ان کی مثل کبھی نہیں دیکھی گئیں اور وہ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ہیں۔

خاکسار مؤلّف کی ضروری گزارش

قارئین کرام! آپ اس مختصر تمہید میں دعاؤں کی اہمیت وحقیقت وفضائل اور اس کے آداب وشرائط وقبولیت کے مقامات مقدسہ واوقاتِ مبارکہ اور ذکر الٰہی کے فوائد، قرآن مجید کی تلاوت وخصائص کو پڑھ چکے ہیں۔ آئندہ صفحات میں قرآن مجید واحادیث رسول کی دعاؤں کو پڑھیں گے، لیکن دعاؤں کے سلسلہ کے شروع کرنے سے پہلے یہ بتادینا ضروری ہے کہ ان دعاؤں کا ماخذ قرآن مجید وصحاحِ ستہ، مشکوۃ اور حصن حصین وغیرہ معتبر کتابیں ہیں۔ جن کا ترجمہ وحاشیہ میں حوالہ ہے۔ بوقت ضرورت اصل کتاب میں بھی ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔ یہ کتاب قرآن کریم کی دعاؤں سے شروع کی گئی ہے، حتی الامکان ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ ہر دعا پر ہندسہ لگا کر حاشیہ میں بتایا ہے کہ اس دعا کو فلاں نبی نے فلاں ضرورت کے لیے پڑھا تھا۔ حدیثوں کی دعاؤں میں بھی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے...... جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ کی دعائیں الگ الگ لکھی گئی ہیں۔ پہلے ایک عنوان قائم کر کے اس دعا کی ترکیب وفضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور ہر ایک باب کی دعائیں ایک ہی باب میں جمع کر دی گئی ہیں، اور متعدد دعائیں نمبر وار درج کر دی گئی ہیں۔ اب آپ کو اختیار ہے چاہے سب دعاؤں کو پڑھیں یا بعض کو منتخب کر کے پڑھیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی مقصد کے لیے مختلف انداز اور طریقوں سے ارشاد فرمایا ہے۔ عام لوگوں اور معمولی اُردو خواں بھائیوں کی آسانی کے لیے دعاؤں کا ترجمہ بامحاورہ آسان اردو میں لکھ دیا ہے، تاکہ جو دعا اپنے مقصد وحاجت کے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة المعوذتين، رقم: ٨١٤ (١٨٩١) واللفظ له، سنن النسائى، كتاب الإستعاذه، باب ماجاء في سورتي المعوذتين، رقم: ٥٤٣٣۔

مطابق پائیں پڑھ لیا کریں۔ دراصل اردوخواں لوگوں کی سہولت کی غرض سے یہ کتاب لکھی ہے، ورنہ دعاؤں کی بہترین کتابیں موجود ہیں مگر عربی ہونے کی وجہ سے صرف عربی جاننے والے ہی پورا فائدہ اٹھاتے ہیں، یہ بیچارے پورے پورے فائدوں سے محروم یا ان لوگوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بندہ نے اس کی کو حتیٰ الامکان پورا کر دیا ہے۔ اب ہر معمولی پڑھا لکھا آدمی اس کتاب سے بحمد اللہ معلوم کر سکتا ہے کہ فلاں دعا کس وقت اور کس طرح پڑھنی چاہیے۔

اس کتاب کے لکھنے میں جس قدر محنت وجانفشانی اٹھانی پڑھی ہے، ان شاء اللہ میرا اللہ اس کا بدلہ عطا فرمائے گا۔ آپ حضرات سے صرف اتنی گزارش ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں خاکسار مولف سلمہ اللہ تعالیٰ کو یاد فرمائیں اور اس کی لغزشوں کو دامن اصلاح وعفو میں پوشیدہ کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرما کر موجبِ نجات بنائے، آمین۔

بماند سالہا ایں نظم و ترتیب
زما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے
غرض نقشے ست کز ما باد ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحب دلے روزے برحمت
کند در کار درویشاں دعائے

معترف تقصیر وطالب دعا
عبدالسلام سلمہ اللہ تعالیٰ بستوی
نزیل دہلی، مؤرخہ ۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

قرآن مجید کی دعائیں

ذیل میں قرآن مجید کی وہ دعائیں لکھی گئی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو خود تعلیم وتلقین فرمائی کہ اپنی ضرورتوں کو ہمارے سامنے اس طرح پیش کرو ہم قبول کر کے تمہاری حاجتوں کو پورا کر دیں گے۔

چنانچہ انہوں نے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حاجتیں اور مرادیں پوری فرمائیں۔

ہم بھی اگر انہیں دعاؤں کو پڑھ کر اپنی ضرورتوں کو اللہ کے دربار میں پیش کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ آپ ان دعاؤں کا ترجمہ وفوائد کا نوٹ دیکھ کر اپنی مطلوبہ دعائیں پڑھ لیا کیجئے۔ ہر دعا پر نمبر لگا دیئے گئے ہیں۔ جس سے ہر دعا الگ الگ پہچانی جاتی ہے۔ نماز وغیر نماز میں ہر وقت پڑھ سکتے ہیں، مگر رکوع وسجدے کی حالت میں قرآن مجید کی دعائیں نہ پڑھی جائیں، کیونکہ اس حالت میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت ہے۔ [1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، رقم: ٤٧٩، ٤٨٠ (١٠٧٤، ١٠٧٦)۔

طلب ہدایت اور بیماری کے لیے شفا کی دعا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

﴿۱﴾ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ③ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ④ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ⑤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ⑦﴾ [1]

''اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

ہر تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جو تمام جہان کی پرورش کرنے والا ہے۔ نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ دکھا ہم کو سیدھا راستہ (یعنی) ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، نہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا، اور نہ ان کا جو بھٹکنے والے ہیں۔''

قبول عبادت، حصول ایمان اور طلب ہدایت کی دعا

یہ دعا حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہما السلام کی ہے جو انہوں نے بیت اللہ شریف بناتے ہوئے اللہ کے حضور کی تھی:

﴿۲﴾ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۱۲۷ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا

[1] ١/ الفاتحة: ١-٧۔ (اس سورت کی فضیلت مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾ ❶

''اے ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما، تو ہی سننے جاننے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنا فرماں بردار بنالے، اور ہماری اولادوں میں سے بھی ایک جماعت اپنی فرماں بردار بنا اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا، اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا بڑا مہربان ہے۔''

قبول ایمان کی دعا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی دعا ہے:

﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾﴾ ❷

''اے ہمارے رب! ہم نے مان لیا جو کچھ آپ نے نازل فرمایا اور ہم نے رسول کی پیروی کی ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔''

توفیق قبولیت ایمان کی یہ دعا ہے، جو حضرت نجاشی (بادشاہ حبشہ) اور ان کے درباری نے کی تھی۔ ❸

یہ دو آیتوں میں ہے، درمیان میں کچھ الفاظ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَ نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾﴾ ❹

''اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، پس ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ لے، اور ہم خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں داخل کرے گا نیک لوگوں کے ساتھ۔''

---

❶ ٢/ البقرة: ١٢٧-١٢٨۔ ❷ ٣/ آل عمران: ٥٣۔ ❸ تفسیر طبری: ٧/ ٥ ونسخه أخرى: ٤/ ٦٣٥ وسنده حسن۔ ❹ ٥/ المائده: ٨٣-٨٤۔

توفیق عمل صالح اور اطمینان قلب کی دعا

یہ نیک بندوں کی دعا ہے:

﴿۵﴾ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ [1]

''اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔''

انجام بخیر اور عمل صالح کی توفیق کی دعا

یہ حضرت داود علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۶﴾ ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ [2]

''اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہیں اور اس بات کی کہ میں نیک عمل کروں جن سے تو خوش رہے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرمالے۔''

انجام بخیر ہونے کی دعا

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا ہے جو رحلت سے پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور کی تھی:

﴿۷﴾ ﴿فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ﴾ [3]

''اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! تو دنیا و آخرت میں میرا ولی اور

---

[1] ۲۵/ الفرقان: ۷۴۔ [2] ۲۷/ النمل: ۱۹۔ [3] ۱۲/ یوسف: ۱۰۱۔

کارساز ہے، تو مجھے حالتِ اسلام میں فوت کر اور نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔"

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا

اس دعا میں دونوں جہان کی بھلائی طلب کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ اس کو اکثر پڑھا کرتے تھے۔ [1]

(۸) ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ [2]

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

طلب رحم و مغفرت کی دعا

یہ رسولوں اور مومنوں کی دعا ہے:

(۹) ﴿سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴾ [3]

"ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔"

یہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی دعا ہے۔ اس دعا میں انہوں نے اپنی خطاؤں کی معافی چاہی ہے:

(۱۰) ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾ [4]

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا (تو بخش دے) اگر ہمیں نہ بخشے گا اور نہ رحم فرمائے گا تو ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

یہ نیک بندوں کی دعا ہے:

---

[1] صحیح بخاری: ٦٣٨٩؛ صحیح مسلم: ٢٦٩٠۔ [2] ٢/ البقرة: ٢٠١۔
[3] ٢/ البقرة: ٢٨٥۔ [4] ٧/ الاعراف: ٢٣۔

(۱۱) ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ [1]

''اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا بتائی گئی:

(۱۲) ﴿رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ [2]

''اے میرے پروردگار! تو بخش دے اور رحم فرما اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔''

(۱۳) ﴿رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ [3]

''اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔''

یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے:

(۱۴) ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ﴾ [4]

''اے میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ان لوگوں کو بھی جو میرے گھر میں بحالت ایمان داخل ہوئے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی۔''

رحم و مغفرت، آسانی اور دشمنوں پر فتحیابی کی دعا

ان درج ذیل آیات کی احادیث میں بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

---

[1] ۲۳/ المؤمنون: ۱۰۹۔

[2] ۲۳/ المؤمنون: ۱۱۸۔

[3] ٦٦/ التحریم: ۸۔ [4] ۷۱/ نوح: ۲۸۔

خزانے میں سے یہ آیتیں ہیں۔ ❶

حدیث میں ہے کہ اس دعا کی ہر درخواست پر اللہ تعالیٰ نے قَدْ قَبِلْتُ فرمایا، یعنی ہم نے قبول کیا۔ ❷

﴿۱۵﴾ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾﴾ ❸

''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہمیں نہ پکڑنا۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولیٰ (مالک) ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔''

توبہ واستغفار کی دعا

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، جبکہ وہ کوہ طور سے تشریف لے آئے تھے۔

﴿۱۶﴾ ﴿اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ﴾ ❹

''تو ہی ہمارا آقا ہے، پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی نیکی لکھ دے اور آخرت میں بھی، بے شک ہم تیری طرف لوٹ آئے ہیں۔''

---

❶ **اسنادہ حسن**، مسند احمد: ٥/ ٣٨٣؛ صحیحہ ابن خزیمہ: ٢٦٣، ٢٦٤ وابن حبان: ١٦٩٧۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تجاوز عن حدیث النفس والخواطر……، رقم: ١٢٦ (٣٣٠) قد قبلت کے بجائے "قد فعلت" کے الفاظ ہیں۔

❸ ٢/ البقرة: ٢٨٦۔ ❹ ٧/ الاعراف: ١٥٥۔١٥٦۔

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۱۷﴾ ﴿رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ﴾ [1]

''اے میرے رب! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے۔''

مغفرت، انجام بخیر و حصول جنت کی دعا

یہ عرش اٹھانے والے فرشتوں کی دعا ہے:

﴿۱۸﴾ ﴿رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ اِلَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ [2]

''اے ہمارے رب! تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے، تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور اُنہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے پروردگار! تو انہیں ہمیشگی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو بھی جو ان کے آباء واجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے نیک ہوئے ہیں۔ بے شک تو ہی ہے زبردست حکمت والا اور انہیں تمام تکلیفوں (برائیوں) سے بچا لے، اور جن کو تو نے اس دن تکالیف (برائیوں) سے بچا لیا تو، تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

استقامت اور طلب رحمت کی دعا

اس دعا میں استقامتِ حق کی تعلیم ہے، اِسے ضرور پڑھنا چاہیے۔

---

[1] ۲۸/ القصص: ۱٦۔ [2] ٤۰/ المؤمن: ۷۔۹۔

(۱۹) ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ﴾ [1]

''اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا مت کر اور اپنی جانب سے مہربانی عطا فرما، یقیناً تو بہت دینے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! تو سب لوگوں کو ایک ایسے دن جمع کرے گا کہ جس کے آنے میں کوئی شک نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔''

نیک مسلمانوں کی دعا ہے:

(۲۰) ﴿ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ﴾ [2]

''اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور آگ کے عذاب سے بچا۔''

(۲۱) ﴿ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ﴾ [3]

''اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، تو پاک ہے، پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے پروردگار! تو جسے دوزخ میں ڈالے تو یقیناً تو نے اسے رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے سنا ایک پکارنے والے کو جو ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ اپنے

---

[1] ۳/ آل عمران: ۸۔۹۔ [2] ۳/ آل عمران: ۱۶۔ [3] ۳/ آل عمران: ۱۹۱۔۱۹۴۔

رب پر ایمان لے آ ؤ! تو ہم ایمان لائے، پس تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہماری برائیوں کو دور کر دے اور ہماری موت نیک لوگوں کے ساتھ کر۔ اے ہمارے پروردگار! اور ہمیں وہ دے جس کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔"

یہ اصحاب کہف کی دعا ہے:

﴿۲۲﴾ ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ۝﴾ [1]

"اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی مہیا کر۔"

توفیق عمل صالح، اولاد صالح و استقامت کی دعا

یہ نیک بندوں کی دعائیں ہیں:

﴿۲۳﴾ ﴿رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰىهُ وَ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَ اِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۝﴾ [2]

"اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی ہے اور اس بات کی توفیق دے کہ ایسا نیک عمل کروں جس سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا، بیشک میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔"

حصول حکومت و سلطنت کی دعا

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اس دعا کی تعلیم فرمائی، اس کے پڑھنے سے بادشاہت یا عزت ملے گی۔

---

[1] ۱۸/ الکهف: ۱۰۔ [2] ٤٦/ الأحقاف: ۱۵۔

﴿۲۴﴾ ﴿اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝﴾ 1

''اے اللہ! تمام جہان کے مالک! تو ہی جسے چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہی چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے، تو ہی ہر چیز پر قادر ہے، تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے اور تو ہی نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور تو ہی نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔''

دشمنوں سے نجات، ان پر غلبہ اور فتحیابی کی دعا

دشمنوں پر فتحیابی کے لیے حضرت داود علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی، جس وقت جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تھا۔ جنگ کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۲۵﴾ ﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ 2

''اے ہمارے رب! ہمیں صبر دے اور ہمارے قدموں کو جمائے رکھ اور کافر قوم پر ہماری مدد فرما۔''

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یہ دعا ہے، لڑائی کے وقت اسے پڑھنا چاہیے:

﴿۲۶﴾ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ 3

---

1 ۳/ آل عمران: ۲۶۔۲۷۔ 2 ۲/ البقرة: ۲۵۰۔ 3 ۳/ آل عمران: ۱۴۷۔

''اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور جو ہمارے کاموں میں ہم سے زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمارے قدموں کو جمائے رکھ اور کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرما۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے:

۲۷ ﴿رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۱﴾﴾ [1]

''اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات دے۔''

دشمنوں پر غلبہ کے لیے حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی:

۲۸ ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾﴾ [2]

''اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔''

یہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی دعا ہے اور دشمنوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے مجرب ہے:

۲۹ ﴿عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۵﴾ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾﴾ [3]

''ہم نے اللہ ہی پر بھروسا کیا۔ اے ہمارے رب! ہمیں ان ظالموں کے واسطے فتنہ نہ بنا، اور ہمیں اپنی رحمت سے ان کافر لوگوں سے نجات دے۔''

ظالموں سے نجات حاصل کرنے کی دعا

یہ کمزور مسلمانوں کی دعا ہے جو مکہ میں مجبوراً مقیم تھے۔ ظالموں سے نجات حاصل کرنے کے لیے یہ دعا مجرب ہے:

۳۰ ﴿رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۙۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾﴾ [4]

---

[1] ۲۸/ القصص: ۲۱۔ [2] ۷/ الاعراف: ۸۹۔

[3] ۱۰/ یونس: ۸۵۔۸۶۔ [4] ٤/ النساء: ۷۵۔

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ہم پر ظلم کرتے ہیں اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حمایتی اور مددگار بنادے۔''

یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے:

﴿۳۱﴾ ﴿رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝﴾ ❶

''اے میرے رب! مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنا۔''

ظالموں کی معیت سے پناہ مانگنے کی دعا

یہ اعراف والوں کی دعا ہے:

﴿۳۲﴾ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝﴾ ❷

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم قوم کے ساتھ نہ کر۔''

کافروں کے ظلم اور فتنے سے بچنے کی دعا

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے زمانے کے مسلمانوں کی دعا ہے:

﴿۳۳﴾ ﴿رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَیْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝﴾ ❸

''اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی جانب رجوع کرتے ہیں اور تیری طرف لوٹنے والے ہیں۔''

﴿۳۴﴾ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝﴾ ❹

''اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال، اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔''

---

❶ ۲۳/ المؤمنون: ۹۴۔ ❷ ۷/ الاعراف: ۴۷۔
❸ ۶۰/ الممتحنة: ۴۔ ❹ ۶۰/ الممتحنة: ۵۔

مفسد لوگوں پر فتح حاصل کرنے کی دعا

حضرت لوط علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۳۵﴾ ﴿رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝۳۰﴾ [1]

''اے میرے پروردگار! اس مفسد قوم پر میری مدد فرما۔''

اپنی نجات اور دشمنوں کی ہلاکت کی دعا

یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۳۶﴾ ﴿رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ ۝۱۱۷ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۱۱۸﴾ [2]

''اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلایا، پس تو میرے اور ان کے درمیان قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ایمان والے ساتھیوں کو ان سے نجات دے۔''

بے دین کی صحبت سے نجات پانے کی دعا

یہ حضرت لوط علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۳۷﴾ ﴿رَبِّ نَجِّنِیْ وَ اَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝۱۶۹﴾ [3]

''اے میرے رب! مجھے اور میرے گھرانے کو ان کاموں کے وبال سے نجات دے جو یہ کر رہے ہیں۔''

مصیبت کے وقت صبر و ایمان پر ثابت قدمی کی دعا

فرعون کے جادوگروں کی دعا ہے، جب کہ وہ ایمان لے آئے تھے۔ فرعون نے انہیں قتل کی دھمکی دی تو انہوں نے ایمان پر ثابت قدمی کی توفیق اللہ سے طلب کی۔ مصیبت کے

---

[1] ۲۹/ العنکبوت: ۳۰۔ [2] ۲۶/ الشعراء: ۱۱۷۔۱۱۸۔

[3] ۲۶/ الشعراء: ۱۶۹۔

وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۳۸﴾ ﴿رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ۝۱۲۶﴾ ❶

''اے ہمارے رب! تو ہم پر صبر ڈال دے اور ہمیں حالت اسلام میں فوت کرنا۔''

علم میں اضافے کی دعا

یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے۔ علم میں اضافے کے لیے یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

﴿۳۹﴾ ﴿رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا ۝۱۱۴﴾ ❷

''اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ کر دے۔''

طلب رزق کی دعا

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے جو انہوں اپنی اُمت کے طلب رزق کیلئے کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر ان کیلئے آسمان سے کھانا نازل فرمایا تھا۔ طلب رزق کیلئے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۴۰﴾ ﴿رَبَّنَآ اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوۡنُ لَنَا عِيۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنۡكَ ۚ وَارۡزُقۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۝۱۱۴﴾ ❸

''اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما کہ وہ ہمارے لیے، ہمارے پہلوں اور پچھلوں کیلئے خوشی کی بات ہو جائے اور تیری جانب سے نشانی ہو جائے اور ہمیں روزی عطا فرما اور تو سب دینے والوں سے بہتر دینے والا ہے۔''

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، طلب رزق کے لیے مجرب ہے:

﴿۴۱﴾ ﴿رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ۝۲۴﴾ ❹

---

❶ ۷/ الاعراف: ۱۲۶۔ ❷ ۲۰/ طٰہٰ: ۱۱۴۔

❸ ۵/ المائدہ: ۱۱۴۔ ❹ ۲۸/ القصص: ۲۴۔

''اے میرے رب! تو جو چیز بھی میری طرف نازل فرمائے میں اس کا حاجت مند ہوں۔''

طلب اولاد کی دعا

حضرت زکریا علیہ السلام نے طلب اولاد کیلئے یہ دعا مانگی تھی، جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر حضرت یحییٰ علیہ السلام عطا فرمائے۔ طلب اولاد کیلئے یہ دعا مجرب ہے:

﴿۴۲﴾ ﴿رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیۡعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾﴾ [1]

''اے میرے پروردگار! اپنی جانب سے مجھے نیک اولاد عطا فرما، تو ہی دعا کا سننے والا ہے۔''

یہ زکریا علیہ السلام کی دعا ہے، طلب اولاد کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۴۳﴾ ﴿رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ﴿۸۹﴾﴾ [2]

''اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا مت چھوڑ تو سب سے بہتر وارث ہے۔''

ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے جو طلب اولاد کے لیے کی گئی تھی اور قبول ہوئی، پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ طلب اولاد صالح کے لیے یہ مجرب ہے:

﴿۴۴﴾ ﴿رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰۰﴾﴾ [3]

''اے میرے رب! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔''

بڑے کاموں کے سرانجام کی توفیق شرح صدر اور عقدہ کشائی کی دعا

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے، جو دل کے روشن اور زبان میں قوت گویائی پیدا کرنے کے لیے مجرب ہے:

﴿۴۵﴾ ﴿قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿۲۶﴾ وَ احۡلُلۡ

---

[1] ۳/ آل عمران: ۳۸۔ [2] ۲۱/ الانبیاء: ۸۹۔ [3] ۳۷/ الصافات: ۱۰۰۔

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝﴾ [1]

''اے میرے رب! میرے سینے کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے، تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔''

والدین کے لیے مغفرت کی دعا

والدین کے حق میں دعا کرنے کی تعلیم ہے:

﴿۲۶﴾ ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِيْرًا ۝﴾ [2]

''اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔''

اپنے اور والدین اور تمام مسلمانوں کے لیے برکت اور مغفرت طلب کرنے کی دعا

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے، جبکہ آپ اپنے اہل وعیال کو مکہ مکرمہ میں چھوڑ گئے تھے۔

﴿۲۷﴾ ﴿اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝﴾ [3]

''بے شک میرا رب دعا سننے والا ہے۔ اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی۔ اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ اور مومنوں کو بخش دے جس دن حساب قائم ہو۔''

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا ہے، جو انہوں نے اپنے بھائیوں کی بدسلوکی کو نہایت

---

[1] ۲۰/ طٰهٰ: ۲۵۔۲۸۔ [2] ۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۴۔ [3] ۱۴/ ابراهیم: ۳۹۔۴۱۔

فراخدلی سے درگزر کرتے ہوئے کی تھی:

﴿۴۸﴾ ﴿ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝۹۲ ﴾ 1

''اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے، وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔''

یہ فرشتوں کی دعا ہے، جوانہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی تھی:

﴿۴۹﴾ ﴿ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝۷۳ ﴾ 2

''اے اہل بیت! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں، بے شک اللہ قابلِ تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

انجام بخیر اور والد کے لیے مغفرت مانگنے کی دعا

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے:

﴿۵۰﴾ ﴿ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝۸۳ ۙ وَ اجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝۸۴ ۙ وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝۸۵ ۙ وَ اغْفِرْ لِاَبِيْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝۸۶ ۙ وَ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝۸۷ ۙ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ۝۸۸ ۙ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝۸۹ ؕ ﴾ 3

''اے میرے رب! مجھے قوت فیصلہ (حکمت) عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کردے اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ اور مجھے جنت کے وارثوں میں سے بنادے اور میرے باپ کو بخش دے، بے شک وہ گمراہوں میں سے تھا اور مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگوں کو کھڑا کیا جائے گا، جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد، لیکن (وہی کامیاب ہوگا) جو اللہ کے پاس بے عیب دل لے کر آئے گا۔''

---

1 ۱۲/ یوسف: ۹۲۔ 2 ۱۱/ ھود: ۷۳۔ 3 ۲۶/ الشعراء: ۸۳، ۸۹۔

درخواست بے جا کی معافی کی دعا

نوح علیہ السلام کی دعا ہے، جب بیٹے کنعان کو ڈوبتے دیکھا تو اس کی نجات کے لیے دعا کی تھی، اللہ نے منع فرما دیا۔ اس سوال کی معافی کی دعا ہے:

(۵۱) ﴿رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝﴾ [1]

''اے میرے رب! میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو۔ (تو مجھے بخش دے) اور اگر تو نہیں بخشے گا اور نہ رحم فرمائے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔''

دعائے برکت

یہ نوح علیہ السلام کی دعا ہے۔ طوفان نوح ختم ہوا اور کشتی نوح جودی پہاڑ پر ٹھہری تو حضرت نوح علیہ السلام نے اترتے وقت یہ دعا کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ زمین از سر نو آباد ہو گئی۔

(۵۲) ﴿رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝﴾ [2]

''اے میرے پروردگار! مجھے بابرکت جگہ اتارنا اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔''

سلب مرض کی دعا

یہ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ہے، مصیبت میں یہ دعا پڑھنی چاہیے:

(۵۳) ﴿اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝﴾ [3]

''بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔''

---

[1] ۱۱/ ھود: ٤٧۔ [2] ۲۳/ المؤمنون: ۲۹۔

[3] ۲۱/ الانبیاء: ۸۳۔

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

گھر سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے، یہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت مانگی تھی۔ جب آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے جا رہے تھے۔ [1]

﴿54﴾ ﴿ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۰﴾ ﴾ [2]

''اے میرے رب! تو مجھے جہاں بھی لے جائے سچائی کے ساتھ اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکالے تو سچائی کے ساتھ اچھی طرح نکال، اور میرے لیے اپنے پاس سے غلبہ اور مددگار مقرر فرما دے۔''

دوزخ سے پناہ مانگنے کی دعا

یہ اُن نیک بندوں کی دعا ہے جو دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں:

﴿55﴾ ﴿ رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَہَنَّمَ ٭ اِنَّ عَذَابَہَا کَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّہَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾ ﴾ [3]

''اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کے عذاب کو ہٹا لے، بے شک دوزخ کا عذاب لازم ہونے والا ہے۔''

عذاب الٰہی سے محفوظ رہنے اور طلب نجات کی دعا

یہ یونس علیہ السلام کی دعا ہے، اس کو ہمیشہ پڑھنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس دعا کو پڑھے گا اس کی دعا قبول ہوگی۔ [4]

﴿56﴾ ﴿ لَآ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ٭ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۸۷﴾ ﴾ [5]

''نہیں کوئی معبود مگر تو ہی ہے، تیری پاکی بیان کرتے ہیں، بے شک میں قصوروار ہوں۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورۃ الاسراء، رقم: ۳۱۳۹۔ قابوس ضعیف راوی ہے۔ [2] ۱۷/ بنی اسرائیل: ۸۰۔ [3] ۲۵/ الفرقان: ۶۵-۶۶۔

[4] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم: ۳۵۰۵، کما تقدم۔

[5] ۲۱/ الانبیاء: ۸۷۔

طلب مدد

یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے:

﴿۵۷﴾ ﴿اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴾ [1]

''اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان اس چیز کا فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔''

مسلمانوں کے حق میں اور حسد دور کرنے کی دعا

بعد والے مسلمان اپنے سے پہلے والے مسلمانوں کے لیے دعا کر رہے ہیں:

﴿۵۸﴾ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴾ [2]

''اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان والوں کی بابت ہمارے دلوں میں کینہ نہ ڈال۔ اے ہمارے رب! یقیناً تو بڑا شفیق اور مہربان ہے۔''

برائی اور حاسدوں کے شر سے پناہ چاہنے کی دعا

اس سورت کی فضیلت شروع کتاب میں بیان کر دی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿۵۹﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾

''آپ کہہ دیجیے! میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے مالک کی تمام مخلوق کی برائی سے

---

[1] ۳۹/ الزمر: ۴۶۔ [2] ۵۹/ الحشر: ۱۰۔ [4] ۱۱۳/ الفلق: ۱۔۵۔

اور اندھیری رات کی برائی سے، جبکہ آ جائے اور عورتوں کی برائی جو گرہوں میں پھونک مارنے والیاں ہیں اور حاسد کی برائی سے، جبکہ حسد کرے۔"

شیطانی وسوسہ دور کرنے کی دعا

یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا ہے:

(۶۰) ﴿ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ ﴾ [1]

"اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۰﴾

(۶۱) ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ ﴾ [2]

"آپ کہہ دیجیے! میں پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے جنوں اور انسانوں میں سے۔"

خاتمہ دعا پر اللہ کی حمد

(۶۲) ﴿ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ ﴾ [3]

"اے اللہ! تو پاک ہے، اور ان کی آپس میں دعا سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔"

---

[1] ۲۳/ المؤمنون: ۹۷-۹۸۔ [2] ۱۱۴/ الناس: ۱-۶۔ [3] ۱۰/ یونس: ۱۰۔

دوسری منزل

احادیث کی دعائیں

اس منزل میں حدیث رسول ﷺ کی دعاؤں کا ذکر ہے، قارئین کرام ان دعاؤں کو بتائے ہوئے طریقے کے مطابق پڑھیں۔

سو کر اٹھنے کی دعا

ان دعاؤں کو بیدار ہوتے وقت پڑھنا چاہئے، خواہ تمام پڑھ لیں یا جو چاہیں پڑھیں!
رسول اللہ ﷺ جب رات کو جاگتے تو معشرات سبعہ پڑھتے، یعنی دس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دس مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور دس مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر دس مرتبہ اس دعا کو پڑھتے: ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ)) ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا اور آخرت کی تنگیوں سے۔'' [1]

رسول اللہ ﷺ جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۶۳﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ)) [2]

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا، اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ جاگنے کے بعد یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

﴿۶۴﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَعَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ

---

[1] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الادب، باب ما یقول اذا اصبح، رقم: ٥٠٨٥؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من ضیق المقام یوم القیامة، رقم: ٥٥٣٧۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب ماذا یقول اذا نام، رقم: ٦٣١٢؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، رقم: ٢٧١١ (٦٨٨٧)۔

وَاَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ)) [1]

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے میری جان (دوبارہ) لوٹائی، بدن میں عافیت دی اور مجھے اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی۔''

رات کے کسی حصے میں بیداری پر رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۶۵﴾ ((لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحَانَكَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَأَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ)) [2]

''(اے اللہ!) تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، تو پاک ہے، اے اللہ! میں اپنے گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا سائل ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا مت کرنا اور مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقینا تو ہی عطا کرنے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو یہ دعا بیداری کے بعد پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے۔''

﴿۶۶﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْیَقْظَةَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِیًّا اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) [3]

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے نیند اور بیداری کو پیدا کیا، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے صحیح سالم اٹھا دیا۔ میں گواہی دیتا ہوں

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب منه (باسمك ربی......) رقم: ۳٤۰۱؛ عمل اليوم والليلة للنسائی: ۸٦٦، سفیان بن عیینہ اور ابن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[2] **اسناده حسن**، سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب مايقول الرجل اذا تعارمن الليل، رقم: ۵۰٦۱؛ عمل اليوم والليلة للنسائی: ۸٦۵۔

[3] **اسناده ضعيف جدا**، عمل اليوم والليلة لابن السنی، ۱/ ٤۷، ٤۸، رقم: ۱۳؛ کتاب الأذكار للنووی: ٤۰، نتائج الافكار لابن حجر: ۱/ ۱۱٤، ۱۱۵، محمد بن عبیداللہ العرزمی متروک الحدیث راوی ہے۔

کہ اللہ ہی مُردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے، پھر وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز قبول ہوگی۔"

﴿۶۷﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [1]

"کوئی معبود نہیں مگر اللہ اکیلا معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

﴿۶۸﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ)) [2]

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری جان لوٹا دی، اس کو نیند میں نہیں مارا۔ ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کو گرنے سے روکے ہوئے ہے، اگر وہ گر جائیں تو اس کے سوا کوئی روکنے والا نہیں ہے، وہ بڑا بردبار اور غفور ہے۔ اللہ کی تعریف ہے جو آسمان کو زمین پر گرنے سے اپنے حکم سے روکے ہوئے ہے، وہ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق اور مہربان ہے۔"

رات کو آنکھ کھل جانے کے بعد کی دعا

جب رات کو نیند سے بیدار ہو تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر سورۂ آل عمران کی آخری

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعارّ من الليل فصلّى، رقم: ۱۱۵٤۔

[2] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ۱/ ٥٤٨؛ ابن حبان: ٥٥٣٣؛ الموارد: ۲۳٦۲؛ عمل اليوم والليلة لإبن السنى: ۱/ ٤٦، ٤٧، رقم: ۱۲؛ مسند ابى يعلى: ۱۷۹۱؛ ادب المفرد للبخارى: ۱۲۱٤؛ عمل اليوم والليلة للنسائى: ۸٥٤، ابوالزبیر مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

آیتیں: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ سے لے کر آخر تک پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو ان کو پڑھتے تھے۔ [1]

وہ آیتیں یہ ہیں:

[69] ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ ۭ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّيْ لَآ أُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ أُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۣ ثُمَّ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ۝ وَ إِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَآ أُنْزِلَ

---

[1] صحيح بخاری، کتاب الوضوء، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره، رقم: ۱۸۳؛ صحيح مسلم، كتاب صلوٰة المسافرين وقصرها، باب صلوٰة النبی ودعائه بالليل، رقم: ۱۷۹۹۔

اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ [1]

''بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے ہیر پھیر میں عقلندوں کے لیے نشانیاں ہیں، جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں کروٹوں پر لیٹے اور آسمانوں وزمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے بیکار اور بے فائدہ نہیں بنایا ہے، تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے پالنے والے! تو نے جسے جہنم میں ڈالا تو یقیناً اُسے ذلیل ورسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ ایک منادی کرنے والا ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لے آؤ! پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور فرمادے اور ہماری موت نیک لوگوں کے ساتھ کردے۔ ہمارے پروردگار! تو ہمیں وہ دے جس کا تو نے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی زبانی اور ہمیں قیامت کے دن رسوا اور ذلیل نہ کرنا، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا، ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی (اور فرمایا:) تم میں سے کسی کام کرنے والے مرد یا عورت کے کام کو ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک ہی ہو، پس جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور جنہیں اس راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید ہو گئے، میں ضرور بالضرور ان کی برائیاں دور کردوں گا اور ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ثواب اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ

---

[1] ۳/ آل عمران: ۱۹۰۔۲۰۰۔

ہی کے پاس بہترین ثواب ہے، تجھے کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا فریب میں نہ ڈال دے، یہ تو بہت ہی تھوڑا افائدہ ہے اس کے بعد ان کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے اور وہ جگہ بری ہے، لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کی طرف سے یہ مہمانی ہے اور نیک لوگوں کے لیے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہت ہی بہتر ہے اور یقینا اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور تمہاری طرف جو اترا اور ان کی جانب جو نازل ہوا اس پر بھی، اللہ سے ڈرنے والے ہیں، اور اللہ کی آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر بیچتے بھی نہیں، ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے، یقینا اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو، اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔''

(۷) ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) [1]

''اے اللہ میرے دل میں روشنی پیدا کر دے اور میرے کان اور میری آنکھ میں نور ڈال دے اور میری دائیں طرف روشنی اور بائیں طرف روشنی کر دے اور میرے آگے اور پیچھے روشنی کر دے اور قیامت کے دن میری روشنی کو بہت زیادہ کر دے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی رات کو بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے، پھر جو دعا کرے قبول ہوتی ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء اذا انتبه من اللیل، رقم: ٦٣١٦؛ صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل، رقم: ٨٦٣ (١٧٨٨، ١٧٩٤)۔

(۷۱) ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ)) [1]

''کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ اکیلا معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے لیے پاکی اور تعریف ہے۔ اکیلا معبود ہے اور اللہ بہت بڑا ہے۔ برائی سے بچنے کی طاقت نہیں اور نہ نیکی کرنے کی قوت ہی ہے مگر اللہ کی توفیق سے۔ اے اللہ! مجھے معاف کردے۔''

کروٹ بدلنے کی دعا

(۷۲) جو شخص کروٹ بدلتے وقت دس مرتبہ بسم اللہ، دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ پڑھے گا تو خوف وگناہ کی باتوں سے بچالیا جائے گا۔ [2]

قضائے حاجت کے وقت کی دعا

بیت الخلاء میں جن وشیاطین رہا کرتے ہیں، [3] ان کے شر وفساد سے بچنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ان درج ذیل دعاؤں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ [4]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعارّ من الليل، رقم: ١١٥٤۔

[2] **اسناده ضعيف**، المعجم الأوسط للطبرانی، ٦/ ٣٤٨ رقم: ٩٠١٣، ٩٠١٧؛ مجمع الزوائد، ١٠/ ١٢٨۔ ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہیں اور مقدام بن داود متکلم فیہ راوی ہے۔ [3] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل، إذا دخل الخلاء، رقم: ٦؛ سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا دخل الخلاء، رقم: ٢٩٦۔

[4] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الجمعة، باب ماذكر من التسمية عند دخول الخلاء، رقم: ٦٠٦؛ سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب مايقول الرجل إذا دخل الخلاء، رقم: ٢٩٧، ابواسحاق مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں، نیز امام ترمذی فرماتے ہیں: "اسناده ليس بذاك القوى"

نوٹ: بیت الخلا جاتے وقت ''بسم اللہ'' پڑھنے والی تمام روایات سنداً ضعیف ہیں۔ (واللہ اعلم)

﴿۷۳﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ناپاک جنوں اور جنّیوں سے۔''

جب قضائے حاجت سے فارغ ہوکر باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے:

﴿۷۴﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ)) [2]

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کردی اور عافیت بخشی۔''

﴿۷۵﴾ رسول اللہ ﷺ بیت الخلا سے باہر تشریف لاکر یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

((غُفْرَانَكَ)) [3]

﴿۷۶﴾ ((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی مِنِّیْ قُوَّتَهٗ وَاَذْهَبَ عَنِّیْ اَذَاهُ غُفْرَانَكَ)) [4]

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھانے کی لذت چکھائی اور اس کی قوت مجھ میں باقی رکھی اور تکلیف دہ چیز کو دور کردیا، (اے اللہ!) ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب ما یقول عندالخلاء، رقم: ۱٤۲؛ صحیح مسلم، کتاب الطھارة، باب ما یقول اذا اراد دخول الخلاء، رقم: ۳۷۵ (۸۳۱)۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، رقم: ۳۰۱، اسماعیل بن مسلم المکی ضعیف الحدیث راوی ہے۔

[3] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب مایقول الرجل إذا خرج من الخلاء، رقم: ۳۰؛ سنن الترمذی، کتاب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، رقم: ۷؛ سنن ابن ماجه، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، رقم: ۳۰۱۔

[4] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة لإبن السنی: ۱/ ٦٥ رقم: ۲۵؛ کتاب الدعاء للطبرانی: ۳۷۰؛ نتائج الأفكار لإبن حجر: ۱/ ۲۲۰ وضعفهٗ، حبان بن علی العنزی ضعیف اور اسماعیل بن رافع منکر الحدیث ہے۔

وضو کی دعائیں

بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کریں۔ (1) اثنائے وضو میں، یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے رہیے۔ رسول اللہ ﷺ وضو کرتے وقت اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿77﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ)) (2)

''اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کر دے، میرے گھر میں کشادگی عطا فرما اور میری روزی میں برکت عطا فرما۔''

وضو تیمم اور غسل سے فارغ ہو جانے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کر کے یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔''

﴿78﴾ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)) (3)

''میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی اکیلا عبادت کے لائق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں اور پاک رہنے والوں میں سے بنا دے۔''

---

(1) **اسناده صحيح**، سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب التسمية عند الوضوء، رقم: ٧٨ وصححه ابن خزيمه: ١٤٤ وابن حبان: ٦٥٤٤، **نیز دیکھئے** سنن ابن ماجه: ٣٩٧ وسنده حسن۔

(2) **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة للنسائي: ٨٠؛ عمل اليوم والليلة لابن السني: ١/ ٧١ رقم: ٢٨ ابومجلز کی سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت میں نظر ہے۔ **تنبیه**: اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو اس کا تعلق نماز سے ہے نہ کہ وضو سے۔ (واللہ اعلم) (3) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، رقم: ٢٣٤ (٥٥٣)۔ **تنبيه**: "اللهم اجعلني من التوابين ...... إلخ" کے الفاظ صحیح مسلم کے نہیں ہیں، بلکہ سنن الترمذی کتاب الطهارة باب ما يقال بعد الوضوء رقم: ٥٥، کے ہیں، اور اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ ابوادریس الخولانی اور ابوعثمان (سعید بن ہانی) دونوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا، نیز امام ترمذی فرماتے ہیں: "وهذا حديث في إسناده اضطراب"

وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) [1]

''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں۔''

مسجد کی طرف جانے کی دعا

نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے اس دعا کو پڑھنا مسنون ہے۔ رسول اللہ ﷺ اسے پڑھا کرتے تھے، نیز فجر کی سنتوں کے بعد بھی اسے پڑھنا چاہیے، کیونکہ حدیث میں فجر کی سنتوں کا بھی ذکر ہے۔

﴿٧٩﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَلَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّدَمِيْ نُوْرًا وَّشَعْرِيْ نُوْرًا وَّبَشَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا)) [2]

''اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کردے، میری آنکھ میں نور کردے، میرے

---

[1] **اسناده صحيح** السنن الكبرى للامام النسائى: ٩٩٠٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٦٤؛ نتائج الافكار للابن حجر: ١/ ٢٤٥ وقال: "هذا حديث صحيح الاسناد"

[2] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، باب الدعاء إذا نتبه من الليل، رقم: ٦٣١٦؛ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، رقم: ٧٦٣ (١٧٨٨)۔

تنبیہ: اس دعا کے محل کے تعین میں کچھ اختلاف ہے، لیکن نماز کے لیے (مسجد) جاتے ہوئے مذکورہ دعا پڑھنے کا ذکر سنن ابی داود، كتاب التطوع، باب في صلاة الليل، رقم: ١٣٥٣ وسنده صحيح، میں موجود ہے۔ (ندیم ظہیر)

کانوں میں نور کر دے، میرے دائیں جانب اور بائیں جانب نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے لیے نور ہی نور کر دے، میری زبان میں نور اور میرے پٹھوں میں نور کر دے، میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور کر دے، میرے بالوں میں نور اور میرے چمڑے میں نور کر دے، میری جان میں نور کر دے اور میرے لیے نور بڑھا دے اور مجھے نور ہی نور عطا فرما۔''

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

گھر سے باہر نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ اس دعا کو گھر سے نکلتے ہوئے پڑھا کرتے تھے:

﴿۸۰﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْنَضِلَّ اَوْنَظْلِمَ اَوْنُظْلَمَ اَوْنَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا)) [1]

''اللہ کے نام سے، میں اللہ پر بھروسا کرتا ہوں، اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس بات سے کہ ہم پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم ہو، یا ہم نادانی کی بات کریں، یا ہم پر کوئی نادانی کرے۔''

﴿۸۱﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) [2]

''اللہ کے نام سے، میں اللہ ہی پر توکل کرتا ہوں کسی گناہ سے بچنا یا کسی نیکی کا حصول اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب منه (دعاء: بسم الله توكلت) رقم: ۳۴۲۷ واللفظ له؛ سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيته، رقم: ۵۰۹۴؛ سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا خرج من بيته، رقم: ۳۸۸۴۔ عامر الشعبی کا سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب ما يقول إذا خرج من بيته، رقم: ۵۰۹۵؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما جاء ما يقول إذا خرج من بيته، رقم: ۳۴۲۶۔ ابن جریج مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

جب مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ ہو تو پہلے یہ دعا پڑھیں:

﴿۸۲﴾ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) [1]

''میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو عظیم و برتر ہے، اس کے عزت والے چہرے کی پناہ لیتا ہوں اور اس کی قدیم بادشاہی کی پناہ لیتا ہوں۔''

پھر بسم اللہ اور نبی ﷺ پر درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:

﴿۸۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [2]

''اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔''

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے:

﴿۸۴﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [3]

''اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کر دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد، رقم: ٤٦٦۔

[2] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب مايقول إذا دخل المسجد؟ رقم الحديث: ٧١٣ (١٦٥٢)۔ سنن ابی داود: ٤٦٥ و سنده صحيح۔

[3] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الصلوة، باب ماجاء ما يقول عند دخوله المسجد، رقم الحديث: ٣١٤؛ سنن ابن ماجه، أبواب المساجد والجماعات باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم الحديث: ٧٧١، لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

﴿۸۵﴾((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ)) [1]

"اللہ کے نام سے باہر نکلتا ہوں اور اللہ کے رسول پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"

حدیث شریف میں مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا بھی آئی ہے:

﴿۸۶﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) [2]

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔"

مسجد میں داخل ہو جانے کے بعد کیا کرے

﴿۸۷﴾ مسجدیں ذکر الٰہی کے لیے بنائی گئی ہیں۔ ان میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد، تسبیح وتہلیل، تکبیر وتحمید، تلاوت قرآن مجید اور تعلیم حدیث میں مشغول ہو جائیں۔ مسجد میں گمشدہ چیز کا بلند آواز سے اعلان کرنا منع ہے، اگر کسی شخص کو مسجد میں اس طرح تلاش کرتے دیکھو تو کہو: ((لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ)) "اللہ کرے تجھے وہ چیز نہ ملے۔" [3]

اور فحش گوئی اور خلاف شرع شاعری کرنا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی خلاف شرع شاعری کرے تو اس کے حق میں تین مرتبہ یہ کلمات کہہ دے، "فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ" [4] البتہ اللہ اور اس کے رسول کی تعریف ومدح میں شعر کہنا جائز ہے۔ اسی طرح مسجد میں

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء ما یقول عند دخوله المسجد، رقم: ۳۱٤؛ سنن ابن ماجه، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم: ۷۷۱، لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ [2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب ما یقول اذا دخل المسجد، رقم: ۷۱۳ (۱٦۵۲)۔ [3] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن نشد الضالة فی المسجد وما یقوله من سمع الناشد، رقم: ۵٦۸ (۱۲٦۰)۔

[4] **اسنادہ ضعیف جدا**، المعجم الکبیر للطبرانی: ۲/ ۱۰۳، ۱۰٤ رقم: ۱٤۵٤؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۲۰۹، ۱۱۰، رقم: ۱۵٤ عباد بن کثیر متروک راوی ہے۔

خرید وفروخت کرنا بھی ناجائز ہے۔ ❶

اذان کی فضیلت

﴿۸۸﴾ اذان کی فضیلت احادیث میں بہت زیادہ بیان کی گئی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز اذان دینے والا بڑا مرتبہ پائے گا۔'' ❷ اور جتنی چیزیں اذان سنیں گی قیامت کے دن مؤذن کے لیے شہادت دیں گی اور جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے، اتنی اس کی مغفرت ہوتی ہے۔ ❸ اور دوزخ سے اس کی براءت ہوجاتی ہے۔ ❹ مؤذن، متقی، پرہیزگار، امانت دار، خوش الحان ہو۔مؤذن وضو کر کے اذان کہے۔ ❺ اذان کہتے وقت قبلہ رخ کھڑا ہو کر دونوں ہاتھوں کی شہادت والی انگلیاں کان میں دے لے ❻ پہلے چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اس کے بعد دومرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے، پھر اس کے بعد دوبار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے۔ پھر دائیں طرف منہ پھیر کر دومرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے پھر بائیں جانب منہ پھیر کر حیَّ علی الفلاح کہے اور صبح کا وقت ہو تو اس کے بعد دومرتبہ الصلوۃ خیر من النوم کہے، پھر دومرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کے ختم کردے۔ ❼ اذان میں ترجیع بھی سنّت ہے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چار مرتبہ بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، پھر پست آواز

---

❶ **صحیح**، سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب النھي عن البیع فی المسجد، رقم: ۱۳۲۱؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ۲۱۱، رقم: ۱۵۵۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل الأذان......، رقم:۳۸۷ (۸۵۲)۔ ❸ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب رفع الصوت بالنداء، رقم: ۶۰۹؛ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب رفع الصوت بالأذان، رقم: ۵۱۵ وسنده حسن۔ ❹ **اسناده ضعیف جدًا**، سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل الأذان، رقم:۲۰۶؛ سنن ابن ماجه، أبواب الأذان والسنة فیها باب فضل الأذان......، رقم: ۷۲۷، جابر بن یزید الجعفی سخت ضعیف راوی ہے۔ **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء في کراهیة الأذان......، رقم: ۲۰۰، ولید بن مسلم اور امام زہری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❻ **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء في إدخال الاصبع......، رقم: ۱۹۷؛ سنن ابن ماجه، أبواب الأذان، باب السنة فی الأذان، رقم: ۷۱۱؛ مسند احمد: ۴۴/ ۳۸، ۳۰۹۔

تنبیه: امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس بات پر اجماع ہے کہ اذان کہتے وقت قبلہ رخ ہونا چاہیے۔ (کتاب الاجماع:۳۹) سیدنا ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے سامنے مؤذن نے قبلہ رخ ہو کر اذان کہی۔ (مسند السراج:۶۱ وسنده حسن)۔ ❼ **اسناده حسن**، سنن ابی داود:۴۹۹، سنن ابن ماجه:۷۰۶۔

سے دومرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دومرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ کر پھر بلند آواز سے ان چاروں کلموں کو اور باقی کلمات کو کہے۔ ❶

اذان کی دعا

اذان سننے والا مؤذن کے ساتھ ساتھ انہی کلمات کو دہرائے گا جو مؤذن کہہ رہا ہے، لیکن ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ''کی جگہ سننے والا ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' کہے، اذان کا جواب دینے والا بھی وہی ثواب پائے گا جو مؤذن کو ملے گا۔ ❷

اور مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے:

﴿۸۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَائِكَ فَاغْفِرْلِيْ)) ❸

''اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے اور دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں، پس میرے گناہوں کو معاف کردے۔''

اذان سے فارغ ہوکر مؤذن اور سننے والا دونوں درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں، تو رسول اللہ ﷺ ان کے حق میں ضرور شفاعت کریں گے۔

﴿۹۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا لْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ اِلَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ)) ❹

''اے اللہ! اس پوری پکار (اذان) اور جاری ہونے والی نماز کے پروردگار!

---

❶ مسلم، كتاب الصلاة، باب صفة الأذان، رقم: ۳۷۹، ۵۰۳ (۸٤۲، ۱۱۱۹)؛ صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب هل يتتبع الموذن فاه......، رقم: ٦۳٤۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، رقم: ۳۸۵ (۸۵۰)۔

❸ **حسن**، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ما يقول عندالمغرب، رقم: ۵۳۰؛ سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب دعاء أم سلمة، رقم: ۳۵۸۹۔

❹ صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب الدعاء عندالنداء، رقم: ٦۱٤۔

محمد (ﷺ) کو وسیلہ و بزرگی اور جس مقام محمود کا تو نے وعدہ کیا ہے، وہ عنایت فرما۔"

﴿۹۱﴾ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا)) [1]

"میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔"

اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا

﴿۹۲﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی، یعنی مقبول ہوتی ہے، لہٰذا اس وقت دنیا و آخرت کی بھلائی و عافیت طلب کرنی چاہئے۔ [2]

اقامت اکہری کہنی چاہیے۔ [3]

سننے والا اقامت کا بھی اسی طرح جواب دے جس طرح اقامت کہنے والا کہہ رہا ہے مگر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہے، یعنی اللہ اس نماز کو ہمیشہ جاری رکھے۔ [4]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن، رقم: ٣٨٦ (١٥١)۔

[2] **صحيح**، سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب فی الدعاء بَيْنَ الاذان والاقامة، رقم: ٥٢١؛ ترمذی، كتاب الصلاة، باب ما جاء ان الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة، رقم: ٢١٢؛ مسند احمد: ٣/ ٢٢٥۔ [3] صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب الاقامة واحد الاقوله قد قامت الصلاة، رقم: ٦٠٧؛ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الأمر بشفع الاذان وإيتار الإقامة، رقم: ٣٧٨ (٨٣٨)۔ [4] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ما يقول اذا سمع الاقامة، رقم: ٥٢٨، محمد بن ثابت العبدی ضعیف اور رجل من اہل الشام مجہول ہے۔

فجر کی دو رکعت سنت کے بعد کی دعا

فجر کی سنتوں کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتوں کے بعد تین بار یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۹۳﴾((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ)) [1]

''اے اللہ! تو جبریل واسرافیل ومیکائیل اور محمد (ﷺ) کا رب ہے۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ کی آگ سے۔''

رسول اللہ ﷺ مندرجہ ذیل دعا بھی فجر کی دو رکعت سنتوں کے بعد پڑھا کرتے تھے:

﴿۹۴﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِهَآ اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِیْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِیْ وَتُزَكِّیْ بِهَا عَمَلِیْ وَتُلْهِمُنِیْ بِهَا رُشْدِیْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ ط اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَآءِ وَنُزُوْلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَأْيِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ اِفْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ يَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ ط اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ

---

[1] اسناده ضعیف، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ۱۵۷، رقم، ۱۰۴؛ المستدرك للحاكم، ۳/ ۶۲۲؛ المعجم الكبير للطبرانی: ۱/ ۱۹۵۔ یحییٰ بن ابی زکریا الغسانی ضعیف راوی ہے۔

مَسْئَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَّهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْخَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ اَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَا ذَاالْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ وَاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِيَآئِكَ وَعُدُوًّا لِّاَعْدَآئِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلاَّ لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)) [1]

’’اے اللہ! یقینا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، ایسی رحمت کا جو تیری جانب سے ہو، میرے دل کو اس کے ذریعے سے ہدایت دے، اور اس کے ذریعے سے میرے

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب بعد مایقول إذا قام من اللیل……، رقم: ٣٤١٩، محمد ابن ابی لیلیٰ ضعیف راوی ہے۔

کام جمع کردے، میرے کاموں کی پراگندگی دور کردے اور اس کے ذریعے سے میرے غائب کی اصلاح فرما اور میرے حاضر کو بلند کردے، میرے عمل کا تزکیہ فرمادے، مجھے میرے رشد و ہدایت الہام کردے اور میری الفت لوٹا دے۔ مجھے ہر قسم کی برائی سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! مجھے ایسا ایمان و یقین دے کہ جس کے بعد کفر نہ ہو، ایسی رحمت عطا فرما کہ جس سے میں دنیا و آخرت میں تیری عظمت کا شرف پالوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے قضا کے بارے میں فلاح کا سوال کرتا ہوں، شہداء کی ضیافت اور نیک لوگوں کی زندگی کا (سوال کرتا ہوں) میں دشمنوں پر غلبے کا سائل ہوں۔ اے اللہ! بے شک ہم تجھی پر اپنی ضرورت پیش کرتے ہیں۔ اگر چہ میری عقل کم اور میرا عمل کمزور ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے اُمروں کے فیصلہ کرنے والے اور اے سینوں کو شفا دینے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم کے عذاب سے، ہلاک ہونے کی دعا سے اور قبروں کے فتنہ سے جیسا کہ تو پناہ دیتا ہے دریاؤں کے درمیان۔ اے اللہ! وہ بات جس سے میری عقل قاصر ہے اور اس کو میری نیت اور میرا سوال کرنا نہیں پہنچا ہوا ہے خیر کی باتوں میں سے جس کا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی ایک سے وعدہ کیا تھا یا کوئی ایسی خیر کی بات جسے تو اپنے بندوں میں سے دینے والا بنے تو میں تیری جانب اس خیر کے بارے میں خواہشمند ہوں اور اے پروردگار عالم! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! اے سخت، مضبوط رسی والے اور درست امر والے میں تجھ سے زجر و توبیخ کے دن امن کا طالب ہوں اور قیامت کے دن جنت کا طالب ہوں ان مقربین کے ہمراہ جو نمازوں میں حاضری دینے والے ہیں اور جو عہدوں کو پورا کرتے ہیں، بیشک تو بڑا رحم کرنے والا ہے اور دولت رکھنے والا ہے، بے شک تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں رہنما اور ہدایت یافتہ بنا کہ گمراہ نہ ہوں اور نہ گمراہ کرنے والے ہوں سیدھے راستے سے تیرے دوستوں کو اور دشمن کو تیرے دشمنوں کے لیے، ہم محبت رکھتے ہیں تیری الفت کے ساتھ اس شخص سے جس نے تجھ سے محبت

کی اور ہم عداوت رکھتے ہیں تیری دشمنی کے ساتھ اس شخص سے جس نے تیری مخالفت کی۔ اے اللہ! یہ ہماری درخواست ہے اور تجھ کو قبول کرنا لازم ہے اور یہ جہد ومشقت ہے اور تجھی پر توکل ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری قبر میں نور بنا دے اور میرے سامنے نور بنا دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور دائیں نور بنا دے اور میرے بائیں نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے کان اور آنکھ میں نور کر دے اور میرے بال وچمڑے میں نور کر دے اور میرے گوشت وخون میں نور کر دے اور میری ہڈی میں نور بنا دے۔ اے اللہ! میرے لیے عظیم نور کر دے۔ اور مجھے نور عنایت فرما اور میرے لیے نور بنا دے، پاک ہے وہ ذات جس نے مہربانی کی عزت کے ساتھ اور اس کو فرمایا اور پاکی ہو اس ذات کے لیے جو مجد وشرافت کے ساتھ ملتبس ہے اور اسی کے ساتھ معظم ہو پاکی ہو اس ذات کے لیے کہ نہیں مناسب تسبیح مگر اسی کے لیے، پاکی ہو فضل اور نعمت والے کی اور پاکی ہو شرافت وبزرگی والے کی اور پاکی ہو جلال اور اکرام والے کی۔''

نماز کے لیے جانے کی دعا

﴿۹۵﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَخْرَجِيَّ هٰذَا فَإِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْهُ شَرًّا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَآءً وَّلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ ابْتِغَآءَ رَضَاتِكَ وَاتِّقَآءَ سَخَطِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْزَنِيْ مِنَ النَّارِ وَتَدْخُلَنِي الْجَنَّةَ)) [1]

''اللہ کے نام سے، میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ ہی پر بھروسا کیا، برائیوں

---

[1] **اسنادہ ضعیف جدا**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ۱۳۵ رقم: ۸۵؛ نتائج الافکار لابن حجر: ۱/ ۲۷۰، ۲۷۱، وازع بن نافع العقیلی منکر الحدیث ہے۔

سے بچنا اور نیکی کا حصول اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔ اے اللہ! جو حق سوال کرنے والوں کا تجھ پر ہے اور میرے اس نماز کے لیے جانے کے حق سے (میرے گناہوں کو معاف فرما دے) کیونکہ میں ریا، نمود، تکبر، گھمنڈ کے لیے نہیں جا رہا، بلکہ تیری خوشنودی کی تلاش اور تیری ناراضی سے بچنے کے لیے جا رہا ہوں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ سے بچا اور جنت میں داخل فرما۔''

جمعہ کی سنتوں کے بعد کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کی سنتوں کے بعد اور فرض سے پہلے تین بار اس دعا کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔''

﴿۹۶﴾ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ)) [1]

''میں اس اللہ سے بخشش چاہتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا تمام چیزوں کے نظام کو سنبھالے ہوئے ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

صف میں پہنچنے اور نماز کی طرف کھڑے ہونے کی دعا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص نے صف میں پہنچ کر یہ دعا پڑھی:

﴿۹۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِیْ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ)) [2]

''اے اللہ! مجھے وہ افضل چیز عطا فرما جو اپنے نیک بندوں کو دیتا ہے۔''

---

[1] **اسناده ضعيف جدا**، المعجم الكبير للطبراني: ٥/ ٣٩٢، رقم: ٧٧١٣، ٧٧١٧؛ عمل اليوم والليلة لابن السنى: ١/ ١٣٤، رقم: ٨٤ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن القرشی متہم بالکذب ہے۔

[2] **اسناده حسن**، ابن خزيمه: ١/ ٢٦١ رقم: ٤٥٣؛ عمل اليوم والليلة للنسائى: رقم: ٩٣؛ ابن حبان (موارد): ١٦٠٩؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٠٧؛ عمل اليوم والليلة لابن السنى: ١/ ١٥٨، رقم: ١٠٧۔

نبی ﷺ نے نماز کے بعد یہ فرمایا کہ ''تو اور تیرا گھوڑا دونوں اللہ کے راستے میں شہید ہوں گے۔''

نماز کے لیے کھڑے ہونے کی دعا

﴿۹۸﴾ ایک مرتبہ حضرت ام رافع نے سرور کائنات ﷺ سے عرض کیا: آپ مجھے کسی ایسے کام کا حکم دیجئے کہ اللہ مجھے ثواب عطا فرمائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام رافع! جب نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ دس بار لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھ لیا کر، تیری مراد پوری ہو جائے گی۔'' [1]

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعا

جب نماز کے لیے تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہہ کر ہاتھ باندھو تو مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے جس دعا کو چاہو پڑھ لیا کرو۔ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھا کرتے تھے:

﴿۹۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) [2]

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری کر دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کر رکھی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ!

---

[1] **اسنادہ حسن**، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: ۱/ ۱۵۹، ۱۶۰ رقم: ۱۰۸؛ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۴/ ۳۰۲ رقم: ۷۶۶، اس کے شاہد کے لیے دیکھئے صحیح ابن خزیمہ: ۸۵۰؛ صحیح ابن حبان (موارد): ۲۳۴۲؛ المستدرك للحاكم، ۱/ ۳۱۷، ۳۱۸؛ المختارہ للمقدسی: ۱۵۱۷۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ما یقول بعد التکبیر، رقم: ۷۴۴؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام و القراءۃ، رقم: ۵۹۸ (۱۳۵۴)۔

میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔“

﴿۱۰۰﴾ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ)) ❶

”اے اللہ! تو پاک ہے، ہم تیری تعریف کے ساتھ (تیری پاکی بیان کرتے ہیں)، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔“

﴿۱۰۱﴾ ((اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ! وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) ❷

”میں اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میں اسی کی طرف یکسو ہوں، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں

---

❶ **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب من رای الاستفتاح بسبحانك اللهم……، رقم: ۷۷٦؛ سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول عند افتتاح الصلاۃ، رقم: ۲٤۳؛ سنن ابن ماجه، ابواب إقامة الصلوة، باب افتتاح الصلوٰة، رقم: ۸۰٤۔

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب رقم: ۷۷۱ (۱۸۱۲)۔

فرمانبرداروں میں سے ہوں۔اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی معاف نہیں کرسکتا، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے، پس میرے سب گناہ بخش دے، کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی معاف نہیں کرسکتا اور مجھے عمدہ اخلاق کی راہ بتا، اچھے اخلاق کی توفیق تجھی سے مل سکتی ہے اور بری عادات کو مجھ سے دور کر دے، ان بُری عادتوں کا پھیرنے والا تیرے سوا اور کوئی نہیں ہے، میں حاضر ہوں اور تیری بھلائیوں کا امیدوار ہوں، ساری بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور کسی برائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے۔ میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانا تیری ہی طرف ہے۔تو بڑی برکت والا اور بڑی شان والا ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں۔''

ان مذکورہ دعاؤں کے پڑھنے کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ......الخ پڑھ کر [1] سورۂ فاتحہ پڑھو۔ [2] سورۂ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنا سنت ہے۔ [3] جس کے معنی ہیں: یااللہ! میری درخواست قبول فرما۔اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر دوسری سورت پڑھو [4] اس سورت میں اگر رحمت کی آیت آئے تو رحمتِ الٰہی یا جنت کا سوال کرنا چاہیے اور اگر عذاب کی آیت آئے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیے۔ [5]

---

[1] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب من رأی الاستفتاح بسبحانك اللهم، رقم: ٧٧٥؛ سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب البدائة بفاتحة الکتاب، رقم: ٩٠٦۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراء ة للامام والمأموم، رقم: ٧٥٦؛ سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسنة فیها، باب القراء ة خلف الامام، رقم:٨٤١۔ [3] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلوة، باب التأمین وراء الإمام، رقم: ٩٣٢، ٩٣٣؛ صحیح ابن حبان: ١٨٠٢ وسنده صحیح۔

[4] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب حجة من قال البسملة آیة من اول کل سورۃ، رقم: ٤٠٠ (٨٩٤)؛ الأم للشافعی: ١/ ١٠٨ وصححه الحاکم: ١/ ٢٣٣ و وافقه الذهبی۔

[5] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءة، رقم:٧٧٢ (١٨١٤)؛ ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود، رقم: ٢٦٢۔

رکوع کی دعائیں

رکوع میں چاہے ان سب دعاؤں کو پڑھے یا بعض کو، نبی اکرم ﷺ ان دعاؤں کو رکوع میں پڑھا کرتے تھے:

۱۰۲ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) [1]

''میں اپنے بڑے رب کی پاکی بیان کرتا ہوں۔''

۱۰۳ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)) [2]

''اے ہمارے رب! تو پاک ہے اور ہم تیری تعریف کرتے ہیں، تو مجھے بخش دے۔''

۱۰۴ ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلآئِكَةِ وَالرُّوْحِ)) [3]

''میرا رب ہر قسم کی شراکت اور تمام نقائص وعیوب سے پاک ہے، فرشتوں اور روح کا رب ہے۔''

۱۰۵ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ)) [4]

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور میں تیرا فرمانبردار ہو گیا ہوں، میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈی اور

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراۃ فی صلاۃ اللیل، رقم: ۷۷۲ (۱۸۱٤)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء فی الرکوع، رقم: ۷۹٤؛ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود، رقم: ٤٨٤ (۱۰۸۵)۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول فی الرکوع والسجود، رقم: ٤٨٧ (۱۰۹۱)۔

[4] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائہ باللیل، رقم: ۷۷۱ (۱۸۱۲)۔

میرے پٹھے (سب) تیرے سامنے جھک گئے ہیں۔"

﴿۱۰۶﴾ ((رَكَعَ لَكَ سَوَادِيْ وَخِيَالِيْ وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ أَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ هٰذِهٖ يَدَايَا وَمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ)) ❶

"میرا ظاہر اور باطن دونوں تیرے سامنے جھک گئے ہیں اور میرا دل تجھ پر ایمان لے آیا، میں تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر کی گئی ہیں۔ یہ میرے ہاتھ ہیں اور جو میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔"

﴿۱۰۷﴾ ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ)) ❷

"پاک ہے وہ ذات جو قدرت وطاقت، ملکیت، بڑائی اور عظمت والی ہے۔"

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کی دعائیں

رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں: رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۱۰۸﴾ ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ)) ❸

"اے ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔"

﴿۱۰۹﴾ ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلُ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا

---

❶ **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۳۴؛ مسند البزار: ۵۴۳، حمید الاعرج ضعیف راوی ہے۔ ❷ **اسناده صحيح**، سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب مايقول الرجل فی ركوعه وسجوده، رقم: ۸۷۳؛ سنن نسائی، كتاب الافتتاح، باب نوع آخر من الذكر فی الركوع، رقم: ۱۰۵۰۔ ❸ صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب (۱۲۶)، رقم: ۷۹۹۔

تنبیہ: "ربنا ولك الحمد...... الخ" والی یہ دعا ایک صحابی نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز میں رکوع کے بعد پڑھی تو آپ نے اس کی فضیلت بیان کی تھی۔

مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) ❶

''اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں اور زمین کے بھراؤ کے برابر اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جسے تو چاہے۔ اے تعریف و بزرگی والے! جو اس بندے نے تعریف و بزرگی کی وہ تیرے ہی لائق ہے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ اے اللہ! جسے تو دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اُسے کوئی دینے والا نہیں، اور مال دار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

سجدہ کی دعائیں

سجدہ میں ان دعاؤں کو پڑھنا چاہئے:

﴿۱۱۰﴾ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) ❷

''میرا بلند پروردگار (ہر نقص سے) پاک ہے۔''

﴿۱۱۱﴾ ((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)) ❸

''میرا رب ہر قسم کی شراکت، تمام نقائص و عیوب سے پاک ہے، فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے۔''

﴿۱۱۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ عَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ)) ❹

''اے اللہ! میرے چھوٹے، بڑے، اگلے، پچھلے، ظاہری اور مخفی تمام گناہ معاف کردے۔''

---

❶ مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يقول اذا رفع رأسه من الركوع، رقم: ٤٧٧ (١٠٧١)۔

❷ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القرآن فى صلوٰة الليل، رقم: ٧٧٢ (١٨١٤)۔ ❸ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقول فى الركوع والسجود، رقم: ٤٨٧ (١٠٩١)۔ ❹ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقول فى الركوع والسجود، رقم: ٤٨٣ (١٠٨٤)۔

﴿۱۱۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)) ❶

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور میں تیرا فرمانبردار ہوگیا ہوں۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو کھولا، اللہ تبارک وتعالیٰ جو سب صورت بنانے والوں سے بہتر صورت بنانے والا ہے۔''

﴿۱۱۴﴾ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)) ❷

''اے اللہ! میں تیری خوشنودی کے ذریعے تیری ناراضی سے اور تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف کو شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے۔''

﴿۱۱۵﴾ ((خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)) ❸

''عاجزی کی میرے کان، آنکھ، خون، گوشت، ہڈی اور پٹھے نے جو میرے پاؤں نے اٹھا رکھا ہے، اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین ہے۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة النبی ﷺ ودعائه باللیل، رقم:۷۷۱ (۱۸۱۲)۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن قرأة القرآن فی الرکوع والسجود، رقم:٤٨٦ (۱۰۹۰)۔ ❸ **اسناده صحیح**، صحیح ابن حبان: ۱۹۰۱ واللفظ له؛ سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب الذکر فی الرکوع، رقم: ۱۰۵۲۔

تنبیه: یہ دعا کا ایک جز ہے، مکمل دعا نہیں!

﴿۱۱۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ سَجَدَلَكَ سَوَادِیْ وَخِیَالِیْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَهٰذَا مَاجَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ یَاعَظِیْمُ یَاعَظِیْمُ اِغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُالذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَةَ اِلَّاالرَّبُّ الْعَظِیْمُ)) [1]

''اے اللہ! میرے ظاہر اور باطن نے تیرے لیے سجدہ کیا اور میرا دل تجھ پر ایمان لے آیا، میں تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر عنایت ہوئیں، اور یہ جو میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔ اے عظمت و بڑائی والے! مجھے بخش دے، کیونکہ بڑے گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا مگر بڑا پروردگار۔''

﴿۱۱۷﴾ ((سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ)) [2]

''میں اس اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ظاہر و باطن چیزوں کا بادشاہ ہے، بڑی عزت اور قدرت والا ہے، میں پاکی بیان کرتا ہوں اس زندہ معبود کی جو کبھی نہیں مرے گا، اے اللہ! میں تیرے عفو کے ذریعے تیرے عذاب سے اور تیری خوشنودی کے ذریعے تیری ناراضی سے پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات برتر ہے۔''

﴿۱۱۸﴾ ((رَبِّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰهَا، اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَآاَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ)) [3]

---

[1] اسنادہ ضعیف، المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۳٤، حمید الأعرج ضعیف راوی ہے۔

[2] اسنادہ ضعیف، المستدرك للحاکم، ۳/ ۸۸ (باختلاف یسیر) کتاب الصلاة للمروزی ۱/ ۲٦۲، ۲٦٤ عبدالملک بن قدامہ ضعیف راوی ہے۔ [3] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب ما یقول عند النوم، رقم: ۲۷۲۲ (٦۹۰٦)، (باختلاف یسیر، الی مولها)؛ سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب الدعاء فی السجود (نوع آخر)، رقم: ۱۱۲۔

''اے میرے رب! میرے نفس کو اس کی پرہیز گاری دے دے اور اسے پاک کردے تو بہترین پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا مالک اور آقا ہے۔ اے اللہ! میرے پوشیدہ اور ظاہری گناہوں کو بخش دے۔''

﴿۱۱۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا)) ❶

''اے اللہ! میرے دل میں روشنی کردے اور میرے کان میں نور کردے اور میری آنکھ میں روشنی کردے اور میرے آگے نور کردے اور میرے پیچھے روشنی کردے اور میرے نیچے نور کردے اور میرے نور کو بڑھا دے۔''

سجدۂ تلاوت کی دعائیں

قرآن مجید کی تلاوت کے سجدہ میں یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں۔ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو سجدۂ تلاوت میں پڑھا کرتے تھے:

﴿۱۲۰﴾ ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)) ❷

''میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ کو اپنی قدرت وقوت سے کھولا جو بابرکت احسن الخالقین ہے۔''

---

❶ **اسناده صحيح**، سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب الدعاء فی السجود، رقم:۱۱۲۲؛ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامه، رقم: ۷۶۳ (۱۷۹۴)۔ ❷ **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب سجود القرآن، باب ما یقول إذا سجد، رقم:۱٤۱٤؛ سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء مایقول فی سجود القران، رقم: ۵۸۰، رجل مجہول ہے، نیز خالد الحذاء نے ابوالعالیہ سے اسے نہیں سنا۔

تنبيه: یہ دعا مطلقاً سجدے میں ثابت ہے، دیکھئے صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الدعا فی صلاة اللیل وقیامه، رقم: ۷۷۱ (۱۸۱۲)۔

﴿۱۲۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ)) ❶

''اے اللہ! میرے لیے اپنے پاس اس کے ذریعے سے ثواب لکھ لے اور اس (سجدے) کی وجہ سے میرے گناہوں کا بوجھ اتار دے اور اسے اپنے پاس میرے لیے ذخیرہ بنا دے اور اسے مجھ سے اس طرح قبول کر جس طرح تو نے اپنے بندے داود سے قبول کیا۔''

دو سجدوں کے درمیان کی دعا

ایک سجدہ کرنے کے بعد اطمینان سے بیٹھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں، پھر دوسرا سجدہ کریں۔

﴿۱۲۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ)) ❷

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی عطا کر، مجھے غنی کر دے اور میرے رتبے کو بلند کر دے۔''

﴿۱۲۳﴾ ((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ)) ❸

''اے میرے رب! مجھے بخش دے۔'' (دو مرتبہ)

---

❶ **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء ما يقول في سجود القرآن، رقم: ٥٧٩ واللفظ له؛ سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات باب سجود القرآن، رقم: ١٠٥٣۔

❷ **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الدعاء بين السجدتين، رقم: ٨٥٠؛ سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب مايقول بين السجدتين، رقم: ٢٨٤، حبیب بن ابی ثابت مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں کی، البتہ اس مفہوم کی دعا امام مکحول تابعی سے ثابت ہے۔

تنبیه: صحیح مسلم: (٢٦٩٧) میں یہ دعا سجدوں کی درمیانی تخصیص کے بغیر مطلقاً مذکور ہے جس رُو سے یہ دعا پڑھنی بھی جائز ہے۔

❸ **صحيح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب مايقول الرجل في ركوعه و سجوده، رقم: ٨٧٤؛ سنن النسائی، کتاب التطبيق، باب مايقول في قيامه ذلك، رقم: ١٠٧٠۔

نماز سے الگ (بیرونی) سجدہ کی فضیلت

﴿۱۲۴﴾ احادیث میں سجدہ کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوجاتا ہے، لہٰذا سجدہ میں بہت زیادہ دعا مانگا کرو۔'' [1]

اور فرمایا: ''جو بندہ سجدے میں اپنی پیشانی رکھ کر تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہے تو سر اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہوجاتی ہے۔'' [2]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمادے تو آپ نے فرمایا: ''تم سجدے زیادہ کیا کرو، ایک سجدہ کرنے سے اللہ تمہارے درجات کو بلند کرے گا اور گناہ معاف فرمائے گا۔'' [3]

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: ''یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِیْمُ عَلَیْہِ۔''

اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی ایسا عمل بتایئے جس پر میں استقامت اختیار کروں تو آپ نے فرمایا: ((عَلَیْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) ''تم زیادہ سجدے کیا کرو۔ اس سے تمہارے گناہ معاف ہوں گے اور درجے بلند ہوں گے۔'' [4]

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ میں آپ کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتا ہوں! آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ((فَأَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) ''تم بکثرت سجدے کرکے میری اعانت کرو۔'' [5]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب مایقال فی الرکوع والسجود، رقم:٤٨٢ (١٠٨٣)۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی:٨/ ٣٨٣، رقم:٨١٩٧، محمد بن جابر مجہول راوی ہے۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث علیه، رقم:٤٨٨ (١٠٩٣)۔

[4] **صحیح**، سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء فی کثرة السجود، رقم: ١٤٢٢۔ [5] صحیح مسلم، کتاب الصلوٰة، باب فضل السجود والحث علیه، رقم:٤٨٩ (١٠٩٤)۔

''سجدہ اللہ کو بہت محبوب ہے اور یہ مستقل عبادت ہے۔ سجدہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔'' [1]
دنیا و آخرت کی بھلائی سجدہ میں طلب کرنی چاہیے۔ اس کتاب میں جو دعا آپ کے مطابق ہو پڑھا کیجئے۔

صبح کی نماز، وتر اور حوادث نازلہ میں دعائے قنوت

فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا ثابت ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر دم تک صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے رہے۔ [2]
اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وتر میں اور جنگ و مصیبت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے دعائے قنوت پڑھی ہے، لہٰذا یہ سب دعائیں قنوت کی ہیں حسب موقع انہیں پڑھیں، اکیلا شخص مفرد کا صیغہ اور امام جمع کا صیغہ پڑھے...... اور آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھنا چاہیے۔

(۱۲۵) ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَآ أَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ إِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَیْكَ)) [3]

''اے اللہ! مجھے راہ دکھا کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنہیں تو نے راہ دکھائی ہے اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل کر جنہیں تو نے عافیت دی ہے اور مجھے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب النهي عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود، رقم: ٤٧٩ (١٠٧٤)۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد، ٣/ ١٦٢؛ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٢/ ٢٠١؛ سنن الدارقطنی، ٢/ ٣٩، ابوجعفر الرازی کی ربیع بن انس سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔

[3] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر، رقم: ١٤٢٥؛ سنن النسائی، کتاب قیام اللیل، باب الدعاء فی الوتر، رقم: ١٧٤٦؛ سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، رقم: ٤٦٤؛ السنن الکبری للبیهقی: ٢/ ٢٠٩۔
تنبیہ: "ونستغفرك ونتوب الیك" کے الفاظ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔

اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل کر جنہیں تو نے دوست بنالیا ہے اور مجھے اس چیز میں برکت عطا کر جو تو نے مجھے دے رکھی ہے اور مجھے اس بُرائی سے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ فرمایا ہے، بلاشبہ تو ہی حکم کرتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا، تیرا دوست ذلیل نہیں ہوسکتا اور تیرا دشمن عزیز نہیں ہوسکتا، اے ہمارے رب! تو بابرکت اور بلند تر ہے، ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں۔''

﴿۱۲۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآئَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ)) [1]

''اے اللہ! ہمیں اور تمام مومن مردوں اور تمام مومن عورتوں کو اور تمام مسلمان مردوں اور تمام مسلمان عورتوں کو معاف فرما دے، اور ان کے دلوں میں الفت و محبت ڈال دے اور ان کی باہمی اصلاح کر دے۔ اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی نصرت فرما، اے اللہ! ان کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں، اے اللہ! ان کے درمیان پھوٹ ڈال دے اور ان کے قدموں کو ڈگمگا دے اور

---

[1] **اسنادہ حسن**، السنن الکبری للبیھقی، ۲/ ۲۱۰، ۲۱۱؛ شرح السنۃ: ۲/ ۲۴۷، ابن جریج نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے، دیکھئے: مصنف عبدالرزاق، ۳/ ۱۱۰، رقم: ۴۹۸۳۔
تنبیہ: "اللهم إنا نجعلك......الخ" کے الفاظ سنن ابی داود: ۱۵۳۷ وسندہ ضعیف کے ہیں۔

انہیں پریشان حال کردے اور ان کی جمعیت کو تتر بتر کردے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جسے تو مجرم قوم سے ٹالتا نہیں۔ اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے ہم پناہ چاہتے ہیں۔''

﴿۱۲۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ)) ❶

''اے اللہ! ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھی سے معافی چاہتے ہیں اور تیری ہی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں، ناشکری نہیں کرتے اور ہم تیرے نافرمانوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور انہیں چھوڑتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف بھاگتے ہیں اور تیری ہی خدمت کرتے ہیں۔ تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ یقینا تیرا سچا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔''

تشہدِ اولیٰ کی دعا

چار رکعت نماز پڑھنی ہو تو دو رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیے اور یہ دعا پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں اور اگر صرف دو رکعت ہی پڑھنی ہیں تو ''التحیات'' کے علاوہ دُرود اور دیگر دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیجیے۔

﴿۱۲۸﴾ ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

---

❶ اسناده حسن، السنن الکبری للبیہقی، ۲/ ۲۱۰، ۲۱۱، نیز دیکھئے: سابقہ حوالہ۔

تنبیه: یہ سابقہ دعا کا ہی حصہ ہے۔

اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)) [1]

''تمام زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

آخری تشہّد کی دعا

مکمل التحیات پڑھنے کے بعد یہ دعا، یعنی دُرود پڑھنا چاہیے۔

﴿۱۲۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ)) [2]

''اے اللہ! تو اپنی رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر یقینا تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے، اے اللہ! تو برکت نازل فرما محمد ﷺ پر، اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر یقینا تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب التشهد فی الآخرة، رقم: ۸۳۱؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، رقم: ۴۰۲ (۸۹۷)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الصلاة علی النبی ﷺ، رقم: ۶۳۵۷؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی بعد التشهد، رقم: ۴۰۲ (۹۰۸)۔

دُرود کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے کی دعائیں

مندرجہ ذیل دعائیں دُرود کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۱۳۰﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) [1]

''اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۱۳۱﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ)) [2]

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں، تو ہی مجھے اپنی خاص بخشش سے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

﴿۱۳۲﴾ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَسْرَفْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ)) [3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام رقم: ۸۳۲؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلاة رقم: ۵۸۹ (۱۳۲۵) واللفظ له۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام رقم: ۸۳۴؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب الدعوات والتعوذ رقم: ۲۷۰۵ (۶۸۶۹)۔ [3] صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین باب صلاة النبی ﷺ ودعائه باللیل رقم: ۷۷۱ (۱۸۱۲)۔

''اے اللہ! میرے اگلے، پچھلے، ظاہری اور مخفی (سب گناہ) بخش دے اور جو میں نے زیادتی کی اور جو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے، تو ہی آگے کرنے والا ہے، تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، صرف تو ہی معبود ہے۔''

﴿۱۳۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثُّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ)) [1]

''اے اللہ! میں دینی اُمور میں ثابت قدمی کا اور راہ ہدایت پر عزیمت کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے تیری نعمتوں کی شکر گزاری اور تیری عمدہ عبادت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں، قلب سلیم اور سچی زبان چاہتا ہوں اور اس بھلائی کی درخواست کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور اس برائی اور گناہ سے پناہ اور بخشش چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے۔''

﴿۱۳۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ)) [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا طلب گار ہوں اور جہنم کی آگ سے پناہ چاہتا ہوں۔''

---

[1] **اسناده حسن**، سنن النسائی، کتاب السهو باب الدعاء بعد الذکر، رقم: ۱۳۰۵ واللفظ له، سنن الترمذی کتاب الدعوات باب منه (دعاء اللهم إنی أسئلك) رقم: ۳٤۰۸ مسند احمد ٤/ ۱۲۳، صحیحه ابن حبان: ۹۳۵ والحاکم ۱/ ۵۰۸ ووافقه الذهبی۔ [2] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود کتاب الصلاة باب تخفیف الصلاة، رقم: ۷۹۲ اعمش مدلس ہیں اور عن سے بیان کر رہے ہیں۔ **تنبیه**: اس مفہوم کی صحیح حدیث کے لیے دیکھئے ابو داود: ۷۹۳، ابن ماجه: ۹۱۰۔

سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں

ان دعاؤں کو سلام پھیرنے کے بعد اس ترتیب سے پڑھئے۔ ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔ ❶ اور تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہیں۔ ❷ اس کے بعد نیچے دی ہوئی دعا: ''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ'' پڑھیں، پھر مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے جو دعا چاہیں پڑھیں، پھر ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ پڑھیں۔ ❸ پھر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھیں۔ ❹ اس کے بعد: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مکمل سورتیں پڑھیں۔ ❺

نبی کریم ﷺ ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۱۳۵﴾ ((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) ❻

''اے اللہ! تو سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے تو بابرکت ہے، اے بزرگی اور عزت والے۔''

﴿۱۳۶﴾ ((رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) ❼

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الأذان باب الذكر بعد الصلاة رقم: ٨٤١، ٨٤٢؛ صحيح مسلم، كتاب المساجد باب الذكر بعد الصلاة رقم: ٥٨٣، (١٣١٦)؛ ابو داؤد، كتاب الصلاة باب التكبير بعد الصلاة رقم: ١٠٠٢۔ ❷ صحيح مسلم، كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة رقم: ٥٩١، (١٣٣٤)۔ ❸ صحيح مسلم كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلاة، رقم: ٥٩٧، (١٣٥٢)۔

❹ **اسناده ضعيف،** المعجم الكبير للطبرانی ٨/ ١١٤ رقم: ٧٥٣٢، محمد بن ابراہیم ضعیف ہے۔

❺ **اسناده صحيح** ، سنن ابی داود كتاب الوتر باب فی الاستغفار، رقم: ١٥٢٣ سنن النسائی كتاب السهو باب الأمر بقراء ة المعوذات بعد التسليم رقم: ١٣٣٧۔

❻ صحيح مسلم: كتاب المساجد: باب استحباب الذكر بعد الصلاة رقم: ٥٩١، (١٣٣٤)۔

❼ **اسناده صحيح،** سنن ابی داود كتاب الوتر باب فی الاستغفار، رقم: ١٥٢٢ سنن النسائی كتاب السهو باب :نوع آخر من الدعاء، رقم: ١٣٠٤ صححه ابن خزيمه: ٧٥١ و ابن حبان: ٢٣٤٥۔

''اے میرے رب! اپنا ذکر کرنے، شکر کرنے اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔''

﴿۱۳۷﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) [1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہ اکیلا، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اس کو روکنے والا کوئی نہیں اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں، مالدار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

﴿۱۳۸﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلاَّ اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ)) [2]

''اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے، تعریف اسی کی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، برائیوں سے بچنا اور نیکی کا حصول اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کے لیے نعمت و فضل ہے، اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم خالص اسی کی اطاعت کرتے ہیں، خواہ کافروں کو یہ ناپسند ہی ہو۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان باب الذکر بعد الصلاۃ رقم: ۸٤٤؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ رقم: ۵۹۳، (۱۳٤۲)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ رقم: ۵۹٤، (۱۳٤۳)۔

﴿۱۳۹﴾((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ نُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) [1]

''اے اللہ! میں بزدلی ونامردی اور بخیلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ناکارہ عمر سے، دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۱۴۰﴾﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ ﴾ [2] (۲/البقرہ:۲۵۵)

''اللہ ہی معبود برحق ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے۔ جسے نیند اور اونگھ نہیں آتی، اس کی ملکیت میں آسمانوں وزمین کی تمام چیزیں ہیں، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے، مگر جو کچھ وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہی سب سے بلند اور بڑا ہے۔''

﴿۱۴۱﴾((اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَھِیْدٌ، اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّھُمْ اِخْوَةٌ، اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات باب الاستعاذہ من ارذل العمر رقم: ٦٣٩٠۔

[2] اسنادہ حسن، عمل الیوم واللیلة للنسائی رقم: ١٠٠۔

شَیْءٍ اِجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَّكَ وَاَهْلِیْ فِیْ كُلِّ سَاعَةٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. اَللّٰهُ اَكْبَرُالْاَكْبَرُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ)) [1]

''اے اللہ! ہمارے رب اور تمام چیزوں کے پالنہار میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ تو اکیلا تنہا رب ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! ہمارے رب اور تمام چیزوں کے رب میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، اے اللہ! ہمارے رب اور تمام چیزوں کے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تمام بندے آپس میں بھائی ہیں، اے اللہ! ہمارے رب اور تمام چیزوں کے رب مجھے اور میرے اہل کو دنیا و آخرت کے اندر ہر گھڑی میں اپنا مخلص بنا لے، اے بزرگی اور بخشش والے! میری بات سن لے اور میری دعا قبول کر لے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب...... اللہ سب سے بڑا ہے، بہت ہی بڑا ہے، مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔''

﴿۱۴۲﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) [2]

''اے اللہ! میں کفر، محتاجگی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۱۴۳﴾((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِیْ عِصْمَةً وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مَعَاشِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، كتاب الوتر، باب مايقول الرجل إذا سلم، رقم: ۱۵۰۸؛ مسند احمد ٤/ ۳٦۹، داود بن راشد ضعیف اور اس کا استاد مجہول ہے۔

[2] **اسنادہ حسن**، سنن النسائی، كتاب السهو، باب التعوذ فی دبر الصلوة، رقم: ۱۳٤۸۔ وصححه ابن خزيمه: ۷٤۷۔

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) [1]

''اے اللہ! میرے لیے میرا دین سنوار دے، جسے تو نے میرے بچاؤ کا سبب بنا دیا اور میری دنیا کو سنوار دے جس میں تو نے میری معیشت اور زندگانی مقرر کر دی، اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ذریعے تیرے غصے سے اور تیرے عفو کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں جو تو دے اس کو روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور دولت مند کو اس کی مالداری عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

﴿۱۴۴﴾((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ خَطَائِیْ وَعَمَدِیْ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلاَّ اَنْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)) [2]

''اے اللہ! میری لغزش و گناہ بخش دے، اے اللہ! مجھے نیک اعمال اور نیک عادات کی راہ دکھا۔ نیک عملوں کی طرف راستہ بنانے والا اور برائیوں سے پھیرنے والا کوئی نہیں مگر تو ہی ہے، اے اللہ! میں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۱۴۵﴾((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَايَایَ وَذُنُوْبِیْ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِیْ وَاَحْيِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن النسائی، کتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء عندالانصراف من الصلاة، رقم: ۱۳۴۷۔ **تنبیہ**: اس روایت میں "ولا رآدلما قضیت" کے الفاظ نہیں ملے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۱۲۵، رقم: ۳۸۷۵ حمزہ بن عون اور عبداللہ بن زید الکوفی مجہول ہیں۔ مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۷۳۔ **تنبیہ**: "اللهم انی اعوذبك...... الخ" کے لیے دیکھئے صحیح بخاری: ۱۳۷۷؛ صحیح مسلم: ۵۸۸، (۱۳۲۸)۔

وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلاَّ اَنْتَ)) [1]

''اے اللہ! میری تمام خطاؤں اور گناہوں کو بخش دے، اے اللہ! تو میرے مرتبے کو بلند کر دے اور مجھے زندہ رکھ اور مجھے غنی کر دے اور اچھی روزی دے۔ اور نیک اعمال اور نیک عادات کا راستہ دکھا، کیونکہ نیک عملوں کا راستہ بتانے والا اور بُری عادتوں سے پھیرنے والا تیرے سوا اور کوئی نہیں ہے۔''

(۱۴۶) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلاً مُتَقَبَّلًا)) [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے حلال روزی اور نفع دینے والے علم اور مقبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

(۱۴۷) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ)) [3]

''اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے گھر میں کشادگی کر دے اور میری روزی میں برکت عطا فرما۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ٢٣٦، ٢٠٠ رقم: ٢٨١١، ٢٨٩٣، ٧٩٨٢؛ المعجم الاوسط للطبرانی: ٣/ ٢٣٥، رقم: ٤٤٤٢؛ المعجم الصغير وله، ١/ ٢١٩، ٢٢٠؛ المستدرك للحاكم: ٣/ ٤٦٢، عمل اليوم والليلة لابن السنی: ١/ ١٦٩ رقم: ١١٧۔ علی بن یزید ضعیف راوی ہے، نیز یہ روایت تمام طرق کے ساتھ ضعیف ہی ہے۔ [2] صحيح، سنن ابن ماجه، ابواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب مايقال بعد التسليم رقم: ٩٢٥، المعجم الكبير للطبرانی ٢٣/ ٣٠٥ رقم: ٦٨٥، واللفظ له۔ **تنبیه**: مولیٰ ام سلمہ، عبداللہ بن شداد ہیں۔

[3] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب دعاء اللهم اغفرلی ذنبی، رقم: ٣٥٠٠، سعید بن ایاس الجریری مختلط راوی ہیں۔ مسند احمد، ٤/ ٦٣، ٣٩٩؛ مسند ابی یعلیٰ، ٦/ ٢١٩ رقم: ٧٢٣٦، ٧٢٧٣، لم يدرك أبو مجلز أبا موسیٰ والله اعلم

تنبیه: ان روایات میں بعد التسلیم کا تعین بھی نہیں ہے۔

﴿۱۴۸﴾((اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ)) ❶

''اے اللہ! میرے دل میں میری بھلائی ڈال دے اور مجھے میرے نفس کی برائی سے بچالے۔''

﴿۱۴۹﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)) ❷

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت و پرہیز گاری، گناہوں سے بچنے اور غنیٰ کا سوال کرتا ہوں۔''

﴿۱۵۰﴾((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ)) ❸

''اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے سیدھا کر دے۔''

﴿۱۵۱﴾((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) ❹

''اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور روزی عطا کر۔''

﴿۱۵۲﴾((اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) ❺

''اے اللہ! مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے بچا۔''

﴿۱۵۳﴾((رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ

---

❶ **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب قصة تعليم دعاء، رقم: ۳۴۸۳۔ حسن بصری مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الأدعية، رقم: ۲۷۲۱، (۶۹۰۴)۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الأدعية، رقم: ۱۶۹۷، (۶۹۱۱)۔

❹ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء رقم: ۲۶۹۷، (۶۸۵۰)۔

❺ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ ربنا آتنا، رقم: ۶۳۸۹؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء باللهم آتنا فی الدنيا، رقم: ۲۶۹۰، (۶۸۴۰)۔

بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَّكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ)) [1]

''اے میرے رب! میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد مت کر، مجھے غالب کر اور مغلوب مت کر، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور ہدایت میرے لیے آسان کر دے اور جو میرے خلاف بغاوت کرے اس کے مقابلے میں میری مدد فرما، اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار، اپنا ذکر کرنے والا تجھ سے ڈرنے والا، تیرا حکم ماننے والا تیری طرف گڑگڑانے والا۔ عاجزی سے رجوع کرنے والا بنا دے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول کر اور میرے گناہوں کو دھو دے اور میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو ثابت رکھ اور میری زبان سیدھی کر دے اور میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے کینہ نکال دے۔''

﴿۱۵۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ)) [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔''

﴿۱۵۵﴾ ((رَبِّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)) [3]

---

[1] اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب مايقول الرجل إذا سلم، رقم: ١٥١٠ سنن الترمذی، كتاب الدعوات باب "رب أعني ولا تعن علي......"، رقم: ٣٥٥١۔
تنبیه: یہ اور مذکورہ چند احادیث مطلقاً ہیں ان میں نماز کے بعد کی تخصیص نہیں ہے۔

[2] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٤؛ سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب الدعا بالعفو والعافية، رقم: ٣٨٤٨، ٣٨٧١؛ سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب "سلوا الله العفو والعافية" رقم: ٣٥٥٨۔ **تنبیه**: یہ دعا صبح و شام کے اذکار میں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

[3] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب فی فضل سوال العافية، رقم: ٣٥١٢ سلمہ بن وردان ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه أبواب الدعاء باب الدعاء بالعفو والعافية، رقم: ٣٨٥١ قتادہ مدلس راوی ہیں اور عن سے روایت ہے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے سلامتی اور دنیا و آخرت میں معافی مانگتا ہوں۔''

﴿۱۵۶﴾ ((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰھُمَّ مَارَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ، اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ)) [1]

''اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ان لوگوں کی محبت جن کی محبت تیرے پاس میرے کام آئے۔ اے اللہ! جو مجھے محبت دے، تو اس محبت کو اپنی محبوب چیزوں میں مجھے تقویت دے، اے اللہ! جو تو نے محبت کی چیزوں سے مجھ کو دی ہے تو اس کو اپنی محبوب چیزوں میں میرے لیے دل جمعی کر دے۔''

﴿۱۵۷﴾ ((اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَاتُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَاوَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّاوَاجْعَلْ ثَأْرَنَاعَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّایَرْحَمُنَا)) [2]

''اے اللہ! ہمیں اپنا ایسا ڈر عطا فرما کہ ہمارے اور تیری نافرمانیوں کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دے اور ہمیں ایسی فرماں برداری عنایت کر کہ تو اس کی وجہ سے ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے۔ اور ایسا یقین دے جس کے سبب سے دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں اور جب تک ہمیں زندہ رکھے تو ہمارے کانوں،

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب الدعاء "اللهم ارزقنی حبك ......رقم:٣٤٩١۔ سفیان بن وکیع ضعیف ہے۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء: "اللهم اقسم لنا...... رقم: ٣٥٠٢۔ عبداللہ بن زحر ضعیف راوی ہے۔

آنکھوں اور قوتوں میں فائدہ دے اور ان میں سے ہر ایک کو ہمارا وارث کر دے، اور ہمارا غصہ ہمارے ظالموں پر کر دے اور ہمارے دشمنوں پر ہماری مدد فرما اور ہمارے دین میں ہماری مصیبتیں نہ بنا اور دنیا کو ہمارے لیے بڑے غم کی چیز مت بنا اور نہ ہمارے علم کو پہنچنے کی جگہ اور بے رحموں کو ہمارے او پر مت مسلط کر۔''

﴿۱۵۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ)) 1

''اے اللہ! مجھے اس سے نفع دے جو تو نے مجھے سکھایا ہے اور وہ سکھا دے جو مجھے نفع پہنچائے اور میرے علم میں اضافہ کر دے، ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور میں دوزخ والوں کے حال سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۱۵۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَاَرْضَ عَنَّا)) 2

''اے اللہ! ہمیں زیادہ کر کم نہ کر اور ہمیں عزت دے، ذلت نہ دے اور ہمیں عطا کر محروم نہ رکھ اور ہمیں پسند کر اور ہم پر دوسروں کو ترجیح نہ دے اور ہمیں خوش کر دے اور ہم سے خوش ہو جا۔''

﴿۱۶۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ)) 3

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تیرے محبوبین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور

---

1 **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب سبق المفردون......، رقم: ۳۵۹۹؛ سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب الإنتفاع بالعلم والعمل به، رقم: ۲۵۱۔ موسیٰ بن عبیدہ اور محمد بن ثابت دونوں ضعیف ہیں۔ 2 **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورة المؤمنین، رقم: ۳۱۷۳ یونس بن سلیم مجہول ہے۔ 3 **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء داود......، رقم: ۳٤۹۰ و صححه الحاکم، ۲/ ۵۳۳۔

وہ عمل مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی محبت میری جان، میرے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ عزیز بنا دے۔"

﴿۱۶۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ، اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَ اَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَاَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَ اَسْئَلُكَ الرِّضَآءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْئَلُكَ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مَضَرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّيْنَ)) [1]

"اے اللہ! اپنے علم غیب کی برکت اور مخلوق پر اپنی قدرت کی وجہ سے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ، جب تک تو جانتا ہے کہ میرا زندہ رہنا بہتر ہے اور فوت کر دے، جبکہ تو جانتا ہے کہ میری وفات میرے لیے بہتر ہے۔ اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرا خوف باطن اور ظاہر میں اور مانگتا ہوں تجھ سے حق بات کہنے کی توفیق خوشی اور غصہ کی حالت میں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے میانہ روی محتاجگی اور آسودگی کی حالت میں اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو اور ایسی آنکھ کی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو منقطع نہ ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے خوشنودی فیصلہ کے بعد اور سوال کرتا ہوں ٹھنڈے عیش کا مرنے کے بعد اور تیرے چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت مانگتا ہوں اور تیری ملاقات کا شوق بغیر کسی تکلیف کے جو نقصان

---

[1] **اسناده حسن**، سنن النسائي، كتاب السهو، باب نوع آخر (٦٢) رقم: ١٣٠٦۔

تنبیه: صاحب کتاب نے یہ "دعا" مشکوٰۃ سے نقل کی ہے اور مذکورہ الفاظ مشکوٰۃ کے ہی ہیں، لہٰذا بعض الفاظ سنن النسائی میں نہیں ہیں۔

پہنچائے اور بغیر کسی فتنے کے جو گمراہ کرے، اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا ہادی بنا دے۔''

﴿۱۶۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ أُعْظِمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ)) ❶

''اے اللہ! مجھے اپنا زیادہ شکر گزار بنا دے اور میں تیری زیادہ یاد کرنے والا ہوں اور تیری نصیحت کی زیادہ پیروی کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔''

﴿۱۶۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَاءَ بِالْقَدَرِ)) ❷

''اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی، پرہیز گاری، امانت، اچھی عادت اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔''

﴿۱۶۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِیْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِیْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)) ❸

---

❶ **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب اللهم اجعلنی أعظم......، رقم: ۳٦۰٤/ ۲، فرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔ ❷ **اسنادہ ضعیف**، الدعوات الکبیر للبیهقی، ۱/ ۱٦۹ رقم: ۲۲۹ عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی ضعیف ہے۔ ❸ **اسنادہ ضعیف**، الدعوات الکبیر للبیهقی، ۱/ ۱٦۸، رقم: ۲۲۷، فرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء "اللهم اجعل سریرتی......" رقم: ۳٥۸٦ ابوشیبہ عبدالرحمٰن بن اسحاق الکوفی ضعیف ہے۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی ۱/ ۱۷۲ رقم: ۱۲۰، ابوہارون العبدی ضعیف ہے۔

تنبیه: میرے علم کے مطابق یہ تین علیحدہ علیحدہ روایتیں ہیں جو بالترتیب درج کر دی گئیں ہیں۔

''اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے، بلاشبہ تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کی پوشیدگی جانتا ہے، اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو اچھا بنا دے، اے اللہ! میں تجھ سے وہ بہتر چیز مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو دیتا ہے، یعنی اہل اور مال اور اولاد جو گمراہ نہ ہونے والی ہو۔ میں پاکی بیان کرتا ہوں اپنے اس اللہ کی جو غلبے والا ہے اور وہ پاک ہے اس چیز سے جو (کافر لوگ) بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام نازل ہو اور سب تعریف اس اللہ کی ہے جو سارے جہان کی پرورش کرنے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ سر پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے:

﴿۱۶۵﴾((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ)) [1]

''اللہ کے نام سے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہی بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، اے اللہ! مجھ سے رنج و غم کو دور کر دے۔''

فجر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی اور دعائیں

فجر کی نماز کے بعد وظیفے اور ذکر الٰہی کے لیے اچھا وقت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی پھر بیٹھ کر یاد الٰہی کرتا رہا، یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔'' [2]

---

[1] **اسنادہ ضعیف** جداً، المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/ ۵۷ رقم: ۲۴۹۹، ۲۵۲۰؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۱/ ۱۶۴، رقم: ۱۱۳۔ سلام الطویل متروک اور زید العمی ضعیف راوی ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الجمعة، باب ماذکر ممایستحب من الجلوس......، رقم: ۵۸۶، ابوظلال ہلال بن ابی ہلال ضعیف راوی ہے۔

اور فرمایا: ''فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنا بہتر ہے چار اسماعیلی غلام آزاد کرنے سے۔'' [1]

اور فرمایا: ''جس نے صبح کی نماز کے بعد بات چیت کرنے سے پہلے اپنی جگہ بیٹھ کر دس دفعہ ((لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) پڑھ لیا تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ معاف ہوں گے، اور دس درجے بلند ہوں گے اور اس دن کی تمام مصیبتوں اور شیطان کے شر و فساد سے بچا لیا جائے گا۔'' [2]

اور فرمایا: ''صبح کی نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنے سے فرشتے اس کے حق میں استغفار کرتے رہتے ہیں۔'' [3]

نبی ﷺ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

[١٦٦] ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً)) [4]

''اے اللہ! میں تجھ سے حلال و پاکیزہ روزی، نفع دینے والے علم اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

اس دعا کو چاشت کے بعد پڑھنا چاہیے:

[١٦٧] ((اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ)) [5]

''یا اللہ! میں تیری ہی امداد سے پکڑتا ہوں اور تیری ہی اعانت سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جنگ کرتا ہوں۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف** ، سنن ابی داود، کتاب العلم، باب فی القصص، رقم: ٣٦٦٧۔ قتادہ مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [2] **اسنادہ حسن** ، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی ثواب کلمة التوحید...... رقم: ٣٤٧٤۔ [3] **حسن**، مسند احمد، ١/ ١٤٧، اس حدیث کے شواہد صحیح بخاری: ٦٥٩، صحیح مسلم ٤٥٩ میں ہیں۔

[4] **صحیح**، سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات والسنة فیها، باب مایقال بعد التسلیم، رقم: ٩٢٥؛ مسند احمد، ٦/ ٢٩٤، ٣٠٥۔ [5] **اسنادہ صحیح** ، مسند احمد، ٣/ ٣٣٢ وصححه ابن حبان: ٢٠٢٧ والمقدسی فی المختارة: ٨/ ٦١، ٥٤۔

اس دعا کو مغرب اور فجر کی نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھنا چاہیے:

[١٦٨] ((اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ)) [1]

"یا اللہ! مجھے دوزخ کی آگ سے بچا۔"

فجر کی نماز پڑھ کر بلا عذر سو جانا منع ہے

صبح کی نماز پڑھ کر بغیر کسی وجہ سے سونا درست نہیں ہے، یہ عبادت و ذکر الٰہی کا وقت ہے، تمام چیزیں اپنی اپنی زبان میں اللہ کی حمد وثنا اور تسبیح میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ انسان کو بھی ذکر الٰہی سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔ صبح کو سونے سے آدمی کی روزی سلب ہو جاتی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((نَوْمُ الصُّبْحِ يَمْنَعُ الرِّزْقَ)) [2]

"صبح کا سونا روزی سے محروم کر دیتا ہے۔"

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں صبح کو سوئی ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے مجھے پاؤں سے ہلا کر فرمایا: "اے میری پیاری بچی کھڑی ہو جا! پروردگار کی روزی کے پاس حاضر ہو۔ غافلین میں سے مت ہو۔ اللہ تعالیٰ صبح صادق اور آفتاب نکلنے کے درمیان لوگوں کی روزیاں تقسیم کرتا ہے۔" [3]

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آفتاب نکلنے سے پہلے سونے سے منع فرمایا ہے۔ [4]

اور حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ زمین اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتی ہے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد عالم کے سونے سے۔ [5]

---

[1] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٩؛ مسند احمد، ٤/ ٢٣٤ و صححه ابن حبان: ٢٠٢٢۔ [2] **اسناده ضعيف جدا**، مسند عبدالله بن احمد، ١/ ٧٣، اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروۃ متروک راوی ہے۔ [3] **اسناده ضعيف**، شعب الايمان للبيهقی، ٤/ ١٨١ رقم: ٤٧٣٥ وقال: "**اسناده ضعيف**" مالک بن ہارون ضعیف راوی ہے۔

[4] ان الفاظ کے ساتھ واضح صریح روایت مجھے نہیں ملی، البتہ ترغیب وترہیب کے بعض نسخوں میں "نهى رسول الله ﷺ عن النوم قبل طلوع الشمس" کے الفاظ ہیں۔ لیکن یہاں لفظ "نوم" صریح خطا یا تصحیف ہے۔ اصل میں "السوم" ہے دیکھئے سنن ابن ماجه، أبواب التجارات، باب السوم، رقم: ٢٢٠٦ وغیرہ۔

[5] شرح السنة، کتاب الصلاة، باب ما يستحب من الجلوس فی المسجد......، رقم: تحت ٧١٢ بدون السند۔ یہ بے اصل روایت ہے۔

اس قسم کی بہت سے روایتیں ہیں، لہٰذا صبح کی نماز کے بعد ذکر الٰہی، تلاوت قرآن مجید اور وظائف میں مشغول رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)۔

صبح وشام کی دعائیں

ان دونوں وقتوں کی بہت سی دعائیں ہیں ان میں سے چند دعاؤں کو فضائل سمیت یہاں لکھ دیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جو شخص صبح کو سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہتا تو قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی نہیں ہوگا، مگر جو اس سے زیادہ کہے۔ [1] اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں۔ [2]

اور فرمایا: ''جس نے سید الاستغفار شام کے وقت پڑھا اور اسی شام مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا، اگر صبح کو پڑھا اور مر گیا تو جنتی ہوگا، اسی دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں۔

[۱۶۹] ((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) [3]

''اے اللہ! تو میرا پالن ہار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا خالق ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور حتی الامکان میں تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں اور فعل بد کی برائی سے میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، تو مجھے بخش دے تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التهليل......، رقم: ٣٦٩١، (٦٨٤٢)۔

[2] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب فضل التسبيح......، رقم:٦٤٠٥۔

[3] صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب أفضل الإستغفار، رقم: ٦٣٠٦۔

اس دعا کو پڑھنے سے رات دن کی تکلیفوں سے بچا رہے گا، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی، اس دعا کو تین مرتبہ پڑھنا چاہئے:

﴿۱۷۰﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)) [1]

''صبح و شام اس اللہ کا نام لیتا ہوں جس کے نام کی وجہ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے جاننے والا ہے۔''

اس دعا کو نبی کریم ﷺ روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھتے تھے:

﴿۱۷۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ)) [2]

''یا اللہ! میرے بدن میں عافیت عطا فرما۔ یا اللہ! میرے کان، آنکھ میں عافیت دے، بس تو ہی سچا معبود ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس کو پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن خوش ہوگا۔''

﴿۱۷۲﴾ ((رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)) [3]

''میں اللہ کے پروردگار ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے خوش ہوگیا۔''

اس کو بلا ناغہ آپ ﷺ صبح و شام پڑھا کرتے تھے:

---

[1] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۸۸؛ سنن الترمذی کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء إذا أصبح و إذا أمسی، رقم: ۳۳۸۸؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب مايدعوبه الرجل إذا أصبح وإذا أمسی، رقم: ۳۸٦۹۔ [2] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الدعوات، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۹۰، جعفر بن میمون ضعیف راوی ہے۔

[3] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۲، ۱۵۲۹؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء إذاأصبح و إذا أمسی، رقم: رقم۳۳۸۹ واللفظ له؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب مايدعويه الرجل إذا أصبح……، رقم: ۳۸۷۰۔

﴿۱۷۳﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت کی عافیت چاہتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت مانگتا ہوں اپنے دین ودنیا اور مال واہل میں، اے اللہ! تو میرے عیبوں کو چھپا لے اور مجھے خوف کی چیزوں سے بچا۔ اے اللہ! میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر کی حفاظت فرما، میں تیری بزرگی کا واسطہ دے کر اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

اس کے بارے میں فرمایا جو ''اعوذ باللہ۔۔۔الخ'' کو تین بار پڑھ کر ''ھو اللہ الذی۔۔۔الخ'' پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے شام تک کے لیے ستر ہزار فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے، اور اگر اسی دن مر گیا تو موت شہادت کی ہوگی اسی طرح شام کے وقت پڑھنے سے بھی یہی درجہ حاصل ہوگا۔ ❷

﴿۱۷۴﴾ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾﴾))

---

❶ **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٤؛ سنن النسائی، كتاب الإستعاذة، باب الإستعاذة من الخسف، رقم: ٥٥٣١۔

❷ **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب فضائل القرآن، باب سورة الحشر، رقم: ٢٩٢٢ خالد بن طہمان سوئے حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

''میں پناہ چاہتا ہوں اس اللہ کی جو سننے والا جاننے والا ہے مردود شیطان سے، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور کھلی چیزوں کا جاننے والا ہے، وہ نہایت مہربان بڑا رحم کرنے والا ہے، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ پاک ذات (عیب سے) سالم امن دینے والا نگہبان، زبردست خودمختار عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ مشرکوں کے شرک سے بری و پاک ہے۔ اللہ وہ ہے جو پیدا کرنے والا ہے، موجد صورت بنانے والا ہے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں ہر چیز جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی پاکی بیان کرتی ہے وہی زبردست حکمت والا ہے۔''

سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورہ الفلق وسورہ الناس کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھنے سے ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے گا۔ [1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

[۱۷۵] ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾ [2]

''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔''

''کہہ دو! اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے برابر کوئی ہے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

[۱۷۶] ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾ [3]

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا اصبح، رقم: ۵۰۸۲؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند النوم، رقم: ۳۵۷۵۔

[2] ۱۱۲/ الاخلاص: ۱ـ۵۔ [3] ۱۱۳/ الفلق: ۱ـ۵۔

''شروع کرتا ہوں اسی اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔''
''کہہ دو! میں پناہ چاہتا ہوں صبح کے پروردگار کی، تمام مخلوق کی برائی اور اندھیری رات کی برائی سے، جب وہ آ جائے اور ان کے شر سے جو گرہوں میں پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں اور حاسد کی برائی سے، جب وہ حسد کرے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

﴿۱۷۷﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِكِ النَّاسِ ② اِلٰهِ النَّاسِ ③ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥﴾ ❶

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو نہایت مہربان اور بڑا رحیم ہے۔''
''کہہ دو! میں پناہ چاہتا ہوں لوگوں کے رب، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی، وسوسے ڈالنے والے پیچھے ہٹنے والے کی برائی سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے، جنوں اور انسانوں میں سے۔''

اس کے پڑھنے سے اگر قرضدار ہے، تو اس کے قرض کو اللہ ادا کر دے گا اور رنج وغم کو دور کر دے گا۔

﴿۱۷۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ)) ❷

''اے اللہ! میں رنج وغم سے، عاجزی وسستی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے غلبہ اور لوگوں کے دباؤ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''
اس کے پڑھنے سے تمام مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔

﴿۱۷۹﴾ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، مَاشَآءَ اللّٰهُ

---

❶ ۱۱۴/ الناس: ۱-۶۔ ❷ **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذة، رقم: ۱۵۵۵۔ غسان بن عوف لین الحدیث اور الجریری مختلط ہے۔

كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا)) [1]

''اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ، نیکی کا حصول اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔''

اس دعا کو آپ روزانہ صبح وشام پڑھا کرتے تھے:

۱۸۰ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَيْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ الشَّرِّ)) [2]

''اے اللہ! میں تیری اچانک آنے والی بھلائی چاہتا ہوں اور اچانک آنے والی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ تم روزانہ صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو:

۱۸۱ ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ فَاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ)) [3]

''اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور اے ہمیشہ قائم رہنے والے! تیری رحمت کے سبب سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے سب کاموں کو ٹھیک کر دے اور پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر۔''

اس کے متعلق فرمایا: ''جو اس کو ہر صبح وشام پڑھتا رہے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت کی مصیبتوں اور رنج وغم سے نجات دے گا:

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٥۔ عبدالحمید مولیٰ بنی ہاشم مجہول الحال راوی ہے۔

[2] **اسناده ضعيف جدا**، عمل اليوم والليلة لابن السنی، ١/ ٨٥ رقم: ٤٠ مسند أبی يعلى: ٣٣٧١، مكارم الأخلاق للخرائطی: ٤٦٩۔ یوسف بن عطیہ سخت ضعیف راوی ہے۔

[3] **حسن**، عمل اليوم والليلة للنسائی، رقم: ٥٧٠، وابن السنی: ١/ ٩٧، ٩٨، رقم: ٤٩؛ المستدرك للحاكم، ١/ ٥٤٥۔

(۱۸۲) ((حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ)) [1]

''مجھے اللہ کافی ہے وہی معبود ہے، میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں، وہ بڑے عرش کا رب ہے۔''

اس دعا کو آپ ہر صبح وشام پڑھا کرتے تھے:

(۱۸۳) ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى، اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا يَهْلِكُ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلاَّ وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلاَّ بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى اِلاَّ بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَ اَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ الثُّغُوْرِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْآثَارَ وَنَسَخْتَ الْآجَالَ، اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَّالسِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ، اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَلَكَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ اَنْ تَقْبَلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْفِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ)) [2]

''اے اللہ! تو زیادہ حق رکھتا ہے کہ یاد کیا جائے اور تیری ہی عبادت کی جائے اور تجھ ہی سے مدد طلب کی جائے تو بہت بڑا شفیق، مہربان، سخی اور داتا ہے اور سب

---

[1] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب مايقول إذا اصبح، رقم: ٥٠٨١۔

[2] **اسناده ضعيف**، المعجم الكبير للطبرانى، ٨/ ٢٦٤، ٢٦٥، ٣١٦، رقم: ٨٠٢٧ فضال بن جبیر ضعیف راوی ہے، مجمع الزوائد: ١٠/ ١٥٨، ١٥٩۔

مانگنے والوں کو دینے والا اور سب سے زیادہ کشادہ، تو ہی بادشاہ ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو یکتا ہے۔ تیری کوئی مثل نہیں، تیری ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، ہرگز نہیں عبادت کی جاسکتی مگر تیری توفیق سے، اور ہرگز نافرمانی نہیں کی جاتی مگر تیرے علم کے ساتھ، جب تیری عبادت کی جائے تو تو اس کی قدر کرتا ہے اور بدلہ دیتا ہے اور نافرمانی کی جائے تو، تو معاف فرما دیتا ہے، تو سب حاضرین سے زیادہ قریب اور سب نگہبانوں سے زیادہ نزدیک ہے اور سب نفسوں کے ورے تو ہی حائل ہے اور سب کی پیشانی کو تو ہی پکڑے ہوئے ہے۔ سب نشانیوں کو لکھ رکھا ہے اور سب کی عمریں تو نے لکھ رکھی ہیں اور تیری تجلیات کے سبب دل کشادہ ہے اور ہر مخفی اور پوشیدہ چیز تیرے سامنے ظاہر ہے، حلال وہی ہے جو تو نے حلال کیا ہے اور حرام وہی ہے جو تو نے حرام کیا ہے اور دین وہی ہے جو تو نے مقرر کیا، اور حکم وہی ہے جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے اور سب مخلوق تیری پیدا کی ہوئی ہے اور سب بندے تیرے بندے ہیں، تو ہی معبود، شفیق اور مہربان ہے۔ اور میں مانگتا ہوں تیرے اس منور چہرے کے توسل سے جس سے تمام آسمان وزمین روشن ہیں اور اس حق سے جو تیرے لیے ہے اور اس حق سے جو سائلین کا تجھ پر ہے کہ تو ان گناہوں کو معاف کردے جو صبح وشام میں ہوئے ہیں اور اپنی قدرت سے دوزخ سے محفوظ رکھ۔"

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "جو شخص اس دعا کو صبح وشام پڑھتا رہے گا، وہ رات دن کی عبادت کے ثواب کو پالے گا۔"

﴿۱۸۴﴾ ﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝﴾ [1]

---

[1] ٣٠/ الروم :١٧-١٩؛ **اسناده ضعيف**، سنن ابى داود، كتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٦، سعید بن بشیر مجہول اور محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی ضعیف راوی ہے۔

''اللہ کی پاکی بیان کرو شام اور صبح، آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے تعریف ہے اور (تسبیح کرو) پچھلے پہر اور جب تم دوپہر کرو۔ زندہ کو مردہ سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اسی طرح تمہیں بھی نکالا جائے گا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس آیت کو اور آیت الکرسی کو صبح کے وقت پڑھ لے تو شام تک تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور شام کے وقت پڑھنے سے صبح تک تمام بلاؤں اور مصیبتوں سے بچا رہے گا۔'' [1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

﴿۱۸۵﴾ ﴿حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝﴾ [2] ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝﴾ [3]

''حٰمٓ۔ یہ کتاب اللہ کی جانب سے اتاری گئی ہے، جو بڑا زبردست جاننے والا، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بڑا طاقت والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اللہ کی ذات وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں صرف وہی معبود ہے، وہ ہمیشہ زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، نہ اس کو اونگھ اور نیند آتی ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے۔ کون ایسا

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القران، باب ماجاء في سورة البقرة و...... رقم: ۲۸۷۹، عبدالرحمٰن بن ابی بکر الملیکی ضعیف ہے۔

[2] ۴۰/ المؤمن: ۱-۳۔ [3] ۲/ البقرة: ۲۵۵۔

ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے، وہ جانتا ہے جو کچھ مخلوق کے آگے اور پیچھے ہے اور اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے، مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں، وہ بڑی عظمت والا ہے۔"

صرف صبح کی دعائیں

مذکورہ دعائیں صرف صبح کے وقت پڑھنی چاہئیں، انہیں رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے:

﴿۱۸۶﴾ ((اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ)) [1]

"ہم نے دین اسلام پر اور کلمۂ اخلاص پر اور اپنے نبی ﷺ کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی، جو یکسو تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔"

﴿۱۸۷﴾ ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ)) [2]

"ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح کی اور تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، پیدا کرنا اور حکم کرنا اور رات دن اور جو ان میں بستے ہیں سب اللہ کے لیے ہیں۔ اے اللہ! اس دن کے پہلے حصے کو بھلائی اور اس کے درمیانی حصے کو حاجت روائی اور اس کے

---

[1] اسنادہ صحیح، مسند احمد، ۳/ ٤٠٦، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۳۔

[2] اسنادہ ضعیف جدا، کتاب الدعاء للطبرانی، ۲/ ۹۲۸، عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ۱/ ۸٤، رقم: ۳۹۔ ابوالورقاء فائد بن عبدالرحمن متروک راوی ہے۔

آخری حصے کو کامیابی والا بنا دے، اے تمام مہربانوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔''

﴿۱۸۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ مَآ اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ)) [1]

''اے اللہ! مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو جو بھی نعمت حاصل ہے وہ تجھ اکیلے کی طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، تیرے ہی لیے خوبی ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔''

﴿۱۸۹﴾ ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدٰهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ)) [2]

''ہم نے اور اللہ کے تمام ملک نے صبح کی، اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی، فتح ونصرت، روشنی اور برکت وہدایت مانگتا ہوں، اس دن اور اس کے بعد کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۱۹۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ)) [3]

''اے اللہ! ہم نے تیری مدد سے صبح کی اور شام کی اور تیرے ہی حکم سے ہمارا جینا و مرنا ہے اور تیری طرف اُٹھ کر جانا ہے۔''

﴿۱۹۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۳۔ عبداللہ بن عنبسہ مجہول الحال راوی ہے۔ [2] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۸٤۔ شریح بن عبید کی ابو مالک الاشعری سے روایت مرسل ہے۔

[3] اسناده صحيح، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا اصبح، رقم: ۵۰٦۸؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقال إذا أصبح، رقم: ۳۳۹۱، سنن ابن ماجه، کتاب الدعا باب ماجاء مايد عوبه الرجل إذا أصبح و أمسى، رقم: ۳۸٦۸۔

وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ))[1]

''اے اللہ! میں نے صبح کی، میں تجھے، عرش اٹھانے والے فرشتوں و دیگر تمام فرشتوں اور ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ایک ہی ہے، تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔''

﴿۱۹۲﴾ ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْحَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَاشِئْتَ كَانَ وَمَالَمْ تَشَأْ لَا يَكُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الرِّضَابَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا اِلٰى لِقَآئِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْاُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِيَ اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْتَسِبَ خَطِيْئَةً اَوْذَنْبًا لَا تَغْفِرُهٗ، اَللّٰهُمَّ فَاطِرَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

---

[1] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۶۹، ۵۰۸۷۔

وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَآئُكَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ اٰتِيَةٌ لَّاَ رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ط وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ اِلٰى ضُعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاِنِّيْ لَاَ اَثِقُ اِلَّاَ بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّاَ اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ میں تیری خدمت میں بار بار حاضر ہوں اور تیری اطاعت پر مستعد و کمر بستہ ہوں اور بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور تیری طرف سے ہمیں ملنے والی ہے اور تیری طرف جانے والی ہے، اے اللہ! جو بات میں نے کہی ہو اور کوئی قسم کھائی ہو یا کوئی نذر مانی ہو وہ تیری مرضی کے سامنے ہے، کیونکہ تو نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہے وہ نہیں ہوگا اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قدرت تیری توفیق ہی سے ممکن ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے۔ میرے مولا جو کچھ میں نے دعا کی ہے وہ دعا اسی کو لگے جس پر تو نے رحمت کی ہو، اور جس پر لعنت کی ہو تو وہ لعنت اسی پر پڑے جس سے تو نے نفرت کی ہو دنیا و آخرت میں تو ہی میرا مالک ہے، مجھے حالتِ اسلام میں مارنا اور نیک لوگوں میں شامل کرنا۔ اے اللہ! میں تیرے فیصلے کے بعد عمدہ عیش مرنے کے بعد اور تیرے چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت کے بعد تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتا ہوں اور تیرے دیدار کے شوق کو بغیر کسی تکلیف کے جو نقصان میں ڈالنے والی ہو یا کسی فتنے کے جو گمراہی میں مبتلا کرنے والا ہو، اور میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں زیادتی کروں یا کوئی دوسرا مجھ پر زیادتی کرے، یا کوئی گناہ کرنے کا ارادہ کروں جسے تو

---

[1] **اسناده ضعيف** ، مسند احمد، ٥/ ١٩١، المستدرك للحاكم، ١/ ٥١٦، ٥١٧، ابوبکر ابن ابی مریم ضعیف ہے اور ضمرہ بن حبیب کا سیدنا ابوالدرداء سے سماع ثابت نہیں ہے۔

معاف نہ کرے۔اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے! پوشیدہ وظاہر کے جاننے والے، بزرگی وعظمت والے! میں اس دنیا کی زندگی میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیری ہی گواہی کافی ہے، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اکیلا سچا معبود ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، تیرے لیے ہی بادشاہت ہے، تیرے لیے ہی تعریف ہے تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ اور تیری ملاقات حق ہے اور قیامت یقیناً آنے والی ہے، جس میں کوئی شک نہیں ہے اور تو قبر والوں کو اٹھائے گا، اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالے کرے گا، تو ایک کمزور، عیب دار گناہگار وخطا کار کے سپرد کرے گا، میں تیری ہی رحمت پر بھروسا کرتا ہوں، میرے سب گناہوں کو معاف کر دے، بلاشبہ گناہوں کو معاف کرنے والا صرف تو ہی ہے اور میری توبہ قبول فرما، تو بڑا توبہ قبول کرنے والا شفیق اور مہربان ہے۔''

صرف شام کی دعائیں

یہ دعائیں شام کے وقت پڑھی جائیں گی۔احادیث میں ان دعاؤں کی بڑی فضیلت آئی ہے۔رسول اللہ ﷺ اس دعا کو شام کے وقت پڑھتے تھے:

﴿۱۹۳﴾ ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَنَصْرَهَا وَنُوْرَهَا وَ بَرَكَتَهَا وَهُدَاهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا)) [1]

''ہم نے اور تمام ملکوں نے اللہ رب العالمین کے لیے شام کی، اے اللہ! میں اس رات کی بھلائی، فتح ونصرت، روشنی اور اس کی برکت وہدایت مانگتا ہوں اور اس کی

---

[1] اسناده ضعيف، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٨٤، شریح بن عبید کی عن ابی مالک روایت مرسل ہے۔

برائی اور اس کے بعد کی برائی سے تجھ سے پناہ چاہتا ہوں۔''

(دعائے سابق: ۱۹۱ نیز ۱۹۵ کے بارے میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اسے ایک بار پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے چوتھائی کو دوزخ سے آزاد کرے گا اور جو دو دفعہ پڑھے گا تو اللہ اس کے آدھے حصے کو آگ سے آزاد کر دے گا اور جو تین مرتبہ پڑھے گا، اللہ اس کے تین حصے آگ سے آزاد کر دے گا اور جو چار مرتبہ پڑھے گا، اللہ اس کے تمام حصے دوزخ سے آزاد کر دے گا اور اس دن کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔''

۱۹۴ ((اَللّٰهُمَّ مَآ اَمْسٰى بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ)) [1]

''اے اللہ! مجھے اور تیری مخلوق میں سے کسی کو جو نعمت بھی حاصل ہے وہ صرف تیری ہی جانب سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیری ہی تعریف ہے اور تیرے لیے شکر ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''جو اس دعا کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے آزاد کر دے گا۔''

۱۹۵ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَمْسَيْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ)) [2]

''اے اللہ! میں نے شام کی، میں تجھے، تیرے عرش اٹھانے والوں کو و دیگر تمام فرشتوں کو اور ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۳۔ عبداللہ بن عنبسہ مجہول الحال راوی ہے۔

[2] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۶۹، ۵۰۷۸۔

ان دونوں دعاؤں کو خود رسول اللہ ﷺ شام کے وقت پڑھا کرتے تھے:

﴿۱۹۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ)) [1]

''اے اللہ! ہم تیری ہی رحمت سے صبح وشام کرتے ہیں اور تیرے رحم وکرم سے جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوبارہ جی کر جانے والے ہیں۔''

﴿۱۹۷﴾ ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْٓءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) [2]

''ہم نے شام کی اور اللہ کے تمام ملک نے شام کی، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے میرے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جہنم کی آگ اور قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔''

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مايقول إذا اصبح، رقم: ٥٠٦٨؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء باب مايد عوبه الرجل إذا أصبح، رقم: ٣٧٦٨؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح، رقم: ٣٣٩١۔

[2] صحيح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب فی الأدعية رقم: ٢٧٢٣ (٦٩٠٧)۔

جمعہ کی صبح کی دعا

جمعہ کا دن تمام دنوں سے بہتر ہے، اس دن میں ایک ایسی گھڑی قبولیت کی ہوتی ہے کہ اگر جائز دعا مانگی جائے تو اللہ اس کو قبول فرماتا ہے۔ [1] تمام دن عبادت اور ذکر الٰہی میں گزارے تو سب سے اچھا ہے اور جمعہ کی صبح کو بھی وہی دعائیں پڑھنی چاہئیں، جو دوسرے دنوں میں صبح کے وقت پڑھی جاتی ہیں مگر اس دعا کو ضرور پڑھنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس دعا کو جمعہ کی صبح نماز فجر سے پہلے تین بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہوں کو معاف کر دے گا، اگر چہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں۔''

﴿۱۹۸﴾ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ)) [2]

''میں اس ذات پاک سے معافی چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی ہمیشہ رہنے والا اور قائم رہنے والا ہے اور میں اسی کی طرف عاجزی سے رجوع کرتا ہوں۔''

دن نکلنے کے بعد کی دعائیں

یہ دعائیں دن نکلنے کے بعد پڑھنی چاہئیں۔ نبی اکرم ﷺ آفتاب نکلنے کے بعد تیسری دعا یہ پڑھا کرتے تھے:

﴿۱۹۹﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا)) [3]

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمارے آج کے دن کے گناہ معاف کر دیئے اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا۔''

﴿۲۰۰﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَاَقَالَنَا فِیْهِ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الساعة التي في یوم الجمعة، رقم: ۹۳۵۔

[2] **اسناد ضعیف جدا**، المعجم الأوسط للطبرانی، ۵/ ۳۹۲ رقم: ۷۷۱۳، ۷۷۱۷؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۱/ ۱۳٤، رقم: ۸٤۔ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن متروک راوی ہے۔

[3] **موقوف، صحیح**، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب ترتیل القراة، رقم: ۸۲۲، (۱۹۱۱)۔ موقوفا۔

عَثَرَاتِنَا وَلَمْ يُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ)) ❶

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے آج کا دن ہمیں عطا فرمایا، ہماری لغزشوں سے درگزر فرمایا اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھا۔''

﴿۲۰۱﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَلَّلَنَا الْيَوْمَ عَافِيَةً وَّجَاءَ بِالشَّمْسِ مِنْ مَّطْلَعِهَا، اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُ لَكَ بِمَا شَهِدْتَّ لِنَفْسِكَ وَشَهِدَتْ بِهِ مَلٰٓئِكَتُكَ وَجَمِيْعُ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ الْقَآئِمُ بِالْقِسْطِ لَآاِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اُكْتُبْ شَهَادَتِيْ بَعْدَشَهَادَتِيْ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاُوْلِي الْعِلْمِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ السَّلَامُ اَسْئَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَادَعْوَتَنَا وَاَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا وَاَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ اَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مُنْقَلَبِيْ)) ❷

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں آج کا دن عافیت سے دکھایا اور آفتاب کو اس کی جگہ (مشرق) سے نکالا۔ یا اللہ! میں نے صبح کی، میں تیرے لیے گواہی دیتا ہوں جس بات کی خود تو نے اپنی ذات کے لیے شہادت دی اور تیرے تمام فرشتے اور تمام مخلوق نے دی کہ تو اکیلا ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، صرف تو ہی ہے، تو انصاف کو قائم کرنے اور جاری کرنے والا ہے، تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی نہیں ہے، تو زبردست حکمت والا ہے، اپنے فرشتوں اور اہل علم کی شہادتوں کے بعد میری گواہی لکھ لے، تو ہی سلام ہے، اے بزرگی وعظمت

---

❶ **موقوف صحيح**، عمل اليوم والليلة لا بن السني، ۱/ ۲۰٦، رقم:۱٤۹۔

❷ **اسناده ضعيف جدا**، عمل اليوم والليلة لابن السني، ۱/ ۲۰۵، رقم: ۱٤۸ كتاب الدعاء للطبراني، ۲/ ۹٤۱، عطیہ العوفی ضعیف ومدلس راوی ہے، جب کہ داود بن عبدالحمید الکوفی متکلم فیہ راوی ہے۔

والے! تیری طرف سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی ہے، یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہماری دعاؤں کو قبول فرما اور ہماری خواہشوں کو پورا کر اور اپنی تمام مخلوق سے ہمیں بے نیاز کر دے، اے اللہ! میرے اس دین کو درست کر دے جس میں میرے کام کی حفاظت ہے اور میری اس دنیا کو سنوار دے جس میں میری زندگی ہے اور میری آخرت کو ٹھیک کر دے جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے۔''

دن کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو شخص دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھے گا، اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے، اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں۔'' [1]

اور فرمایا: ''جو شخص دن میں سو بار اس دعا [رقم: ۲۰۲] کو پڑھے گا، اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو گناہ معاف ہوں گے اور شام تک شیطان کے شر و فساد سے بچا رہے گا۔'' نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دن بھر میں أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ دس بار پڑھ کر شیطان سے پناہ مانگے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا جو شیطان کو اس سے دور کرتا رہے گا۔'' [2]

اور فرمایا: ''جو شخص دن میں سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ معاف ہوں گے۔'' [3]

﴿۲۰۲﴾ ((لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) [4]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح، رقم: ٦٤٠٥؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل التھلیل......، رقم: ٢٦٩١، (٦٨٤٢)۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، مسند أبی یعلیٰ، ٣/ ٤٠٠، رقم: ٤١٠٠، ٤١١٤؛ المطالب العالیه لابن حجر: ٣٤٣٤، لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔ [3] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ذکر سبحان وبحمدہ، رقم: ٣٤٧٠۔

[4] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التھلیل، رقم: ٦٤٠٣؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل، رقم: ٢٦٩١: (٦٨٤٢)۔

''اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی حکومت ہے اور اسی کے واسطے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

رات دن کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ اس دعا کے متعلق فرماتے ہیں: ''جو اس کو پڑھتا ہوا مر جائے تو جنتی ہوگا، اگر رات میں پڑھے اور اسی رات فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔''

۲۰۳ ((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ)) [1]

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد و پیمان پر قائم ہوں، جس برائی کا میں نے ارتکاب کیا اُس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا معترف ہوں، پس میرے گناہ معاف کر دے، تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے۔''

اس دعا کے متعلق فرمایا کہ اس کے پڑھنے سے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے:

۲۰۴ ((لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ)) [2]

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، رقم: ٦٣٠٦۔

[2] **اسنادہ ضعیف،** سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء مایقول العبد إذا مرض، رقم: ٣٤٣٠؛ سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب فضل لا اله الا الله، رقم: ٣٧٩٤۔ ابواسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

کے لیے تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور عبادت پر قدرت اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔"

اس دعا کے متعلق فرمایا کہ اسے ہمیشہ پڑھتے رہو:

﴿۲۰۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَّاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا)) [1]

"اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی حالت میں تندرستی چاہتا ہوں، خلق وعبادت میں ایمان کا طالب ہوں اور ایسی نجات کا طلب گار ہوں جس کے پیچھے کامیابی ہو اور تیری رحمت کا محتاج ہوں اور تیری عافیت اور پردہ پوشی اور خوشنودی کا بھکاری اور حاجت مند ہوں۔"

نماز مغرب کے بعد کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو مغرب کی سنتوں کے بعد پڑھا کرتے تھے:

﴿۲۰۶﴾ ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ)) [2]

"اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔"

اس دعا کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو اس کو مغرب کے بعد پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے ایک محافظ فرشتہ بھیجے گا جو صبح تک شیطان سے بچاتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھے گا، دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس مؤمن غلام آزاد کرنے کا ثواب دے گا۔"

﴿۲۰۷﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [3]

---

[1] **حسن**، مسند احمد، ۲/ ۳۲۱، صحیحه الحاکم، ۱/ ۵۲۳ وسنده حسن۔

[2] **اسناده ضعیف** جدًا، عمل الیوم واللیلة لابن السنی، ۲/ ۷۴۶ رقم: ۶۵۹ عطاء بن عجلان متروک راوی ہے۔

[3] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء اللهم انی ظلمت ...، رقم: ۳۵۳۴۔

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

وتر کی دعا

وتر کی پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى دوسری رکعت میں قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنی چاہیے: [1]

اور سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) پڑھا جائے۔ [2]

اور دعائے قنوت پڑھے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ وتر میں اس دعا کو پڑھتے تھے:

﴿۲۰۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ)) [3]

''اے اللہ! مجھے راہ دکھا کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنہیں تو نے راہ دکھائی ہے اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنہیں تو نے عافیت دی ہے اور

---

[1] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلوٰة، باب ما یقرأ فی الوتر، رقم: ۱٤۲۳؛ سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء فیما یقراء فی الوتر، رقم: ۱۱۷۱۔

[2] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلوات، باب فی الدعاء بعد الوتر، رقم: ۱٤۳۰؛ سنن النسائی، کتاب قیام اللیل، باب ذکر الاختلاف......، رقم: ۱۷۳۵۔ [3] صحیح، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر، رقم: ۱٤۲۵ سنن ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، رقم: ٤٦٤؛ سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، رقم: ۱۱۷۸؛ سنن النسائی، کتاب قیام اللیل، باب الدعاء فی الوتر، رقم: ۱۷٤٦۔

تنبیه: یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے اپنے نواسے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی، نیز ''و نستغفرك و نتوب الیك'' کے الفاظ ثابت نہیں ہیں۔

مجھے دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنہیں تو نے دوست بنایا ہے اور مجھے برکت دے اس چیز میں جو تو نے مجھے عطا کی ہے اور مجھے اس برائی سے بچا لے جو تو نے مقدر کر رکھی ہے، بلاشبہ تو ہی حکم کرتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا۔ تیرا دوست ذلیل نہیں ہو سکتا اور تیرا دشمن عزیز نہیں ہو سکتا، اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند تر ہے، ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۲۰۹﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)) [1]

''یا اللہ! میں تیری خوشنودی کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری معافی کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں، میں تیری حمد و ثنا کو شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے۔''

سونے کے وقت کی دعائیں

یہ دعائیں سوتے وقت پڑھی جاتی ہیں جو مع ترکیب لکھی گئی ہیں، پہلے وضو کر کے پاک صاف بستر پر دایاں قدم رکھ کر بیٹھ جائیں، پھر سورت قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو دونوں ہاتھوں پر دم کر کے انہیں پورے بدن پر پھیریں، یہ عمل تین بار کریں۔ [2]

---

[1] اسناده صحیح، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر، رقم: ١٤٢٧؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب الدعاء فی الوتر، رقم: ٣٥٦٦، سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، رقم: ١١٧٩۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب إذا بات طاهرًا، رقم: ٦٣١١، ٦٣١٩، ٥٠١٧؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب ما یقول عند النوم......، رقم: ٦٧١٠ (٦٨٨٢) و باب رقیة المریض بالمعوذات......، رقم: ٢١٩٢، (٥٧١٦)۔

اس کے بعد قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھیں۔ 1 اس کے بعد ایک مرتبہ پوری سورہ دخان پڑھیں۔

اس کے پڑھنے سے ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے حق میں دعا اور استغفار کریں گے۔ 2 اور ایک ایک بار پوری سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک پڑھیں۔ 3 ان کے پڑھنے سے وہ عذاب قبر سے محفوظ ہو جائے گا۔ یہ سورتیں اپنے پڑھنے والوں کو عذاب قبر سے بچائیں گی۔ 4

اس کے بعد سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں آمن الرسول سے آخر سورت تک پڑھیں۔ 5

پھر آیۃ الکرسی پڑھیں، اس کے پڑھنے سے رات بھر شیطان کے شر اور اس کے وسوسوں سے محفوظ رہیں گے۔ 6

پھر ان کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ

---

1 **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول عندالنوم، رقم: ٥٠٥٥؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب منه (فی قراۃ سورۃ الکافرون.....) رقم: ٣٤٠٣ و صححه ابن حبان: ٢٣٦٣، ٢٣٦٤؛ والحاکم، ١/ ٥٦٥۔ 2 **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل حم الدخان، رقم: ٢٨٨٨۔ عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم ضعیف راوی ہے۔

3 **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملك، رقم: ٢٨٩٢، لیث بن ابی سلیم ضعیف اور ابوالزبیر مدلس راوی ہیں۔

4 **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملك، رقم: ٢٨٩٠۔ یحییٰ بن عمرو بن مالک ضعیف راوی ہے۔

تنبیه: سورۂ ملک اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی سنن ابی داود: ١٤٠٠ و سندہ حسن اور یہ دونوں سورتیں عذاب قبر سے بچاتی ہیں، کے لیے دیکھئے آثار صحابہ و تابعین مثلاً: دلائل النبوۃ للبیهقی ٧/ ٤١ و سندہ حسن، اثبات عذاب القبر للبیهقی :١٤٥ و سندہ حسن؛ مسند دارمی، ٢/ ٤٥٥ ح ٣٤١٣ و سندہ حسن۔

5 صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ البقرۃ، رقم: ٥٠٠٩؛ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحة وخواتیم سورۃ البقرۃ رقم:٨٠٨، (١٨٧٨)۔

6 صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ البقرۃ، رقم: ٥٠١٠، ٢٣١١۔

اَکْبَرُ کہیں۔ 1 پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر 2 پہلے اس دعا کو (تین بار) پڑھیں:

(۲۱۰) ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) 3

''اے اللہ! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے سب بندوں کو اٹھائے گا۔''

(۲۱۱) ((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى)) 4

''اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔''

(۲۱۲) ((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ)) 5

''اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں، اور اٹھاتا ہوں اگر تو میری جان روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

(۲۱۳) ((اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلاَّ اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ

---

1 صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب التكبير والتسبيح عند المنام، رقم: ٦٣١٨۔

2 صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب النوم على الشق الأيمن، رقم: ٦٣١٥۔

3 **اسناده حسن**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب مايقول عند النوم، رقم: ٥٠٤٥؛ سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب منه..... (١٨)، رقم: ٣٣٩٨۔

4 صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب وضع اليد تحت الخد اليمنٰى، رقم: ٦٣١٤؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، رقم: ٢٧١١، (٦٨٨٧)۔

5 صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب (١٣) رقم: ٦٣٢٠؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم: ٢٧١٤ (٦٨٩٢)۔

الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ)) ❶

''اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے حوالے کر دی اور اپنے چہرے کو تیری طرف پھیر دیا ہے، اپنے کام کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دے دیا اپنی رغبت اور تیرے خوف سے، تیرے سوا عذاب سے پناہ اور نجات کی جگہ کہیں نہیں، میں تیری اتاری ہوئی کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لے آیا۔''

﴿۲۱۴﴾((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لاَّ كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ)) ❷

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، کفایت کی اور پناہ دی، بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہیں کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا کوئی نہیں ہے۔''

﴿۲۱۵﴾((بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُكَّ رِهَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی)) ❸

''اللہ کے نام سے میں اپنی کروٹ رکھتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے، میرے شیطان کو ذلیل کر دے، میری گردن کو چھڑا دے اور مجھے بلند محفل والوں میں شامل کر دے۔''

﴿۲۱۶﴾((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا نام، رقم: ٦٣١٣؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب الدعاء عندالنوم، رقم: ٢٧١٠(٦٨٨٢)۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب الدعاء عندالنوم، رقم: ٢٧١٥(٦٨٩٤)۔

❸ **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب مايقول عند النوم، رقم: ٥٠٥٤۔

أَنْتَ)) ❶

''اے اللہ! تو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور جن پر ان کا سایہ ہے، تو رب ہے زمینوں کا اور جن چیزوں کو زمین نے اٹھا رکھا ہے، تو رب ہے شیطانوں کا اور جنہیں شیطانوں نے گمراہ کیا ہے۔ تو اپنی تمام مخلوق کے شر سے مجھے پناہ دینے والا ہو جا کہ کوئی مجھ پر زیادتی یا سرکشی کرے، تیری پناہ زبردست اور تیری تعریف بہت بڑی ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، صرف تو ہی معبود ہے۔''

﴿۲۱۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ، اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ)) ❷

''اے اللہ! میں تیرے کریم چہرے اور پورے کلموں کی برکت کے ذریعے سے پناہ چاہتا ہوں، ان چیزوں کی برائی سے جن کی پیشانی تیری گرفت میں ہے، اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ کو دور کرتا ہے، اے اللہ! تیرا لشکر کبھی شکست نہیں کھا سکتا، تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا اور دولتمند کو اس کی دولتمندی تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی تو پاک معبود ہے اور تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔''

رات کو جاگنے کے بعد کی دعائیں

رات کو سوتے سوتے اگر جاگ جائیں تو ان دعاؤں کو پڑھ لیا کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو رات کو جاگ جائے تو وہ اس دعا کو پڑھ کر دعا مانگے تو دعا قبول ہوگی اور جو وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی مقبول ہوگی۔''

---

❶ اسناده ضعيف جداً، سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب دعاء دفع الأرق، رقم: ۳۵۲۳، حکم بن ظہیر متروک راوی ہے۔

❷ اسناده ضعيف، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب ما يقول عند النوم، رقم: ۵۰۵۲، حارث الاعور ضعیف راوی ہے۔

[۲۱۸] ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ)) ❶

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ ہر عیب سے پاک معبود ہے اور اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے برائی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی توفیق سے ممکن ہے۔ یا اللہ! مجھے معاف کر دے۔''

آپ ﷺ جب رات کو جاگتے تو یہ دعائیں پڑھا کرتے تھے:

[۲۱۹] ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ، اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ)) ❷

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ ہی سچا معبود ہے، تیری ذات پاک ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا طلب گار ہوں، اے اللہ! تو میرے علم میں اضافہ فرما اور میرے دل کو ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کر، اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، تو بڑا بخشنے والا ہے۔''

[۲۲۰] ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ)) ❸

''کوئی معبود برحق نہیں مگر ایک اللہ غالب جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعار من الليل فصلى، رقم: ١١٥٤۔

❷ **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مايقول عند النوم، رقم: ٥٠٦١؛ صححه ابن حبان: ٢٣٥٩ والحاكم، ١/ ٥٤٠ ووافقه الذهبي۔ ❸ **اسناده حسن**، عمل اليوم والليلة لابن السني: ٢/ ٨٧٢، رقم: ٧٥٩ والنسائي: ٨٦٤؛ صححه ابن حبان: ٥٥٣٠ والحاكم، ١/ ٥٤٠ ووافقه الذهبي۔

کچھ بھی اس کے درمیان ہے، بڑا زبردست معاف کرنے والا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی رات کو اپنے بستر سے اٹھ جائے، پھر دوبارہ سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ تین مرتبہ بستر کو جھاڑ کر اس دعا کو پڑھ کر سو جائے۔" [1]

نیند میں ڈرنے کی دعا

جب نیند میں کوئی شخص ڈرے یا کوئی خواب دیکھ کر خوفزدہ ہو تو اسے چاہیے کہ بائیں جانب تھتکار کے کروٹ بدل لے اور تین مرتبہ شیطان کے شر سے پناہ مانگے۔ [2] یعنی أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر ان دعاؤں کو پڑھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نیند میں تم ڈر جاؤ تو اس دعا کو پڑھ لیا کرو۔ کوئی جن، شیطان تمہیں تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔" حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس دعا کو اپنے سمجھدار بچوں کو یاد کرا دیتے تھے۔ [3]

(۲۲۱) ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ)) [4]

"میں اللہ کے پورے کلموں کے ذریعے سے اس کے غصے، اس کے عذاب، اس کے بندوں کے شر سے، شیطانوں کے وسوسوں سے اور ان کا میرے پاس حاضر ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔"

اس دعا کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس رات مجھے شیطانوں نے آگ

---

[1] صحيح بخارى، كتاب التوحيد، باب السؤال بأسماء الله تعالىٰ……، رقم: ٧٣٩٣۔
تنبیه: دعا کے لیے دیکھئے اسی کتاب میں دعا نمبر ۲۱۲۔ [2] صحيح بخارى، كتاب التعبير، باب إذا رأى مايكره……، رقم: ٧٠٤٤، ٧٠٤٥؛ صحيح مسلم، كتاب الرؤيا، باب فى كون الرؤيا من الله……، رقم: ٢٢٦١ (٥٨٩٧، ٥٩٠١)۔

[3] سنن الترمذى: ٣٥٢٨، وسندہ ضعیف، تفصیل اگلے حوالے میں ملاحظہ کریں۔

[4] **اسناده ضعيف**، سنن ابى داود، كتاب الطب، باب كيف الرقى، رقم: ٣٨٩٣؛ سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب دعاء الفزع فى النوم، رقم: ٣٥٢٨، محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت بھی نہیں ہے۔

کے شعلوں سے جلانا چاہا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر بتایا کہ اس دعا کو پڑھیں تو میں نے اسے پڑھ لیا، پڑھتے ہی ان کی آگ بجھ گئی۔"

۲۲۲ ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ)) [1]

"میں اللہ کے ان پورے کلموں کے ذریعے سے پناہ چاہتا ہوں کہ ان کے خلاف کوئی نیک و بد کچھ کر ہی نہیں سکتا اس برائی سے جو آسمانوں سے اترتی اور چڑھتی ہے اور اس برائی سے جو زمین میں پیدا ہوئی اور زمین سے نکلی، اور رات کے فتنوں کے شر سے اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات دن کے حادثوں کے شر سے مگر اس واقعہ سے جو بھلائی لے کر آئے، اے شفیق مہربان۔"

۲۲۳ ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) [2]

"میں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ اس کی تمام مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔"

۲۲۴ ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّ هَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ)) [3]

"میں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ذریعے سے ہر شیطان، ہر ایذا دینے والے جانور اور ہر نظر لگنے والی آنکھ سے پناہ چاہتا ہوں۔"

---

[1] حسن، مسند احمد، ۳/ ۴۱۹؛ موطا امام مالك: ۲/ ۹۵۰، ۹۵۱؛ عمل اليوم والليلة لابن السنى، ۲/ ۷۲۶، رقم: ۶۳۸۔ [2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فى التعوّذ من سوء القضاء ودرك الشقاء، رقم: ۲۷۰۷(۶۸۷۸، ۶۸۷۹)۔

[3] صحيح بخارى، كتاب احاديث الانبياء، باب (۱۰)، رقم: ۳۳۷۱۔

رات کی بے چینی اور نیند نہ آنے کی دعائیں

رات کو نیند نہ آنے کی وجہ سے بے قراری اور بے چینی یا نیند اُچٹ ہو جانے سے طبیعت پریشان ہو تو ان دعاؤں کو پڑھ کر سو جائیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے پریشانی کو دور کر دے گا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی بے چینی کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی، آپ نے ان دعاؤں کو پڑھنے کی ترغیب دی۔ وہ پڑھنے لگے، ان کی بے خوابی اور بے قراری دور ہوگئی۔

﴿۲۲۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَلَيَّ اَوْاَنْ يَّبْغِيَ عَلَيَّ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى عَزَّجَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) ❶

"اے اللہ! تو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور جو چیز بھی ان کے سایہ میں ہے، اور رب ہے ساتوں زمینوں کا اور جن چیزوں کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے اور رب ہے شیطانوں کا اور جنہیں شیطانوں نے گمراہ کیا، اپنی تمام مخلوق کے شر سے مجھے بچا کہ مجھ پر کوئی ظلم یا زیادتی نہ کرے، تیری پناہ چاہنے والا غالب ہو کر رہے گا، اور تیرا نام بڑا ہی عظمت والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ ہی معبود ہے۔"

﴿۲۲۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِهْدَءْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ)) ❷

---

❶ اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء دفع الأرق……، رقم:۳۵۲۳، حکم بن ظہیر ضعیف راوی ہے۔ کما تقدم۔ ❷ اسنادہ ضعیف جدا، المعجم الکبیر، ۵/ ۱۲٤ رقم: ٤٨١٧؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی، رقم: ۷۵۱۔ عمرو بن الحصین العقیلی متروک راوی ہے۔

”اے اللہ! ستارے چھپ گئے اور آنکھیں پرسکون ہونے لگیں، تو ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے، تجھے نیند اور اُونگھ نہیں آتی، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! میری رات پرسکون بنا دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔“

برے خواب کی دعائیں

اچھا خواب دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرنی اور برے خواب دیکھ کر شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے۔ [1]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب برا خواب دیکھو تو اس دعا کو پڑھ لیا کرو۔“

﴿۲۲۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَسَيِّئَاتِ الْاَحْلَامِ فَاِنَّهَا لَا تَكُوْنُ شَيْئًا)) [2]

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کے عمل سے اور برے خواب سے، کیونکہ وہ کچھ نہیں ہے۔“

نبی ﷺ سے جب کوئی خواب بیان کرتا تو آپ اس کے لیے یہ دعا فرماتے تھے:

﴿۲۲۸﴾ ((رَاَيْتَ خَيْرًا وَيَكُوْنُ خَيْرًا)) [3]

”اچھا خواب دیکھا اور بہتری ہوگی۔“

﴿۲۲۹﴾ ((خَيْرًا تَلْقَاهُ وَشَرًّا تَوَقَّاهُ خَيْرًا لَّنَا شَرًّا لِاَعْدَائِنَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)) [4]

”تم بھلائی پاؤ گے اور، برائی سے بچو گے، ہمیں بھلائی پہنچے گی اور ہمارے دشمنوں کو

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب اذا رأی ما یکرہ فلا یخبر بها ولا یذکرها، رقم: ۷۰۴۴، ۷۰۴۵؛ صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب فی کون الرؤیا من الله وانها جزء من النبوة، رقم: ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، (۵۸۹۷)۔ [2] **اسناده ضعيف**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۸۸۴، رقم: ۷۷۲، مسیب بن شریک کے متروک الحدیث ہونے کے علاوہ سند منقطع بھی ہے۔

[3] **اسناده ضعيف جدا**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۸۸۷، رقم: ۷۷۵ محمد بن عبید اللہ متروک ہے۔ [4] **اسناده ضعيف**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۸۸۵، رقم: ۷۷۴۔ سلیمان بن عطاء متروک ہے۔

برائی ملے گی، سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

پچھلی رات کی دعا

رات کا پچھلا حصہ بہت مبارک اور مقبول ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُوْلُ: مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبُ لَهُ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ)) [1]

''رات کے پچھلے تہائی حصے میں اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا پر نزول فرما کر ارشاد فرماتا ہے: کوئی دعا کرنے والا ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی مانگنے والا ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں، کوئی معافی کا خواستگار ہے جو معافی چاہے میں اس کو معاف کروں۔''

صبح تک برابر اللہ تعالیٰ یہی فرماتا رہتا ہے، پس ایسے وقت میں دنیا و آخرت کی بھلائی مانگنی چاہیے، اور یاد الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نماز تہجد کی دعائیں

نمازِ تہجد کی احادیث میں بہت زیادہ فضیلت آئی ہے، اگر اللہ تعالیٰ توفیق مرحمت فرمائے تو نماز تہجد ضرور پڑھنی چاہیے، فرض نمازوں کے بعد سب سے زیادہ درجہ تہجد کی نماز کا ہے۔ [2] اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ آخر رات میں اٹھ کر قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کریں، پھر نماز شروع کریں اور تکبیر تحریمہ کے بعد ان دعاؤں کو یا ان میں سے کسی ایک کو پڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو تہجد کی نماز میں پڑھا کرتے تھے:

---

[1] صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب الدعاء والصلاة من آخر الليل، رقم: ١١٤٥؛ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب فى الدعاء والذكر رقم: ٧٥٨، (١٧٧٢)۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم، رقم: ١١٦٣ (٢٧٥٥)۔

﴿۲۳۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَائُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ وَلاَ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ)) [1]

''اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے، تو ہی آسمانوں وزمینوں اور ان کے رہنے والوں کو قائم کرنے والا ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمینوں اور ان میں بسنے والی چیزوں کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو ہی آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے سب کو روشن کرنے والا ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو حق ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، تیرا دیدار حق ہے، تیری ہی بات سچی ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ موجود ہے۔ اور سب انبیا علیہم السلام برحق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا ہی فرماں بردار ہوگیا، تجھ پر ایمان لے آیا اور تجھ پر ہی بھروسا کیا، تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے جھگڑتا ہوں، تیری ہی طرف فریاد لاتا ہوں، تو میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ وظاہر اور ان تمام گناہوں کو جنہیں تو جانتا ہے معاف کر دے تو ہی آگے اور پیچھے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب التهجد بالليل، رقم: ۱۱۲۰؛ صحیح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعائه بالليل، رقم: ۷۶۹ (۱۸۰۸)۔

تنبیه: ولا حول ولا قوة...... کے الفاظ کے لیے دیکھئے سنن النسائی: ۱۶۲۰۔

کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور نیکی کرنے کی طاقت اور گناہوں سے باز رکھنے کی قوت تیرے سوا کسی میں نہیں ہے۔“

﴿۲۳۱﴾((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ)) [1]

”اے اللہ! جبریل ومیکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور کھلی چیزوں کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کریگا، جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں، مجھے اس حق کی طرف ہدایت دے جس میں اختلاف کیا گیا ہے، تو جسے چاہے سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔“

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبى ﷺ ودعائه بالليل رقم: ٧٧٠ (١٨١١)۔

تیسری منزل
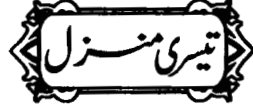
اسمائے حسنیٰ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ اللہ تعالیٰ کے بہت اچھے اچھے نام ہیں۔ انہی کے ذریعے سے تم اللہ تعالیٰ کو پکارو۔ [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو شخص ان کو یاد کر کے گنتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' [2]

وہ اسمائے حسنیٰ یہ ہیں:

[۲۳۲] ((هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي

---

[1] ٧/ اعراف: ١٨٠۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، بابٌ لِلّٰه مائة اسم غير واحدة، رقم: ٦٤١٠؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی اسماء اللہ تعالیٰ وفضل من احصاها رقم: ٢٦٧٧(٦٨٠٩)۔

الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ)) [1]

''اللہ وہ ذات ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، بادشاہ پاک، سلامتی عطا کرنے والا، امن دینے والا، پناہ دینے والا، غالب بڑا زبردست، بڑائی والا، پیدا کرنے والا، بنانے والا، بخشنے والا، دباؤ والا، بہت دینے والا، روزی دینے والا، کھولنے والا، جاننے والا، تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلیل کرنے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا، باریک بین ،خبردار کرنے والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدردان، بلندی والا، بڑائی والا، حفاظت کرنے والا، روزی پہنچانے والا، کفایت کرنے والا، بزرگی والا، عزت والا، نگہبان، قبول کرنے والا، کشائش والا، حکمت والا، محبت کرنے والا، بڑی شان والا، اٹھانے والا، حاضر سچا مالک کام بنانے والا، زور آور، قوت والا، حمایت کرنے والا، خوبیوں والا، گننے والا، نیا پیدا کرنے والا، لوٹانے والا، جلانے والا، مارنے والا، زندہ سب کا تھامنے والا، پانے والا، عزت والا، اکیلا بے نیاز، قدرت والا، مقدور والا، آگے کرنے والا، پیچھے کرنے والا، سب سے پہلے، سب سے پیچھے، ظاہر چھپا، مالک پاک صفتوں والا، احسان کرنے والا، رجوع کرنے والا، بدلہ لینے والا، معاف کرنے والا، نرمی کرنے والا، ملک کا مالک، صاحب عزت کا، بخشش کا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے پروا، بے پروا کرنے والا، روکنے والا، نقصان پہنچانے والا، نفع دینے والا، روشن کرنے والا، ہدایت دینے والا، ایجاد کرنے والا، باقی رہنے والا سب کا وارث، نیک راہ بتانے والا، صبر کرنے والا۔''

---

[1] اسناده ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب حدیث فی أسماء الله الحسنیٰ، رقم: ٣٥٠٧، سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب اسماء الله عزوجل، رقم: ٣٨٦١، ولید بن مسلم کا سماع مسلسل نہیں ہے۔

استخارہ کی دعا

احادیث میں استخارہ کی بہت فضیلت آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو استخارہ کرلے وہ کبھی شرمندہ نہ ہوگا اور نہ نقصان اٹھائے گا'' [1]

استخارہ کرنا نیک نیتی کی علامت ہے اور استخارہ نہ کرنا بدقسمتی ہے۔ [2]

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس طرح استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے تھے۔ [3]

مختصر استخارہ: ''اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ''

اور اصل استخارہ کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر دعائے استخارہ پڑھی جائے اور هٰذَا الْاَمْرَ کی جگہ اس کام کا نام لیا جائے جس کے کرنے کا ارادہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ فرمایا کرتے تھے۔ [4]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا: ''اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ (طلب خیر ومشورہ) کرلیا کرو۔ اس کے بعد غور کرو جو بات تمہارے دل میں آئے، اسی میں بھلائی ہے۔'' [5]

دعائے استخارہ یہ ہے:

(۲۳۳) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ

---

[1] **اسنادہ ضعیف جدا**، المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ۷۸، والأوسط: ۷۷۵، رقم: ۶۶۲۳، ۶۶۲۷، عبدالقدوس بن حبیب الکلاعی متروک راوی ہے۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء فی الرضاء بالقضاء، رقم: ۲۱۵۱، محمد بن ابی حمید ضعیف راوی ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عندالاستخارة، رقم: ۱۱۶۲، ۶۳۸۲۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء اللهم خرلی......، رقم: ۳۵۱۶، زنفل بن عبداللہ ضعیف راوی ہے۔

[5] **اسنادہ ضعیف جدا**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۶۷۷، رقم: ۵۹۹، عبیداللہ بن الحمیری مجہول الحال ہونے کے ساتھ یہ روایت ساقط بھی ہے۔

وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ)) [1]

''اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے سے بھلائی مانگتا ہوں، تیری قدرت کے ذریعے سے قوت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، بلاشبہ تو ہی قادر ہے، میں قدرت نہیں رکھتا، تو ہی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین ودنیا اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے تو اسے میرے قابو میں کردے اور اس کو میرے لیے آسان کردے، پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میرے لیے، میرے دین ودنیا اور میرے کام کے انجام میں بہتر نہیں ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقرر کردے۔ جہاں سے بھی ہو، پھر مجھے اس سے خوش کردے۔''

غم اور مشکل کے وقت کی دعائیں

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''پریشانی اور مشکل کے وقت جو شخص آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی فرما کر پریشانی کو دور فرما دے گا۔'' [2]

اور آپ نے فرمایا: جو ((لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ)) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی بے چینی دور فرما دے گا۔'' [3]

---

[1] صحیح بخاری' کتاب الدعوات باب الدعاء عند الاستخارة رقم: ١١٦٢، ٦٣٨٢۔

[2] اسنادہ ضعیف، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ١/ ٣٩٧، رقم: ٣٤٥، عامر بن مدرک لین الحدیث راوی ہے۔ [3] صحیح، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعوة ذی النون، رقم: ٣٥٠٥۔

نیز فرمایا: ''غم اور مشکل کے وقت ((اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا)) پڑھا کرو۔'' [1]

اور آپ ﷺ پریشانی کے وقت ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۲۳۴﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)) [2]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو عظیم و بردبار ہے، اللہ ہی معبود برحق ہے جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ ہی عبادت کے لائق ہے جو آسمانوں و زمین اور بزرگ و برتر عرش کا رب ہے۔''

﴿۲۳۵﴾ ((لَآ اِلٰهِ اِلاَّ اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ)) [3]

''اللہ ہی معبود برحق ہے جو بہت بردبار اور بزرگ ہے، اللہ ہی کے لیے پاکی ہے جو آسمانوں اور بڑے عرش کا رب ہے، اللہ رب العالمین کے لیے ساری تعریفیں ہیں، اے اللہ! میں تیرے بندوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اللہ ہی مجھے کافی ہے اور وہی بہت اچھا کارساز ہے۔''

﴿۲۳۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ

---

[1] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الدعاء عند الكرب، رقم: ۱۵۲۵؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب الدعاء عند الكرب، رقم: ۳۸۸۲۔ [2] صحيح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الكرب، رقم: ۶۳۴۵؛ صحيح مسلم، کتاب الذكر والدعاء، باب دعاء الكرب، رقم: ۶۹۳۰ (۶۹۲۱)۔ [3] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة لابن السنی: ۱/ ۳۹۸، رقم: ۳۴۶، إلىٰ رب العرش العظيم، *محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی* متروک ہے۔ مكارم الأخلاق للخرائطی: ۴۹۰، إلىٰ شر عبادك۔

عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں ایک لحہ بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے سب کاموں کو درست کر دے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔''

۲۳۷ ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ)) [2]

''اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، سب کے تھامنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے سے فریاد رسی چاہتا ہوں۔''

۲۳۸ ((رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) [3]

''اے ہمارے پروردگار! دنیا اور آخرت میں ہمیں بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

رنج و غم اور فکر دور کرنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غم اور فکر میں مبتلا ہو جائے اسے چاہئے کہ یہ دعا پڑھ لے، یہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کے رنج و غم دور فرما دے گا اور بڑی خوشی مرحمت فرمائے گا۔''

۲۳۹ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآءُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٩٠، جعفر بن میمون ضعیف راوی ہے۔ [2] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب قول یا حی یا قیوم، رقم: ٣٥٢٤۔ [3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ ربنا آتنا فی الدنیا...، رقم: ٦٣٨٩، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء، رقم: ٢٦٩٠(٦٨٤٠)۔

تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ)) [1]

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے غلام اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے قابو میں ہے، میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے، تیرا فیصلہ میرے بارے میں انصاف کے ساتھ ہے، میں تجھ سے تیرے اس نام کے ذریعے سے سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنے لیے پسند کیا یا اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا، یا اپنے علم غیب میں تو نے اسے اختیار کر رکھا ہے کہ قرآن مجید کو میرے دل کی فرحت وخوشی اور میری آنکھوں کا نور بنا دے اور میرے رنج وغم مجھ سے دور کر دے۔''

اور فرمایا: ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ'' ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ ان میں سب سے ہلکی رنج وغم ہے۔ [2]

یعنی اس کے پڑھنے سے رنج وغم دور ہو جاتے ہیں۔ اور فرمایا: ''جو شخص ہمیشہ استغفار پڑھتا رہے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر مشکل آسان کر دیتا ہے اور ہر غم دور کر دیتا ہے اور وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔'' [3]

اور ہر مشکل کو دور کرنے میں ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰہِ تَوَكَّلْنَا'' مجرب ہے۔ [4]

مصیبت کے وقت کی دعا

خدانخواستہ اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو وہ یہ دعا پڑھے، رسول

---

[1] **حسن**، مسند احمد، ۱/ ۳۹۱؛ مسند أبی یعلی: ۵۲۹۷؛ صحیحه ابن حبان، موارد: ۲۳۷۲ والحاکم ۱/ ۵۰۹۔ [2] **اسناده ضعیف**، المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۴۲، بشر بن رافع الحارثی ضعیف ہے۔ [3] **اسناده ضعیف**، سنن أبی داود، کتاب الوتر، باب الإستغفار، رقم: ۱۵۱۸؛ سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب الاستغفار، رقم: ۳۸۱۹۔ حکم بن مصعب مجہول ہے۔
[4] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ماجاء فی شان الصور، رقم: ۲۴۳۱، ۳۲۴۳۔ عطیہ العوفی ضعیف ومدلس ہے۔

اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''یہ دعا پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں کوئی بہتر چیز عنایت فرمادے گا۔''

﴿۲۴۰﴾((اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰھُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا)) ❶

''ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنی مصیبت کا ثواب مانگتا ہوں، تو اس میں مجھے نیکی عطا فرما اور مصیبت کے بدلے میں اچھی چیز مرحمت فرما۔''

دشمن سے خوف کے وقت کی دعا

جب کسی کو اپنے دشمن سے خوف ہو تو اس دعا کو پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی سے خطرہ محسوس کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿۲۴۱﴾((اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ)) ❷

''اے اللہ! ہم تجھے ان دشمنوں کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں اور ان کی برائی سے پناہ چاہتے ہیں۔''

بادشاہ یا ظالم سے خوف کی دعا

اگر کوئی کسی ظالم سے خوف زدہ ہو تو پہلی دعا کو تین مرتبہ اور دوسری کو ایک بار پڑھ لیا کرے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ایسی حالت میں پڑھا کرتے تھے۔

﴿۲۴۲﴾((اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا اَللّٰہُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ

---

❶ **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب فی الاسترجاع، رقم: ٣١١٩؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی الاسترجاع عند المصیبة، رقم: ٣٥١١؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبة، رقم:١٥٩٨؛ صحیح مسلم، (والفاظه مختلفة):٩١٨ (٢١٢٦)۔ ❷ **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب مایقول الرجل إذا خاف قومًا، رقم: ١٥٣٧، قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ)) 1

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ تمام مخلوق سے زیادہ قوی ہے اور بہت بڑا غالب ہے، اس سے جس سے میں ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکنے والا ہے، میں پناہ چاہتا ہوں تیرے فلاں بندے کے شر سے اور اس کی فوج اور اس کے خادموں اور اس کے تابعداروں کے شر سے۔ اے اللہ! میرا پشت پناہ بن جا۔ ان کی برائیوں سے، تیری تعریف بہت بڑی ہے اور تیری پناہ چاہنے والا غالب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

﴿۲۴۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْاَنْ يَّطْغٰى)) 2

''اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ ہم پر کوئی زیادتی یا سرکشی کرے۔''

﴿۲۴۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ)) 3

''اے اللہ! تو جبریل، میکائیل اور اسرافیل کا رب ہے اور ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کا رب ہے اور مخلوق میں سے کسی کو مجھ پر اتنا غالب نہ کر جس کی مجھے طاقت نہیں۔''

---

1 اسناده حسن (موقوف) مصنف ابن أبی شيبة: ۱۰/ ۲۰۳، رقم: ۲۹۱۶۸؛ المعجم الكبير للطبرانی: ۱۰/ ۳۱۴، ۲۵۸، رقم: ۱۰۵۹۹۔

2 اس روایت کی اصل نہیں ملی، واللہ اعلم۔

3 اسناده ضعيف، مصنف ابن أبی شيبه: ۱۰/ ۲۰۴، رقم: ۲۹۱۷۱ یہ روایت متصل نہیں ہے۔

﴿۲۴۵﴾ ((رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّ اِمَامًا)) [1]

''میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور قرآن کے حاکم وامام ہونے پر راضی ہوں۔''

﴿۲۴۶﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ)) [2]

''اللہ حلیم وکریم ہی معبود برحق ہے، اللہ کی ذات تمام عیبوں سے پاک ہے، وہ رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور رب ہے عرشِ عظیم کا، تیری پناہ چاہنے والا غالب ہے اور تیری تعریف بہت بڑی ہے۔''

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انصاری صحابہ میں سے ایک صحابی ابو معلق نامی بہت متقی پرہیزگار اور تجارتی کاروبار میں بہت مشہور تھے۔ ایک مرتبہ وہ مال تجارت لیکر باہر سفر میں تشریف لے گئے، اتفاق سے راستے میں ایک ڈاکو ملا اس ڈاکو نے کہا: جو کچھ تیرے پاس مال ہے وہ یہاں رکھ دے، ورنہ میں تجھے قتل کردوں گا۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال لے لو۔ اس ڈاکو نے کہا: مال تو میرا ہو ہی چکا ہے۔ میں تجھے بغیر مارے نہ چھوڑوں گا۔ صحابی نے کہا: بہت اچھا مگر مجھے چار رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دیدو۔ ڈاکو نے اتنی مہلت دے دی۔ موصوف نے وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی اور آخری سجدے میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی:

﴿۲۴۷﴾ ((يَا وَدُوْدُ يَا ذَاالْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا فَعَّالُ لِّمَا يُرِيْدُ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّذِیْ لَا يُرَامُ وَبِمُلْكِكَ الَّذِیْ لَا يُضَامُ

---

[1] **اسناده ضعيف** ، مصنف ابن أبی شيبه: ۱۰/ ۲۰۵ ، رقم: ۲۹۱۷۲ ، یزید بن ہارون مدلس ہیں، نیز یہ روایت متصل نہیں ہے۔ [2] **اسناده ضعيف** ، عمل اليوم والليلة لابن السنی: ۱/ ۳۹۸ ، رقم: ۳٤٦ ، محمد بن عبدالرحمٰن البیلمانی متروک اور اس کا والد ضعیف ہے۔

وَبِنُوْرِكَ الَّذِيْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ اَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّهٰذَا اللِّصِّ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِيْ))

''اے پیار اور محبت کرنے والے! اے بزرگ عرش والے! اے اپنی چاہت اور مرضی کے موافق کرنے والے! میں تیری اس عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کا ارادہ نہیں کیا جا سکتا اور تیرے اس ملک کا سہارا لے کر درخواست کرتا ہوں جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور تیرے اس نور کے ذریعے سے ملتمس ہوں جس نے تیرے عرشی حصوں کو جگمگا رکھا ہے کہ مجھے اس ڈاکو کے شر سے بچا لے، اے فریاد رس! میری اس فریاد کو سن لے۔'' (تین بار پڑھا)

حضرت ابو مغلق رضی اللہ عنہ چوتھی رکعت کے سجدے میں اس دعا کو پڑھ رہے تھے کہ اچانک ایک مسلح سوار نیزہ لیکر حاضر ہوا اور اس ڈاکو کو قتل کر کے صحابی کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اب تم اپنا سر اٹھا لو، تمہارا دشمن ختم ہو گیا۔ یہ سجدہ سے سر اٹھا کر دیکھتے ہیں کہ واقعی دشمن مرا پڑا ہے۔ صحابی موصوف دریافت فرماتے ہیں کہ آپ کون ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ میں چوتھے آسمان کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں، جب آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تو میں نے آسمان کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی، آپ کی دوسری فریاد پر تمام فرشتوں میں شور و غل اور ہلچل مچ گئی، تیسری فریاد پر مجھے کہا گیا کہ یہ ایک مصیبت زدہ مظلوم کی فریاد ہے، میں نے اللہ تعالیٰ سے استدعا کی کہ مجھے اس ظالم کے قتل کا حکم ملے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دی۔ اس لیے میں تمہاری مدد کے لیے حاضر ہوا۔ [1]

شیطان اور جن وغیرہ سے خوف کے وقت کی دعا

اگر شیطان وغیرہ کے شر و فساد کا اندیشہ ہو تو '' اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' پڑھیں۔ [2]

---

[1] ابن ابی الدنیا نے کتاب المجابين في الدعاء، ح: ۲۳ میں اور علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے الجواب الكافي لمن سأل عن دواء الشافي کے ص۱۲ میں اس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ (اس واقعے کی سند کئی وجہ سے ضعیف ہے۔) [2] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب فضل من يملك نفسه...، رقم: ۲۶۱۰ (۶۶۴۶)۔

اور تین بار ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ)) اور تین بار ((أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ)) [1]

اور آیۃ الکرسی کو پڑھنے اور اذان دینے سے شیطانی خطرہ دور ہو جائے گا۔ [2]

اور ان دعاؤں کو پڑھنے سے جن وشیطان کے شر سے بچا رہے گا:

[۲۴۸] ((أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ النَّافِعِ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ)) [3]

''میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی بزرگ ذات سے جو ہمیشہ فائدہ دینے والی ہے۔ اللہ کے ان پورے پورے کلموں کے ذریعے سے کہ کوئی نیک اور کوئی بُرا ان سے آگے نہیں بڑھ سکتے، یعنی میں پناہ چاہتا ہوں اس کی تمام مخلوق کے شر سے جو آسمان سے اترتی اور اس کی طرف چڑھتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات دن کے فتنوں کے شر سے اور اس برائی سے جو رات کو آئے، مگر جو واقعہ بھلائی کے ساتھ آئے، اے شفیق ومہربان!۔''

[۲۴۹] ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنَ)) [4]

''میں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ذریعے سے اس کے غضب وعقاب،

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب حواز لَعْن الشیطان، رقم:٥٤٢ (١٢١١)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الوکالة، باب (١٠)، رقم: ٢٣١١؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل الأذان وهرب الشیطان عند سماعه، رقم: ٣٨٨ (٨٥٧)؛ ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب حدیث أبی أیوب فی الغول، رقم: ٢٨٨٠۔

[3] **حسن**، مسند احمد: ٣/ ٤١٩، کما تقدم۔ [4] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الطب، باب کیف الرقی، رقم: ٣٨٩٣؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء الفزع فی النوم، رقم: ٣٥٢٨، محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

اس کے بندوں کے شر، شیطانوں کے وسوسوں اور ان کے حاضر ہونے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

مشکل اور دشواری کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اگر ان دعاؤں کو پڑھو گے تو اللہ تمہاری مشکلوں کو دور فرمائے گا۔"

(۲۵۰) ((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا)) [1]

"ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے، ہم نے اللہ پر ہی بھروسا کیا ہے۔"

(۲۵۱) ((اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلاً وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلاً)) [2]

"اے اللہ! تیری ہی طرف سے آسانی و سہولت ہے اور اگر تو چاہے تو مشکل کو آسان کر دے۔"

تنگ دستی دور کرنے کی دعا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تنگ دست اور محتاج آدمی گھر سے باہر نکلتے وقت اس دعا کو پڑھے تو اس کی معاشی پریشانی اور تنگدستی دور ہو جائے گی۔ (ان شاء اللہ)

(۲۵۲) ((بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَمَا لِيْ وَدِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ ارْضِنِيْ بِقَضَآءِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قُدِّرَلِيْ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ)) [3]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ماجاء فی شأن الصور، رقم: ۲٤۳۱، ۳۲٤۳، عطیہ العوفی ضعیف و مدلس راوی ہے۔ [2] **اسنادہ حسن**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ٤۰٤، رقم: ۳۵۲؛ صححه ابن حبان: ۹۷٤؛ موارد: ۲٤۲۷۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ٤۰۳، رقم: ۳۵۱، عیسیٰ بن میمون ضعیف راوی ہے۔

''اللہ کے نام سے اپنی جان و مال اور دین پر، اے اللہ! مجھے خوش کر دے اپنی قضا وقدر (فیصلہ) سے اور جو کچھ میرے لیے مقدر کر دیا گیا ہے اس میں برکت عنایت فرما، تاکہ میں دیر سویر کو نہ چاہوں۔''

دفع آفات کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جو شخص

﴿۲۵۳﴾ ((مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) [1]

پڑھ لیا کرے وہ اپنے اہل وعیال اور مال میں موت کے علاوہ کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔''

قرض کی ادائیگی کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر قرض داران دعاؤں کو پڑھتا رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کو ادا کر دے گا۔''

﴿۲۵۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)) [2]

''اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ذریعے سے حرام سے کفایت فرما، اور اپنے فضل سے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔''

﴿۲۵۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَّنْ سِوَاكَ)) [3]

---

[1] **اسناده ضعیف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ٤/ ٤١٢، رقم: ٤٢٦١، ٥٩٩٥ والصغیر ١/ ٢١٢؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ١/ ٤١٢، رقم: ٣٥٨۔ عیسیٰ بن عون کی عبدالملک بن زرارہ سے روایت ضعیف ہے، نیز عبدالملک بن زرارہ متکلم فیہ راوی ہے۔

[2] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (١١٠)، رقم: ٣٥٦٣۔

[3] **اسناده ضعیف جداً**، المستدرک للحاکم، ١/ ٥١٥؛ کتاب الدعاء للطبرانی: ١٠٤١ حکم بن عبداللہ بن سعد الایلی سخت ضعیف ہے۔

''اے رنج وغم اور فکر دور کرنے والے، اللہ! بے قراروں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے، دنیا وآخرت کے رحمٰن ورحیم میرے حال پر رحم فرما اور مجھے ایسی مہربانی عنایت فرما جو دوسروں کی مہربانیوں سے بے پروا کردے۔''

﴿۲۵۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ، اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ)) [1]

''اے اللہ! تو ہی ملک کا مالک ہے جسے چاہے بادشاہت عنایت فرماتا ہے اور جس سے چاہے ملک چھین لیتا ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کردیتا ہے، پس تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے، تو ہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور زندہ کو مردہ سے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب روزی مرحمت فرماتا ہے، اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن اور رحیم! تو جسے چاہے عطا کردے اور جسے چاہے منع کردے تو مجھ پر ایسی رحمت نازل فرما جو دوسروں کی رحمت ومہربانی سے بے نیاز کردے۔''

وحشت کی دعا

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں رات کو وحشت

---

[1] **اسناده ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ١٥٤، ١٥٩ والصغير ١/ ٢٠٢۔ پہلی سند امام زہری کی تدلیس اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، جب کہ دوسری سند میں عبدالرحمٰن بن معمر مجہول ہے۔

پاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''سوتے وقت ان دعاؤں کو پڑھ کر سو یا کرو کوئی چیز تمہیں تکلیف نہ دے گی، وحشت بھی دور ہو جائے گی۔''

﴿۲۵۷﴾ ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنَ)) [1]

''میں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ذریعے سے اس کے غضب وعذاب، اس کے برے بندوں اور شیطانی وسوسوں اور شیطانوں کے حاضر ہونے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۲۵۸﴾ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلَتِ السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْضُ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ)) [2]

''ہم بزرگ بادشاہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو فرشتوں اور روح کا رب ہے اس کی عزت جبروت سے زمین وآسمان روشن ہیں۔''

شیطانی وسوسہ دور کرنے کی دعا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿۲۵۹﴾ ﴿وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۶﴾ [3]

''اور اگر تجھے شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے وسوسہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو (وہ تمہیں بچالے گا) بے شک وہ (سب) سنتا جانتا ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''شیطانی وسوسے کے وقت تین بار ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ))

---

[1] اسنادہ ضعیف، مسند احمد، ٤/ ٥٧؛ سنن ابی داود، کتاب الطب، باب کیف الرقی، رقم: ٣٨٩٣۔ پہلی سند انقطاع اور دوسری محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[2] اسنادہ ضعیف، المعجم الکبیر للطبرانی: ٢/ ٢٤، رقم: ١١٧١؛ عمل الیوم واللیلۃ: ٢/ ٧٣٠، رقم: ٦٤٠؛ مکارم الأخلاق للخرائطی: ١٨٢۔ محمد بن ابان ضعیف اور ابو اسحاق السبیعی مدلس ہیں۔ [3] ٤١/ حم السجدۃ: ٣٦۔

کہہ لیا کرو۔'' ❶

اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾ پڑھ لیا کرو۔ ❷ پھر بائیں جانب تین مرتبہ تھتکار کر ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) کہہ لیا کرو۔ ❸ اس سے شیطانی وسوسہ دور ہو جائے گا۔

تھکن دور کرنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کام کی بنا پر تھکاوٹ کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فاطمہ! سوتے وقت ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرو، تمہاری تھکان دور ہو جائے گی۔'' ❹

قرض ادا کرنے والے کے حق میں دعا کرنا

جب قرض خواہ اپنے قرض دار سے اپنا پورا حق وصول کر لے تو اسے چاہیے کہ قرض ادا کرنے والے کے حق میں یہ دعا پڑھے:

﴿۲۶۰﴾ ((اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ)) ❺

''تم نے مجھے پورا پورا حق دے دیا ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں پورا پورا ثواب عطا فرمائے۔''

اور محسن کے حق میں جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا کہے۔ ❻

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الوسوسة فی الایمان، رقم: ۱۳٤ (۳٤۳)۔

❷ **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب السنة، باب فی الجھمیه، رقم: ٤۷۲۲۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الوسوسة فی الایمان……، رقم: ۱۳٤ (۳٤۵)۔

❹ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب مناقب علی بن ابی طالب، رقم: ۳۷۰۵؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح اول النھار وعند النوم، رقم: ۲۸۲٦ (٦۹۱۵)۔ ❺ صحیح بخاری، کتاب الإستقراض، باب حسن القضاء، رقم: ۲۳۹۳۔ ❻ **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الثناء بالمعروف، رقم: ۲۰۳۵۔

پسندیدہ چیز دیکھ کر دعا کرنا

اچھی چیز اور پسندیدہ اور محبوب اعمال کو دیکھ کر یہ دعا پڑھیں:

﴿۲۶۱﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ)) [1]

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس کے احسان سے سب نیک کام پورے ہوتے ہیں۔''

اور ناپسندیدہ چیز دیکھ کر یہ دعا پڑھیں:

﴿۲۶۲﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ)) [2]

''ہر حالت میں اللہ کی ہی تعریف ہے۔''

غصے کے وقت کی دعا

﴿۲۶۳﴾ غصے کے وقت ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ)) پڑھنا چاہیے۔ [3]
اس سے غصہ دور ہو جاتا ہے۔ اور تیز زبانی اور فحش گوئی سے توبہ استغفار کرنی چاہیے۔ [4]

بیماریوں سے بچنے کی دعائیں

ہر درد کی دعا:

﴿۲۶۴﴾ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ مریض اور تکلیف والے کو چاہیے کہ وہ اپنی تکلیف کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار ((بِسْمِ اللّٰهِ)) اور سات بار ((اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب فضل الحامدین، رقم: ۳۸۰۳، ولید بن مسلم نے سماع مسلسل کی صراحت نہیں کی، نیز زہیر بن محمد کی اہل شام سے روایت منکر ہوتی ہے۔

[2] اسنادہ ضعیف، دیکھئے حوالہ سابقہ۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الادب، باب الحزر من الغضب، رقم: ٦١١٥؛ صحیح مسلم، کتاب البرّ، باب فضل من یملك نفسه عند الغضب، رقم ٢٦١٠ (٦٦٤٦)۔

[4] **اسنادہ حسن**، سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب الإستغفار، رقم: ۳۸۱۷۔

وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ)) پڑھیں۔ ❶

اور معوذتین تین بار (یعنی) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری پوری پڑھ کر اپنے او پر دم کر لیا کریں۔ ❷

آنکھ دکھنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی آنکھ دکھتی ہو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔''

﴿۲۶۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ)) ❸

''اے اللہ! میری آنکھ سے نفع پہنچا اور اسے میری طرف سے وارث بنا اور میرے دشمن میں میرا بدلہ دکھا۔ اور جو مجھ پر ظلم کرے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما۔''

دانت اور کان درد کی دعا

﴿۲۶۶﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو چھینک کے وقت ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ)) ❹

''ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پروردگار عالم ہے'' کہہ لیا کرے تو وہ دانت اور کان کی تکلیف سے بچا رہے گا۔

کان میں آواز پیدا ہونے کی صورت میں دعا

﴿۲۶۷﴾ جب کسی کے کان میں کوئی آواز پیدا ہو تو اسے چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر

---

❶ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء، رقم: ٢٢٠٢ (٥٧٣٧)۔ ❷ صحيح بخاري، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن والمعوّذات، رقم: ٥٧٣٥؛ مسلم، كتاب السلام، باب رقية المريض بالمعوّذات والنفث رقم: ٢١٩٢ (٥٧١٥)۔ ❸ **اسناده حسن**، سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب دعاء اللهم متعني......، رقم: ٧/ ٣٦٠٤۔

تنبیه: یہ دعا مطلق ہے، صرف آنکھوں کی قید نہیں ہے۔ ❹ **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ٤/ ٤١٤، ابو اسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

خیر کیا کرے اور آپ ﷺ پر درود پڑھے اور ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَّنْ ذَکَرَنِیْ کہے۔ [1]

پیشاب جاری کرنے اور پتھری دور کرنے کی دعا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پیشاب بند ہو جانے یا پتھری کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے یہ دعا سکھائی:

﴿۲۶۸﴾((رَبَّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ، اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا اَنَّ رَحْمَتَكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ)) [2]

''اے ہمارے رب! تو آسمان میں ہے، تیرا نام مقدس ہے۔ تیرا حکم آسمان اور زمین دونوں میں جاری ہے، جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح تو اسے زمین میں کر دے اور ہماری خطاؤں اور گناہوں کو معاف فرما دے، تو ہی پاکیزہ لوگوں کا رب ہے اور اس تکلیف پر اپنی شفاؤں میں سے شفا اور اپنی رحمتوں میں سے رحمت نازل فرما۔''

بخار کے وقت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو درد اور بخار کے وقت یہ دعا بتائی:

﴿۲۶۹﴾((بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)) [3]

---

[1] **اسنادہ ضعیف** ، المعجم الکبیر للطبرانی: ۲/ ۱۲۰ ، رقم: ۹۰۸؛ عمل الیوم واللیلۃ: ۱/ ۲۲۱۔ محمد بن عبیداللہ منکر الحدیث اور حبان بن علی ضعیف ہے۔ [2] **اسنادہ ضعیف** ، سنن ابی داود، کتاب الطب، باب کیف الرقی، رقم: ۳۸۹۲، زیادہ بن محمد منکر الحدیث ہے۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الطب، باب دعاء الحمیٰ......، رقم: ۲۰۷۵؛ سنن ابن ماجه، کتاب الطب، باب ما یعوذبه من الحمیٰ، رقم: ۳۵۲۶، ابراہیم بن اسماعیل ضعیف اور داود بن حصین کی روایت عن عکرمہ منکر ہے۔

''میں اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت بڑا ہے۔ میں اس اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو بہت عظمت والا ہے، ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے۔''

تپ رسیدہ کو دعا دینا

رسول اللہ ﷺ مریض اور تپ رسیدہ (بخار والے) کو یہ دعا دیتے تھے:

﴿۲۷۰﴾ ((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) [1]

''کوئی ڈر نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس تکلیف سے سارے گناہ دھل جائیں گے اور تم گناہوں سے پاک وصاف ہو جاؤ گے۔''

پھوڑے پھنسی اور زخم کے لیے دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کسی شخص کو زخم یا پھوڑا پھنسی کی تکلیف ہوتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

﴿۲۷۱﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لَيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا)) [2]

''اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی زمین کی مٹی ہے، ہمارے بعض کا تھوک ہے، تاکہ ہمارا مریض اللہ کے حکم سے شفا پائے۔''

﴿۲۷۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيْرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيْرِ صَغِّرْ مَا بِيْ)) [3]

''اے اللہ جو چھوٹے کو بڑا اور بڑے کو چھوٹا کرنے والا ہے! تو میرے اس (پھوڑے، پھنسی) کو اچھا کر دے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المرضی، کتاب عیادۃ الأعراب، رقم: ٥٦٥٦۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیة النبی ﷺ، رقم: ٥٧٤٦؛ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب رقیة المریض بالمعوّذات والنفث، رقم: ٢١٩٤ (٥٧١٩)۔

[3] **حسن**، مسند احمد، ٥/ ٣٧٠؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ٢/ ٧٢٣، رقم: ٦٣٦؛ وللنسائی: ١٠٣١؛ صححه الحاکم، ٤/ ٢٠٧ ووافقه الذهبی۔

آگ سے جلے ہوئے کے لیے دعا

اگر کوئی آگ میں جل جائے تو درج ذیل دعا پڑھنے سے اس کی تکلیف جاتی رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی پر پڑھ کر دم کیا تھا۔

﴿۲۷۳﴾ ((اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ)) [1]

''سب لوگوں کے پروردگار تو تکلیف کو دور کردے، تو شفا دے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ''جب کہیں آگ لگی دیکھو تو اللہ اکبر کہو، اللہ اکبر کہنے سے آگ بجھ جائے گی۔'' [2]

سانپ، بچھو و دیگر زہریلے جانوروں کے کاٹے کی دعا

﴿۲۷۴﴾ زہریلے جانور اگر کسی کو کاٹ لیں تو (سات بار) پوری سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دی جائے۔ [3]

اللہ کے حکم سے وہ اچھا ہو جائے گا۔ احادیث رسول اللہ ﷺ سے یہی سورۂ فاتحہ پڑھنا ثابت ہے۔ شرکیہ منتر اور دم جھاڑے حرام ہیں۔ موحد کے لیے اس سے پرہیز ضروری ہے۔

جنوں کے اتارنے کی دعائیں

اگر کسی کو جن لگنے کا شبہ ہو تو اس کو سامنے بٹھا کر ان آیتوں کو پڑھ پڑھ کر دم کیا جائے اور

---

[1] **اسناده حسن**، مسند احمد، ٤/ ٢٥٩؛ عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٠٥٢۔

[2] **اسناده ضعيف جداً**، عمل اليوم والليلة لابن السني: ١/ ٣٤٧، رقم: ٢٩٥، قاسم بن عبداللہ متروک متہم بالکذب ہے۔

[3] صحيح بخاري، كتاب الطب، باب النفث في الرقية، رقم: ٥٧٤٩؛ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن، رقم: ٢٢١٠ (٥٧٣٣)۔

دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے بیٹے کو جن و آسیب کا اثر ہو گیا ہے تو آپ نے اسے سامنے بٹھا کر ان آیتوں کو پڑھ پڑھ دم کیا تو وہ بالکل اچھا ہو گیا۔ [1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

﴿۲۷۵﴾ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ﴾ [2]

''ہر طرح کی تعریف کا مستحق اللہ ہی ہے (جو) تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ نہایت رحم والا مہربان ہے، روز جزا کا مالک ہے (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں (دین کا) سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے (اپنا) فضل کیا نہ کہ انکا جن پر (تیرا) عذاب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

﴿۲۷۶﴾ ﴿ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ [3]

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب الفزع والأرق...... ، رقم: ٣٥٤٧، عبدالله بن احمد فى زوائد المسند، ٥/ ١٢٨؛ المستدرك للحاكم، ٤/ ٤١٣۔ ابوجناب ضعیف و مدلس راوی ہے۔ [2] ١/ فاتحه: ١-٧۔ [3] ٢/ البقرة: ١-٥۔

''الٓمّٓ ، یہ وہ کتاب ہے جس کے (کلام الٰہی ہونے) میں کچھ شک نہیں، پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (راہ خدا میں بھی) خرچ کرتے ہیں اور (اے پیغمبر!) جو (کتاب) تم پر اتری اور جو کتابیں تم سے پہلے اتریں ان (سب) پر ایمان لاتے اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں، یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے راستے پر ہیں اور یہی (آخرت میں من مانی) مرادیں پائیں گے۔''

﴿۲۷۷﴾ ﴿وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ [1]

''اور (لوگو) تمہارا معبود (تو وہی) ایک اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے۔''

﴿۲۷۸﴾ ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾ [2]

''اللہ ہی معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہمیشہ زندہ ہے سب کو سنبھالنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس (کسی کی) سفارش کرے جو کچھ لوگوں کو پیش آ رہا ہے اور جو کچھ اس کے بعد ہونے والا ہے (وہ سب) اسے معلوم ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر جتنی وہ چاہے اس کی کرسی (سلطنت) آسمان و زمین (سب) پر پھیلی ہوئی ہے اور آسمان و زمین کی حفاظت اس پر (مطلق) گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالیشان (اور) عظمت والا ہے۔''

---

[1] ۲/ البقرة: ۱۶۳۔ [2] ۲/ البقرة: ۲۵۵۔

﴿۲۷۹﴾ ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ڭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ [1]

''جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور (لوگو!) جو تمہارے دل میں ہے اگر اسے ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ہمارے یہ) پیغمبر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کتاب کو مانتے ہیں جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر اتری ہے اور (پیغمبر کے ساتھ دوسرے) مسلمان بھی (یہ سب کے) سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے کہ (سب پیغمبروں کا دین ایک ہے اور کہتے ہیں کہ) ہم اللہ کے پیغمبروں میں سے کسی ایک کو (بھی) جدا نہیں سمجھتے (یعنی سب کو مانتے ہیں) اور بول اٹھے کہ (اے ہمارے پروردگار!) ہم نے تیرا ارشاد سنا اور تسلیم کیا اے ہمارے پروردگار! (بس) تیری ہی مغفرت (درکار ہے) اور تیری ہی

---

[1] ۲/ البقرۃ: ۲۸۴-۲۸۶۔

طرف لوٹ کر جانا ہے، اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جس (کے اٹھانے) کی اسے طاقت ہو جس نے اچھے کام کیے تو (اس کا نفع بھی) اس کے لیے ہے اور جس نے برے کام کیے تو اس کا وبال (بھی) اس پر ہے، ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہمیں (اس کے وبال میں) نہ پکڑ اور ہمارے پروردگار! جو لوگ ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں جس طرح ان پر تو نے (ان کے گناہوں کی پاداش میں سخت احکام کا) بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر نہ ڈال اور اے ہمارے پروردگار! اتنا بوجھ جس (کے اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہیں ہم سے نہ اٹھوا اور ہمارے قصوروں سے درگزر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا (حامی) مددگار ہے تو ان لوگوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما جو کافر ہیں۔''

﴿۲۸۰﴾ ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞﴾ [1]

''خود اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، فرشتے اور علم والے بھی (گواہی دیتے ہیں، نیز یہ کہ اللہ عدل و) انصاف کے ساتھ (کارخانہ عالم کو سنبھالے ہوئے ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔''

﴿۲۸۱﴾ ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۟ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۞﴾ [2]

''(لوگو!) بیشک تمہارا پروردگار وہی اللہ ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو

---

[1] ۳/ آل عمران: ۱۸۔ [2] ۷/ الاعراف: ۵٤۔

پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا، وہی رات کو دن کا پردہ پوش بناتا ہے (گویا) رات (ہے کہ) دن کے پیچھے لپکی جارہی ہے، اس نے آفتاب ومہتاب اور ستاروں کو پیدا کیا کہ یہ سب اسی کے حکم سے زیر ہیں (لوگو!) سن رکھو! اللہ ہی کی خلق ہے اور اسی کا حکم ہے جو دنیا جہاں کا پالنے والا ہے۔ (اس کی ذات بڑی) بابرکت ہے۔"

﴿۲۸۲﴾ ﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾﴾ [1]

"تو اللہ بادشاہ برحق اور بالاتر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش کریم کا مالک (ہے) اور جو شخص اللہ کے سوا کسی اور معبود کو (اپنی حاجت روائی کے لیے) پکارتا ہے (اور) اس کے پاس اس (شرک) کی کوئی دلیل نہیں ہے، بس اس کے پروردگار ہی کے ہاں اس کا حساب ہونا ہے، بلاشبہ کافروں کو تو (کسی صورت) فلاح نہیں ہونی اور آپ کہہ دیجیے، اے میرے پروردگار! (ہمارے قصور) معاف کر اور (ہمارے حال پر) رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہے۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

﴿۲۸۳﴾ ﴿وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ

---

[1] ۲۳/ المؤمنون: ۱۱۶تا۱۱۸۔

فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ ﴾ [1]

”(نمازیوں کے ان) لشکروں کی قسم! جو (دشمنوں سے لڑنے کے لیے) صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں، پھر (اپنے گھوڑوں کو زور سے) ڈانٹتے (اور دشمنوں پر حملہ کرتے) ہیں، پھر (لڑائی سے فارغ ہوکر) ذکر (الٰہی) یعنی تلاوت قرآن کرتے ہیں، بلاشبہ تمہارا معبود ایک (اللہ) ہے آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہیں سب کا پروردگار ہے، نیز ان مقامات کا پروردگار جہاں جہاں سے سورج مختلف وقتوں میں طلوع ہوتا ہے، ہم ہی نے آسمان دنیا کو زینت، یعنی ستاروں سے آراستہ کیا اور شیطان سرکش سے محفوظ کر رکھا ہے کہ وہ اوپر والوں (یعنی فرشتوں کی باتوں) کی طرف کان بھی نہیں لگا پاتے اور کھدیڑنے کے لیے ہر طرف سے (ان پر شہاب) پھینکے جاتے ہیں اور یہ ان کے لیے لازمی عذاب ہے (غرض شیاطین فرشتوں کی باتیں جھپاک سے اچک لیتے ہیں تو شہاب کا دہکتا ہوا انگارہ اس کے پیچھے لگا ہوتا ہے تو (اے پیغمبر!) ان (منکرین قیامت) سے پوچھو کہ کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے (مذکورہ بالا چیزوں کا) جن کو ہم نے بنایا ہے ان بنی آدم کو تو ہم نے (اسی معمولی) لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے۔“

﴿٢٨٤﴾ ﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ ﴾ [2]

”وہ اللہ کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا وہی بڑا مہربان (اور) رحم والا ہے، وہ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (تمام جہان کا)

---

[1] ٣٧/ الصافات: ١تا١١۔ [2] ٥٩/ الحشر: ٢٢تا٢٤۔

بادشاہ ہے، پاک ذات ہے (تمام) عیبوں سے بری ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے زبردست ہے، بڑا دباؤ والا ہے بڑی عظمت والا ہے، اللہ پاک ہے اس سے جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں، وہی اللہ (ہر چیز کا) خالق (ہر چیز کا) موجد ہے، صورتیں بنانے والا ہے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے (سب اسی کی تسبیح (وتقدیس) کرتے ہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔''

﴿۲۸۵﴾ ﴿وَ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۝ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝﴾ 1

''اور ہمارا پروردگار بڑی اونچی شان والا ہے اس نے نہ تو کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ کسی کو اولاد اور ہم میں (کچھ) احمق (ایسے بھی ہیں) جو اللہ کی نسبت بڑھ بڑھ کر باتیں بنایا کرتے ہیں۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

﴿۲۸۶﴾ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾ 2

''آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔''

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

﴿۲۸۷﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾ 3

''آپ کہہ دیجئے کہ میں تمام مخلوق کے شر سے صبح کے مالک کی پناہ چاہتا ہوں اور

---

1 ۷۲/ الجن: ۳۔۴۔ 2 ۱۱۲/ الاخلاص: ۱ تا ٤۔ 3 ۱۱۳/ الفلق: ۱۔۵۔

اندھیری رات کے شر سے جب (اس کا اندھیرا) چھا جائے اور گرہ لگا کر ان میں (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں (جادوگرنیوں کے) شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔"

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

﴿۲۸۸﴾ ﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ٪﴿۶﴾﴾ [1]

"میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں، لوگوں کے مالک کی اور لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) وسوسے ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔"

نظر بد لگ جانے کی دعا

نظر کا لگ جانا حق ہے، اگر کسی کو نظر لگ جائے تو اس پر یہ دعا پڑھی جائے:

﴿۲۸۹﴾ ((اَللّٰھُمَّ اذْھَبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَمَرَضَھَا)) [2]

"اے اللہ! اس کی گرمی، سردی اور بیماری کو دور کر دے۔"

﴿۲۹۰﴾ ((أُعِیْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ)) [3]

"میں تجھے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ذریعے سے پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان کے شر سے اور ہر ایذا دینے والے جانوروں کی برائی سے اور ہر نظر لگنے والی آنکھ کی برائی سے۔"

---

[1] ۱۱۴/ الناس: ۱-۶۔ [2] **اسنادہ حسن**، مسند احمد، ۳/ ۴۴۷؛ صححه الحاکم، ۴/ ۲۱۶ و وافقه الذهبی۔ [3] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب(۹)، رقم: ۳۳۷۱۔

جانوروں کو نظر بد لگ جانے کی دعا

جب کسی جانور کو نظر بد لگ جاتی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس جانور کے ناک کے داہنے سوراخ میں چار مرتبہ اور اس کے بائیں نتھنے میں تین بار یہ دعا پڑھ کر دم کر دیتے تھے:

﴿۲۹۱﴾((اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلاَّ اَنْتَ)) [1]

''اے تمام لوگوں کے پروردگار! اس بیماری کو دور کر دے، اچھا کر دے، تو ہی اچھا کرنے والا ہے تیرے سوا بیماریوں کو کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔''

شگون بد کی دعا

نیک فال جائز ہے اور بدشگونی ناجائز ہے، اگر کوئی اس کا مرتکب ہو جائے تو اس کے کفارے میں یہ پڑھے:

﴿۲۹۲﴾((اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلاَّ خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلاَّ طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ)) [2]

''اے اللہ! کوئی بھلائی نہیں مگر تیری ہی بھلائی ہے اور کوئی شگون نہیں مگر تیرے ہی حکم سے ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

﴿۲۹۳﴾((اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلاَّ اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّاٰتِ اِلاَّ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ)) [3]

''اے اللہ! تیرے سوا نہ کوئی بھلائی لا سکتا ہے اور نہ برائی دور کر سکتا ہے اور تیری توفیق سے ہی گناہوں سے پھرنے اور نیکی کرنے کی قوت ہے۔''

---

[1] **اسناده ضعیف**، مصنف ابن ابی شیبه: ۱۰/ ۲۸۰؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲۸۷۔ سحیم بن نوفل مجہول ہے۔ [2] **اسناده حسن**، مسند احمد: ۲/ ۲۲۰؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ۳۴۵، رقم: ۲۹۳۔ [3] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الکهانة والتطیر، باب فی الطیرة رقم: ۳۹۱۹، سفیان ثوری اور حبیب بن ابی ثابت دونوں مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

کسی بیمار کو کسی بیماری میں مبتلا دیکھ کر دعا پڑھنا

جب کوئی شخص کسی بلا، مصیبت اور بیماری میں مبتلا ہو تو اسے دیکھ کر یہ دعا آہستہ آہستہ پڑھیں:

﴿۲۹۴﴾((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا)) [1]

''ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، جس نے مجھے اس بیماری سے بچائے رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے، اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔''

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''اس دعا کو پڑھنے سے اگر اللہ چاہے تو بیماری سے بچا رہے گا۔''

بیمار پرسی کی دعا

جب بیمار پرسی کے لیے کسی بیمار کے پاس جائے تو مریض کے بدن پر ہاتھ رکھ کر ان دعاؤں کو پڑھے یا ان میں سے جسے چاہے پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ بیمار کے پاس ان دعاؤں کو پڑھتے تھے:

﴿۲۹۵﴾((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ، لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) [2]

''خوف و ہراس والی کوئی بات نہیں، اگر اللہ چاہے تو یہ بیماری گناہوں کو پاک کرنے والی ہے۔''

﴿۲۹۶﴾((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِیْقَةُ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء مایقول إذا رأی مبتلی......، رقم الحدیث: ۳۴۳۲، عبداللہ بن عمر العمری ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه، أبو اب الدعاء، باب ما یدعو به الرجل......، رقم: ۳۸۹۲۔ ابو یحییٰ عمرو بن دینار ضعیف ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب المرضیٰ، کتاب عیادۃ الأعراب، رقم: ۵۶۵۶۔

بِاِذْنِ رَبِّنَا)) [1]

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، یہ ہماری زمین کی مٹی ہے اور ہمارے بعض کا تھوک ہے، تاکہ اللہ کے حکم سے ہمارا بیمار اچھا ہوجائے۔''

﴿۲۹۷﴾ ((اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلاَّ شِفَآئُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)) [2]

''اے تمام لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور فرما کر شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری ہی شفا ہے، ایسی شفا مرحمت فرما جو بیماری کو نہ چھوڑے۔''

﴿۲۹۸﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ)) [3]

''اللہ کے نام سے تجھ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز کی برائی سے جو تجھے ایذا پہنچائے اور ہر چیز کی برائی اور حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے، اللہ تجھے شفا دے، اللہ کے نام سے یہ دم کر رہا ہوں۔''

﴿۲۹۹﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ)) [4]

''اللہ کے نام سے تجھ پر دم کرتا ہوں، اور ہر بیماری اور جادوگر عورتوں کی برائی سے جو گرہوں میں پھونک مارنے والی ہیں، اور حاسدوں کی برائی سے تجھے شفا دے۔''

---

[1] صحيح بخاری ، كتاب الطب ، بـاب رقية النبی ﷺ، رقـم: ٥٧٤٦؛ صحيح مسلم ، كتاب السلام، باب رقية المريض بالمعوّذات والنفث، رقم: ٢١٩٤ (٥٧١٩)۔

[2] صحيح بخاری، كتاب الطب، باب رقية النبی ﷺ، رقـم: ٥٧٤٣؛ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، رقم: ٢١٩١ (٥٧١٠)۔

[3] صحيح مسلم، كتاب الطب، باب الطب والمرضى، رقم: ٢١٨٦ (٥٧٠٠)۔

[4] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، أبواب الطب، باب ما عوذبه النبی ﷺ، رقم: ٣٥٢٤، عاصم بن عبیداللہ ضعیف راوی ہے۔

﴿۳۰۰﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يَشْفِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ)) [1] ((اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ)) [2]

''اللہ کے نام سے تجھ پر دم کرتا ہوں، اللہ تجھے ہر بیماری سے شفا دے، ہر حاسد کی برائی سے، اور نظر والی آنکھ کی برائی سے، اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے جو تیرے دشمن کو زخمی کرے گا اور تیری خوشنودی کے لیے جنازے کی طرف چلے گا۔''

﴿۳۰۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ، اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ)) [3]

''اے اللہ! اس کو شفا دے۔ اے اللہ! اسے عافیت دے۔''

﴿۳۰۲﴾ ((يَا فُلَانُ شِفَاكَ اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ)) [4]

''اے فلاں آدمی! اللہ تعالیٰ تیری بیماری کو اچھا کر دے اور تیرے گناہوں کو بخش دے، تیرے دین اور بدن میں ایک وقت مقررہ تک عافیت فرمائے۔''

﴿۳۰۳﴾ ((يَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ اشْفِ فُلَانًا)) [5]

''اے حلیم! اے کریم! فلاں شخص کو تندرست کر دے۔''

﴿۳۰۴﴾ ((اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ)) [6]

''مانگتا ہوں میں بزرگ و برتر اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے یہ کہ وہ تجھے تندرست

---

[1] **صحيح**، مسند حمد، ٦/ ١٦٠، نیز دیکھئے صحيح مسلم، كتاب الطب، باب الطب والمرضى، رقم: ٢١٨٥ (٥٦٩٩)۔

[2] **اسناده حسن**، سنن ابى داود، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض......، رقم: ٣١٠٧۔

[3] **اسناده حسن**، سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب فى الدعاء المريض، رقم: ٣٥٦٤۔

[4] **ضعيف**، المعجم الكبير للطبرانى: ٦/ ٢٤٠، عمرو بن خالد ضعیف ہے، المستدرك للحاكم، ١/ ٥٤٩ وسنده ضعيف، شعیب بن راشد مجہول الحال راوی ہے۔ [5] **اسناده ضعيف**، مصنف ابن شيبه: ٥/ ٤٧ رقم: ٢٣٥٧٢ (موقوفًا) منقطع ہے، کیونکہ فضیل بن عمرو نے کسی صحابی کو نہیں پایا۔

[6] **صحيح**، سنن ابى داود، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض......، رقم: ٣١٠٦؛ سنن الترمذى، كتاب الطب، باب مايقول عند عيادة المريض، رقم: ٢٠٨٣۔

کردے۔''

بیمار اپنی بیماری کی حالت میں یہ دعا پڑھے

مریض اپنی بیماری کی حالت میں: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ تینوں سورتیں پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے انہیں تمام بدن پر پھیر لیا کرے۔ نبی اکرم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ [1]

ان دونوں دعاؤں کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ شفاعطا فرماتا ہے۔

﴿۳۰۵﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ)) [2]

''الٰہی تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تیری ذات پاک معبود ہے، بلاشبہ میں ظالم لوگوں میں سے ہوں۔''

﴿۳۰۶﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) [3]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مگر اکیلا اللہ ہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں، کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے مگر اللہ، اسی کے لیے ملک اور اسی کے لیے تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور طاقت وقوت اللہ کی ہی توفیق کے ذریعے سے ہے۔''

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن والمعوذات رقم: ٥٧٣٥؛ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، رقم: ٢١٩٢ (٥٧١٤)۔

[2] **صحيح**، سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب فى دعوة ذى النون، رقم: ٣٥٠٥ وصححه الحاكم، ١/ ٥٠٥ ووافقه الذهبى۔ [3] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب مايقول العبد إذا مرض، رقم: ٣٤٣٠؛ سنن ابن ماجه، أبواب الأدب، باب فضل لا اله الا الله، رقم: ٣٧٩٤، ابو اسحاق مدلس ہیں اور یہ روایت عن سے ہے۔

تنبیه: یہ روایت موقوفاً صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

کوڑھ، برص اور دوسری موذی بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ کوڑھ وغیرہ بیماریوں سے پناہ مانگتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۳۰۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ)) ❶

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، برص، جذام اور جنون اور دوسری تمام بیماریوں سے۔''

سکرات موت کے وقت کی دعا

نزع کی حالت میں مرنے والے کے سامنے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں۔ ❷ تاکہ مرنے والا بھی سُن کر پڑھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتا ہوا مر جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' ❸

اور جو اپنی زندگی سے ناامید ہو اور نزع کا عالم ہو اور اسے ابھی ہوش ہو، تو اسے یہ دعائیں پڑھتے رہنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے سکرات کے وقت ان دعاؤں کو پڑھا ہے۔

﴿۳۰۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی)) ❹

''اے اللہ! مجھے معاف کر دے، میری حالت پر رحم فرما، اور مجھے رفیق اعلیٰ کے

---

❶ **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاسعاذة، رقم: ١٥٥٤؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الجنون، رقم: ٥٤٩٥، قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ ❷ صحيح مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقين الموقی……، رقم: ٩١٦ (٢١٢٣)۔

❸ **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقين، رقم: ٣١١٦۔

❹ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ ووفاته، رقم: ٤٤٤٠؛ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضائل عائشة رضی اللہ عنہا، رقم: ٢٤٤٤ (٦٢٩٣)۔

ساتھ ملا دے۔"

﴿۳۰۹﴾ ((اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ)) ❶

"یا اللہ! موت کی سختیوں پر میری مدد فرما۔"

شہادت کی دعا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلبِ شہادت کے لیے یہ دعا پڑھتے تھے، جو قبول ہوئی۔

﴿۳۱۰﴾ ((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ)) ❷

"اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت عطا کر اور میری موت تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں ہو۔"

دعا بوقت موت

اگر کوئی شخص مر رہا ہو تو اس کی آنکھیں بند کر کے اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور اسے سورۂ یٰسین سناتے رہیے۔ ❸

اور مر جانے کے بعد اس کے لیے یہ دعا پڑھی جائے:

﴿۳۱۱﴾ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ)) ❹

---

❶ **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی تشدید عند الموت، رقم: ۹۷۸؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الجنائز: ۱۶۲۳۔

❷ صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب (۱۲)، رقم: ۱۸۹۰۔ ❸ **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب القراء ة عند المیت، رقم: ۳۱۲۱؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فیما یقال عند المریض......، رقم: ۱٤٤۸۔ ابوعثمان مجہول الحال راوی ہے۔

❹ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی اغماض المیت والدعاء له اذا حُضِرَ، رقم: ۹۲۰ (۲۱۳۰)۔ **تنبیه**: جس کے لیے دعا کی جا رہی ہو "فلاں" کے بجائے اس کا نام لیا جائے۔

''یا اللہ! فلاں شخص کو معاف کر دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجے کو بلند کر اور باقی ماندہ لوگوں میں اس کے پیچھے اس کا نگہبان وخلیفہ ہو جا، اور اے رب العالمین! ہماری اور اس کی مغفرت فرما اور اس کی قبر کشادہ کر دے اور اس میں روشنی کر دے۔''

میت کے گھرانے کے لیے دعا

میت کے گھر والے یہ دعا پڑھیں:

﴿۳۱۲﴾((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً)) [1]

''یا اللہ! مجھے اور اس کو معاف کر دے اور اس کے بدلے میں مجھے اس سے بھی اچھی چیز مرحمت فرما۔''

﴿۳۱۳﴾((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا)) [2]

''ہم سب اللہ کی ملکیت میں ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں، یا اللہ! مجھے میری اس مصیبت میں ثواب دے اور مجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر عنایت فرما۔''

مصیبت زدہ کو تسلی دینے کی دعا

میت کے رشتہ داروں کے لیے یہ دعا کی جائے:

﴿۳۱۴﴾((اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) [3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب ما یقال عند المریض والمیت، رقم:۹۱۹ (۲۱۲۹)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبة، رقم:۹۱۸ (۲۱۲۶)۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب(۳۲)، رقم: ۱۲۸٤؛ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، رقم:۹۲۳ (۲۱۳۵)۔

''جو کچھ اللہ نے لیا ہے وہ اسی کا تھا اور جو دیا ہے وہ بھی اللہ ہی کا ہے اور ہر چیز اللہ کے نزدیک ایک مدت مقررہ تک کے لیے ہے، تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو۔''
رسول اللہ ﷺ نے اپنے نواسے کی وفات کے بعد اپنی بیٹی کو یہی دعا دی تھی۔

موت کی خبر ملتے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہیں اپنے بھائی کی موت کی خبر ملے تو یہ دعا پڑھو۔''

﴿٣١٥﴾((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اكْتُبْهُ عِنْدَكَ فِي الْمُحْسِنِيْنَ وَاجْعَلْ كِتَابَهٗ فِي عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ)) [1]

''ہم اللہ کے ہیں اور اسی طرف لوٹنے والے ہیں، اور ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں، یا اللہ! اسے اپنے مخلص بندوں میں لکھ لے اور اسے علیین میں لکھ رکھ اور باقی ماندہ لوگوں میں اس کا قائم مقام بن جا اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور نہ اس کے بعد ہمیں فتنہ اور آزمائش میں ڈال۔''

موت مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''تکلیف اور بیماری کی وجہ سے موت کی آرزو مت کرو، اگر تم یہی چاہتے ہو تو اس طرح کہہ سکتے ہو۔''

﴿٣١٦﴾((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ)) [2]

---

[1] **اسناده ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ١٢/ ٦٠، رقم: ١٢٤٦٩؛ عمل اليوم والليلة لابن السني: ٢/ ٦٣٧، رقم: ٥٦٢، قیس بن ربیع الأسدی ضعیف راوی ہے۔

[2] صحيح بخاري، كتاب المرضى، باب تمنى المريض الموت، رقم: ٥٦٧١؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب كراهية تمنى الموت، رقم: ٢٦٨٠ (٦٨١٤)۔

''یا اللہ! مجھے زندہ رکھ، جب تک میرا زندہ رہنا میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے موت دے، اگر مرنا میرے حق میں بہتر ہے۔''

میت کے غسل و تکفین کے وقت کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''میت کی خوبیاں بیان کرو اور برائیوں سے رک جاؤ۔'' [1]

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غسل دیتے وقت پردہ پوشی کرے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے چالیس سال کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔'' [2]

میت کے غسل و کفن کے وقت کوئی خاص دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہے۔

نماز جنازہ کی دعائیں

صحیح احادیث میں نماز جنازہ کی یہ ترکیب بتائی گئی ہے: پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ، پھر کوئی دوسری سورت پڑھ کر دوسری تکبیر کہی جائے۔ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھ کر تیسری تکبیر کہی جائے، تیسری تکبیر کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں پڑھی جائیں۔ [3] چاہے سب دعائیں پڑھی جائیں۔ [4] یا دو ایک پر ہی اکتفا کیا جائے:

﴿۳۱۷﴾ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ،

---

[1] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب فی التهي عن سب الموتیٰ، رقم: ٤٩٠٠؛ سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب آخر فی الأمر بذکر محاسن الموتیٰ......، رقم: ١٠١٩۔ عمران بن انس المکی ضعیف ہے۔ [2] **اسناده حسن**، المستدرك للحاکم، ١/ ٣٥٤؛ المعجم الکبیر للطبرانی: ١/ ٣١٥، رقم: ٩٢٩؛ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٣/ ٣٩٥۔

[3] **صحیح**، سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب الدعاء، رقم: ١٩٩١؛ المنتقیٰ لابن الجارود: ٥٤٠؛ المصنف لعبدالرزاق: ٣/ ٤٨٩، رقم: ٦٤٥٧۔

[4] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب مایتخیر من الدعاء......، رقم: ٨٣٥؛ صحیح مسلم، کتاب الصلوة، باب التشهد فی الصلوة، رقم: ٤٠٢ (٩٠٠)؛ مصنف ابن ابی شیبه: ٣/ ٢٩٣، رقم: ١١٢٦١۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ)) [1]

''یااللہ! ہمارے زندوں، مردوں حاضر، غائب، چھوٹے بڑے مرد اور عورت کو بخش دے۔ یااللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارے تو اس کو ایمان پر مار، یااللہ! اس کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر، اور نہ اس کے بعد ہمیں فتنے میں ڈال۔''

﴿۳۱۸﴾ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلاً خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ)) [2]

''یااللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما اور سلامتی عطا فرما، اور معاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی فرما، اور اس کا ٹھکانہ عمدہ بنا، اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اس کو پانی سے برف اور ٹھنڈے پانی سے دھو دے اور گناہوں سے ایسا پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اور دنیا کے گھر سے وہاں اچھا گھر دے، اور دنیا کے اہل سے اچھا اہل مرحمت فرما، اور یہاں کے جوڑے سے وہاں اچھا جوڑا عنایت فرما، اور اس کو جنت میں داخل کر اور عذاب قبر اور عذاب نار سے اس کو بچا۔''

﴿۳۱۹﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ،

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، رقم: ۳۲۰۱؛ سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الدعاء فی الصلوۃ علی الجنائز، رقم: ۱۴۹۸، واللفظ لہ؛ سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب مایعقول فی الصلوۃ علی المیت، رقم: ۱۰۲۴۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیّت فی الصلاۃ، رقم: ۹۶۳ (۲۲۳۲، ۲۲۳۴)۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) [1]

''یا اللہ! فلاں بن فلاں! تیرے عہد اور تیری ہمسائیگی کے امان میں ہے، اسے قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا تو قول پورا کرنے والا اور حق وصداقت والا ہے، اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم کر، تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

﴿۳۲۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ)) [2]

''اے اللہ! تو اس میت کا رب ہے، تو نے اسے پیدا کیا اور اسلام کا راستہ بتایا ہے تو نے ہی اس کی جان نکالی ہے اور تو اس کے ڈھکے چھپے اور کھلے کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، ہم سب اس کی سفارش کے لیے آئے ہیں، لہٰذا اسے بخش دے۔''

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَّاَجْرًا)) [3]

''اے اللہ! تو اسے آگے جانے والے اور پیش خیمہ، ذخیرہ اور باعثِ ثواب بنا دے۔''

﴿۳۲۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ

---

[1] **صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، رقم:۳۲۰۲؛ سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء فی الدعاء......، رقم:۱۴۹۹۔

[2] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، كتاب الجنائز، باب الدعا للميت، رقم:۳۲۰۰؛ مسند احمد: ۲/ ۳۶۳۔

[3] سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بچے کی نماز جنازہ میں درج بالا دعا پڑھا کرتے تھے۔ دیکھئے السنن الكبرى للبيهقي: ۹/ ۴ و سنده حسن، حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ دعا پڑھنا ثابت ہے۔ دیکھئے المصنف لابن ابی شيبه، رقم:۲۹۸۳۸ و نسخه أخرى:۳۰۴۵۷ وسنده صحيح، سیدنا ابو ہریرہ سے بچے کے جنازے میں: "اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" اے اللہ! اسے عذاب قبر سے بچا۔ پڑھنا بھی ثابت ہے۔ موطا امام مالك:۱/ ۲۲۸، رقم:۵۳۶ و سنده صحيح۔

وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ)) ❶

''اے اللہ! یہ تیرا غلام ہے اور تیرے غلام کا بیٹا ہے۔ یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اور مجھ سے زیادہ تو اسے جانتا ہے، اگر نیک ہو تو اس کی نیکی میں اضافہ کر دے، اور اگر گناہگار ہو تو اس کے گناہوں کو معاف کر دے اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور نہ اس کے بعد ہمیں فتنے میں ڈال۔''

نوٹ: ان دعاؤں کو پڑھ کر چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے۔ ❷

جنازہ کو دیکھ کر کیا دعا پڑھنی چاہیے

جنازہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنی مستحب ہے:

۳۲۲ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ)) ❸

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، جنازے کو دیکھ کر فرماتے:

۳۲۳ ((سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ)) ❹

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا فرمایئے کیا حال ہے؟ تو جواب میں فرمایا: میری مغفرت اس کلمے کے باعث ہوئی، جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنازہ دیکھ کر کہا کرتے تھے:

سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ...... (یہ بھی بے سند روایت ہے، دیکھئے حوالہ سابقہ)

جنازے کو اٹھاتے اور لے جاتے وقت رسول اللہ ﷺ سے کوئی دعا ثابت نہیں ہے۔

---

❶ **صحیح**، ابن حبان: ۳۰۷۳ واللفظ له، المستدرك للحاكم، ۱/ ۳۵۹؛ موطا امام مالك، ۱/ ۲۲۸ موقوفًا وسنده صحیح۔ ❷ **تنبیه**: نمازِ جنازہ میں مسنون یہی ہے کہ سلام ایک طرف، یعنی دائیں طرف پھیرا جائے۔ دیکھئے المصنف لعبد الرزاق: ۳/ ۴۸۹، ۴۹۰، رقم: ۶۴۳۸؛ المنتقی لا بن الجارود: ۵۴۰ وسنده صحیح۔ سیدنا ابن عمر بھی اسی پر عمل پیرا تھے۔ مصنف ابن ابی شیبه: ۳/ ۳۰۷ و سنده صحیح۔ (ندیم ظہیر) ❸ کتاب الأذکار للنووی، باب مایقوله من مرت به جنازة اور اٰها۔ **تنبیه**: یہ بے سند روایت ہے، لہٰذا معتبر نہیں ہے۔ ❹ کشف الخفاء للعجلونی: ۲/ ۲۳۴؛ احیاء للغزالی: ۵/ ۵۰۹، کتاب الاذکار للنووی میں بغیر سند کے مذکور ہے۔

دفن کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو قبر میں رکھتے وقت:

﴿۳۲۴﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) کہو۔'' [1]

حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ جب قبر میں رکھ دی گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا پڑھی تھی:

﴿۳۲۵﴾ ((مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) [2]

دفنانے کے بعد کی دعا

اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی خاص دعا منقول نہیں ہے، اتنا ضرور ثابت ہے کہ آپ میت دفنانے کے بعد ٹھہرے رہتے اور فرماتے:

﴿۳۲۶﴾ ((اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ)) [3]

''اپنے بھائی کے حق میں بخشش مانگو اور ثابت قدمی کی درخواست کرو، کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جارہا ہے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دفن کے بعد سورۂ بقرہ کا پہلا اور آخری رکوع پڑھنے کو اچھا سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم۔ [4]

---

[1] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب فی الدعاء للمیت اذا وضع فی قبره، رقم: ٣٢١٣؛ سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ما یقول اذا أدخل میت القبر، رقم: ١٠٤٦؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی إدخال المیت القبر، رقم: ١٥٥٠؛ مسند احمد، ٢/ ٢٧ واللفظ له۔ [2] **اسناده ضعیف**، مسند احمد، ٥/ ٢٥٤؛ المستدرك للحاكم، ٢/ ٣٧٩ علی بن یزید متروک اور عبیداللہ بن زحر متکلم فیہ راوی ہے۔ [3] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر......، رقم: ٣٢٢١۔ [4] **اسناده ضعیف**، السنن الکبریٰ للبیهقی ٤/ ٥٦، ٥٧، عبدالرحمٰن بن العلاء اللجلاج مجہول راوی ہے۔ **تنبیه**: اس سلسلے میں مرفوع روایت بھی ضعیف ہی ہے۔ دیکھئے شعب الایمان للبیهقی، ٧/ ١٦ رقم: ٩٢٩٤؛ المعجم الکبیر للطبرانی: ١٢/ ٣٤٠، رقم: ١٣٦١٣، عبداللہ البابلتی مجروح راوی ہے۔ نیز یہ صحیح حدیث (مسلم: ٧٨٠) کے بھی خلاف ہے۔ (واللہ اعلم)

تعزیت

مصیبت زدہ اور غم زدہ شخص کو تسلی تشفی دے کر اس کے رنج و غم کو دور کرنا مستحب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے، اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا ثواب مصیبت زدہ کو ملے گا۔'' [1]

مصیبت زدہ عورت کو تسلی دینے والے کو جنت میں لباس پہنایا جائے گا۔ [2]

تعزیتی خطوط بھیجنا بھی نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں، ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند کی وفات پر ذیل کا نامہ مبارک ارسال فرمایا تھا:

نامہ مبارک برائے تعزیت

مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اَمَّا بَعْدُ! فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيَّةِ الْمُسْتَوْدَعَةِ تَمَتَّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَّ يَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰى وَكَانَ ابْنُكَ مِنْ مَّوَاهِبِ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيَّةِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهٖ فِيْ غِبْطَةٍ وَّسُرُوْرٍ وَّقَبَضَهٗ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيْرٍ، اَلصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى اِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يَحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدِمُ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ وَالسَّلَامُ. [3]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی......، رقم: ۱۰۷۳؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی......، رقم: ۱۶۰۲۔ علی بن عاصم متکلم فیہ راوی ہے۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب آخر فی فضل التعزیة، رقم الحدیث: ۱۰۷٦؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من عزی مصابًا، رقم: ۱٦۰۱۔ ایک سند میں ابو عمارہ قیس ضعیف جب کہ دوسری میں منیہ راوی مجہول ہے۔

[3] **اسنادہ موضوع**، المستدرك للحاکم: ۳/ ۲۷۳، مجاشع بن عمرو الاسدی متہم بالکذب ہے۔

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ یہ خط محمد (ﷺ) کی جانب سے ہے جو اللہ کا رسول ہے، معاذ بن جبل کی طرف۔ اے معاذ! تم پر سلامتی ہو، میں اس اللہ کی تعریف تم تک پہنچاتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے بعد میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت زیادہ ثواب مرحمت فرمائے اور تمہارے دل میں صبر ڈال دے، ہمیں اور تمہیں اپنی شکر گزاری عطا فرمائے، ہماری جانیں اور ہمارے مال اور ہمارے اہل اور ہماری اولاد یہ سب اللہ کی بخششیں ہیں جنہیں عاریتاً عطا فرمایا ہے کہ جس سے ایک وقت مقررہ تک فائدہ اٹھایا جائے اور (پھر) ایک وقت مقررہ پر اسے لے لیتا ہے، پھر اس کے لیے ہم پر شکر گزاری فرض کر دی ہے، جب کہ وہ آزمائش میں دیتا ہے اور صبر کو بھی فرض کر دیا ہے۔ جب کہ وہ کسی بلا میں مبتلا کر دیتا ہے، پس تیرا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کی عمدہ بخششوں اور رکھی ہوئی امانتوں میں سے تھا کہ اس کے ذریعے سے فائدہ پہنچایا، تجھے رشک اور خوشی کے ساتھ اور اس کو لے لیا بہت بڑے ثواب کے بدلے (کہ اس کے بدلے میں تیرے لیے) دعا و رحمت اور ہدایت ہے، اگر تو ثواب چاہے تو صبر کر، اور تیری بے صبری تیرے ثواب کو ضائع نہ کر دے، تو تو بہت افسوس کرے گا اور شرمندہ ہوگا، اور اس بات کو جان لے کہ بے صبری اور واویلا کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتا اور نہ تیرے غم اور اترنے والی مصیبت کو دور کر سکتا ہے جو ہونے والا تھا وہ ہو گیا، تم سلامت رہو۔''

زیارت قبور کی دعا

قبروں کی زیارت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ وہاں جا کر موت کو یاد کرے اور اپنے لیے اور مسلمان مرد اور عورتوں کے لیے یہ دعا کرے۔ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں کو زیارت قبور کے وقت پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کرام کو بھی پڑھنے کا حکم فرمایا ہے:

﴿۲۷﴾ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)) [1]

''سلام ہو تم پر اے (اس اجڑی بستی کے) اہل ایمان و مسلمان باسیو! اور ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت چاہتے ہیں۔''

۳۲۸ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ)) [2]

''اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو اور اللہ ہمیں اور تمہیں بخش دے۔ تم ہم سے پہلے آ گئے ہو ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔''

۳۲۹ ((اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ)) [3]

''مومن و مسلمان قبر والو! تم پر سلامتی ہو اور ہمارے اگلے پچھلے لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔''

استسقاء (پانی مانگنے کی) دعائیں

اگر بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی لاحق ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''ایسی حالت میں ایک دن مقرر کر کے میلے کچیلے کپڑے پہن کر نہایت عاجزی وانکساری اور

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها. رقم: ٩٧٥ (٢٢٥٧)۔

[2] اسناده ضعيف، سنن الترمذي، كتاب الجنائز، باب مايقول الرجل إذا دخل المقابر، رقم: ١٠٥٣، قابوس بن ابی ظبیان ضعیف ہے۔

[3] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها، رقم: ٩٧٤ (٢٢٥٦)۔

تضرع کے ساتھ نماز کے لیے جنگل کی طرف نکلیں۔'' [1]

امام منبر پر بیٹھ کر پہلے تکبیر اور اللہ کی تعریف بیان کرے، پھر دعا (۳۳۱) پڑھے۔ پھر قبلہ رخ ہو کر دعا (۳۳۲) سے آخر دعا تک پڑھے اور نماز استسقاء کے علاوہ جمعہ اور پانچوں نمازوں کے وقت بھی انہی دعاؤں کو پڑھا جائے، ان شاء اللہ بارش ہوگی اور قحط سالی دور ہو جائے گی۔ دعائیں یہ ہیں:

(۳۳۰) ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلاَ غًا اِلٰى حِيْنٍ)) [2]

''ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کو پالنے والا ہے، مہربان نہایت رحم والا ہے قیامت کے دن کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو غنی ہے بے نیاز ہے، ہم سب محتاج ہیں۔ ہم پر بارش برسا، اور جو تو برسائے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک کے لیے گزران بنا دے۔''

(۳۳۱) ((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَا فِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ)) [3]

''اے اللہ! ہم پر بارش برسا، جو فریاد کو پہنچنے والی ہو بہت ارزانی کرنے والی نفع دینے والی ہو، نقصان پہنچانے والی نہ ہو، جلدی برسنے والی ہو دیر نہ کرے۔''

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب صلاۃ الاستسقاء، رقم: ۱۱۶۵؛ سنن الترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی صلوۃ الاستسقاء، رقم: ۵۵۸؛ سنن النسائی، کتاب الاستسقاء، باب کیف صلاۃ الاستسقاء، رقم: ۱۵۲۲۔

[2] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، رقم: ۱۱۷۳؛ صححہ ابن حبان: ۶۰۴ والحاکم ۱/ ۳۳۸ ووافقہ الذهبی۔ [3] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، رقم: ۱۱۶۹۔

﴿۳۳۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ)) [1]

''اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے جانوروں کو سیراب کر دے، اپنی رحمت پھیلا دے اور مردہ زمین کو سر سبز زندہ کر دے۔''

﴿۳۳۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا)) [2]

''اے اللہ! ہماری زمینوں پر اس کی زیب و زینت اور اس کے سکون و آرام کو نازل فرما۔''

﴿۳۳۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَآبُّنَا مُعْطِي الْخَيْرَاتِ مِنْ اَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَّعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلٰی اَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْحَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا، اَللّٰهُمَّ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ مِدْرَارًا وَّاَوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكِفٍ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُوْدُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلاً غَدَقًا خِصْبًا رَّاتِعًا مُّمْرِعَ النَّبَاتِ)) [3]

''اے اللہ! پہاڑ ظاہر ہو گئے، ہماری زمینیں خاک اڑاتی ہیں اور ہمارے جانور پیاسے ہو گئے، اے بھلائیوں کے دینے والے! ان کی جگہوں سے، رحمت اتارنے والے اور بارش برسانے والے اس کی کانوں سے اور برکتوں کے جاری

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب رفع الیدین الاستسقاء، رقم: ١١٧٦۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ٧/ ٢١٧، رقم: ٦٩٠٤، حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔ ٧/ ٢٢٣، رقم: ٦٩٢٨، سعید بن بشیر ضعیف ہے۔ ٧/ ٢٢٨، رقم: ٦٥٩٢ میں اسماعیل بن مسلم المکی ضعیف ہے۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، مسند ابی عوانہ: ١/ ٥٣٤، رقم: ٢٠٣٦، مسیب بن شریک ضعیف الحدیث ہے۔

کرنے والے اس کے مستحق پر اس بارش کی وجہ سے جو نفع دینے والی ہے۔ تجھ ہی سے بخشش مانگتے ہیں تو ہی بخشنے والا ہے، تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اپنے خاص خاص گناہوں سے، اور توبہ کرتے ہیں تیری طرف عام گناہوں سے، اے اللہ! ہم پر زور کا مینہ برسا، اور ایک بارش کو دوسری بارش کے ساتھ ملا دے، یعنی لگا تار اور مسلسل بارش برسا، اور کفایت کر اپنے عرش کے نیچے سے جس جگہ کہ ہمیں نفع دے اور لوٹا دے ہمارے اوپر ایسی بارش جو عام برسنے والی ہو کثرت سے ڈھانکنے والی ارزانی کرنے والی بہت اگانے والی اور سبزی کو زیادہ اگانے والی۔"

﴿۳۳۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا)) [1]

"اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔" (تین بار کہے)

﴿۳۳۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا)) [2]

"اے اللہ! ہماری فریاد سن لے۔" (تین بار کہے)

﴿۳۳۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ جَلِّلْنَا سَحَابًا كَثِيْفًا قَصِيْفًا دَلُوْقًا ضَحُوْكًا تُمْطِرُنَا مِنْهُ رَذَاذًا قِطْقِطًا سِجْلاً يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) [3]

"اے اللہ! ہم پر ایسا بادل گھیر جو خوب گاڑھا، موٹا، کڑکنے والا، پانی برسانے والا، بجلیاں چمکانے والا، چھوٹی بڑی بوند، خوب برسانے والا ہو۔ اے عظمت اور بزرگی والے!۔"

---

[1] صحیح بخاری، ابواب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، رقم: ۱۰۱۳۔

[2] صحیح بخاری، ابواب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، رقم: ۱۰۱۴؛ صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء، رقم: ۸۹۷ (۲۰۷۸)۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، مسند ابی عوانہ: ۱/ ۵۳۰ رقم: ۲۰۲۲ **ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ انصاری** مجہول ہے اور اگر یہ بلوی ہے تو پھر کذاب ہے۔ (واللہ اعلم)

بادل و بارش کی دعا

رسول اللہ ﷺ بارش کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

۳۳۸ ((اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا)) [1]

''اے اللہ! اس بارش کو نفع دینے والی بنادے۔''

اور بادل دیکھ کر سب کاروبار چھوڑ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

۳۳۹ ((اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا أُرْسِلَتْ)) [2]

''یا اللہ! اس بادل کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس برائی کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔''

اور بارش کی کثرت سے جب نقصان کا اندیشہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

۳۴۰ ((اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا، اَللّٰھُمَّ عَلَی الْآکَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)) [3]

''اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش ہو، ہمارے اوپر بارش نہ ہو۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں اور نالوں اور جنگلوں میں برسا۔''

بجلی اور گرج کے وقت کی دعا

بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سن کر رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

۳۴۱ ((اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ)) [4]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما یقال إذا أمطرت، رقم: ۱۰۳۲۔ [2] **اسناده صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول اذا هاجت الریح، رقم: ۵۰۹۹؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب مایدعو به الرجل إذا رأى السحاب والمطر، رقم: ۳۸۸۹، واللفظ له۔

[3] صحیح بخاری، ابواب الاستسقاء باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، رقم: ۱۰۱۳، ۱۰۱۴؛ صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء، رقم: ۸۹۷ (۲۰۷۸)۔

[4] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول إذا سمع الرعد، رقم: ۳۴۵۰، حجاج بن ارطاة ضعیف راوی ہے۔

''اے اللہ! ہمیں اپنے غصے سے قتل نہ کر اور نہ ہلاک کر اپنے عذاب سے، اور ہمیں اس سے پہلے عافیت دے۔''

﴿۴۲﴾ ((سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ)) [1]

''ہم اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں کہ جس کی پاکی بیان کرتا ہے رعد اس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف سے۔''

آندھی کے وقت کی دعا

جب آندھی چلتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

﴿۴۳﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ)) [2]

''اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے۔''

﴿۴۴﴾ ((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا)) [3]

''اے اللہ! اس ہوا کو خوشگوار بنا دے، ناگوار ہوا نہ بنا، اے اللہ! اس کو رحمت کر دے اور اسے عذاب مت بنا۔''

---

[1] **صحیح موقوف**، موطا امام مالك، كتاب الكلام، باب اذا سمعت الرعد، رقم: ۲٦؛ الأدب المفرد للبخاری: ۷٤۳۔

[2] صحیح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح، رقم: ۸۹۹ (۲۰۸۵)۔ [3] **اسناده ضعيف جدا**، المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱/ ۱۷۱، ۲۱٤، رقم: ۱۱۵۳۳، حسین بن قیس متروک راوی ہے۔

نماز حاجت کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جب تمہیں اللہ تعالیٰ یا کسی انسان کی طرف ضرورت ہوتو اس ضرورت کے حصول کے لیے پہلے وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھو، پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج کر یہ دعا پڑھو، اللہ نے چاہا تو ضرورت پوری ہو جائے گی۔''

﴿۴۵﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)) [1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو بردبار اور بزرگ ہے، ہم اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو بڑے عرش کا پروردگار ہے، اور ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہاں کی پرورش کرنے والا ہے، اے اللہ! میں تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور تیری بخشش کی ضروریات کو اور غنیمت کو ہر ایک نیکی سے اور سلامتی کو ہر ایک گناہ سے، مت چھوڑ کسی گناہ کو مگر تو اسے معاف کر دے اور نہ کسی فکر کو مگر اس کو دور کر دے اور نہ کسی ایسی حاجت کو جو تیری مرضی کے موافق ہو، مگر اے ارحم الراحمین! تو اسے پوری کر دے۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الوتر، باب جاء فی صلاۃ الحاجۃ، رقم: ۴۷۹؛ سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوة، باب ماجاء فی صلوة الحاجة، رقم: ۱۳۸۴۔ فائد بن عبدالرحمٰن متروک راوی ہے۔

توبہ کی دعا

اگر کسی سے کوئی گناہ یا خطا ہو جائے تو اس دعا کو پڑھ کر سچے دل سے توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف فرما دے گا۔

﴿۳۴۶﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لاَ اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا، اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ)) [1]

''اے اللہ! میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے، اس کی طرف کبھی بھی نہیں لوٹوں گا، اے اللہ! میرے گناہوں سے تیری بخشش زیادہ کشادہ ہے اور مجھے اپنے عمل سے تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔''

قرآن مجید یاد کرنے کی دعا

اگر کسی شخص کو قرآن مجید یاد نہ ہو یا یاد کیا ہوا بھول جاتا ہو، حافظہ کمزور ہو گیا ہو تو اسے چاہیے کہ جمعرات کی آخری رات میں یا آدھی رات کو، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو شروع رات میں عشاء کے بعد ہی فرائض کے علاوہ چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ دُخان اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور الٓم سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ مُلک پڑھے تشہد اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیرنے کے بعد ذکر الٰہی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد ذیل کی دعا پڑھے۔ اور یہ عمل تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ تک برابر کرے، اِن شاء اللہ اس کا حافظہ تیز ہو جائے گا۔ بھولا ہوا بھی یاد ہو جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں شکایت کی تھی کہ حضور میرا حافظہ خراب ہو گیا ہے اور یاد کیا ہوا بھول جاتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مذکورہ طریقے سے یہی دعا پڑھنے کو فرمایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ

---

[1] **صحيح**، المستدرك للحاكم، ١/ ٥١٦، إلى: لاأرجع اليها أبدًا، والمستدرك للحاكم ١/ ٥٤٣، ٥٤٤، اللهم مغفرتك......وسنده ضعيف۔

نے ایسا ہی کیا ان کا حافظہ درست وتیز ہو گیا:

﴿۳۲۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِيْ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يُغْنِيْنِيْ وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْأَلُكَ يَآ اَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ)) ❶

''اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، ہمیشہ گناہوں کے چھوڑنے پر جب تک تو مجھے زندہ رکھے، اور رحم فرما مجھ پر اس بات سے کہ تکلیف اٹھاؤں ایسی چیز حاصل کرنے میں جو مجھے مفید نہیں اور مجھے نصیب کر خوش نظری اس چیز میں جو راضی کر دے تجھے مجھ سے، اے اللہ! پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے، عزت اور بزرگی والے جس کا ارادہ نہیں کیا جاتا سوال کرتا ہوں تجھ سے، اے اللہ! اے رحمن! تیری بزرگی اور تیرے چہرے کے نور کے ذریعے سے کہ میرے دل میں اپنی کتاب کی یاد جما دے، جیسا کہ تو نے مجھے سکھایا ہے اور مجھے توفیق عنایت فرما کہ میں اس کی تلاوت کروں اس طریق پر جس پر تو مجھ سے راضی ہو جائے، اے اللہ! پیدا کرنے

---

❶ **اسناده ضعيف**، سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب في دعاء الحفظ، رقم: ٣٥٧٠۔
ولید بن مسلم مدلس ہیں اور سماع مسلسل نہیں ہے، نیز ابن جریج بھی مدلس ہیں۔

والے آسمانوں اور زمین کے صاحب عزت اور بخشش کے اور صاحب اس غلبے کے جس کا کوئی قصد نہ کر سکے۔ مانگتا ہوں اے اللہ، اے رحمن! تیری بزرگی اور تیرے چہرے کے نور کی برکت سے کہ تو اپنی کتاب سے روشن کر دے میری آنکھ کو، اور یہ کہ جاری کر دے میری زبان کو اور یہ کہ کھول دے تو اس سے میرا سینہ اور یہ کہ دھو دے اس سے میرا بدن، پس بے شک بات یہ ہے کہ کوئی میری مدد نہیں کرتا حق پر سوائے تیرے اور کوئی نہیں دے سکتا اس کو سوا تیرے، اور گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے جو بلند تر، بڑائی والا ہے۔''

گم شدہ چیز تلاش کرنے کی دعا

گم شدہ چیز تلاش کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس چیز کو واپس کر دے گا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جب کوئی چیز گم ہو جائے یا (جانور وغیرہ) بھاگ جائے تو دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

۳۳۸ ((اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ أَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَآئِكَ وَفَضْلِكَ)) [1]

اے اللہ! لوٹانے والے گم شدہ اور کھوئی ہوئی چیز کے اور گمراہوں کو راستہ دکھانے والے، تو ہی ہدایت دیتا ہے گمراہی سے، میری کھوئی ہوئی چیز میرے پاس اپنی قدرت اور طاقت سے لوٹا دے، کیونکہ وہ تیری عطا و فضل ہے۔''

۳۳۹ ((بِسْمِ اللّٰهِ يَاهَادِيَ الضَّالِّ وَرَادَّ الضَّالِّ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ)) [2]

---

[1] اسنادہ ضعیف، المعجم الکبیر: ۱۲/ ۲۶۱، ۳٤۰، رقم: ۱۳۲۸۹؛ المعجم الاوسط، ۳/ ۲۹۱، رقم: ٤٦۲٦ والصغیر للطبرانی: ۱/ ۲۳٦، محمد بن عجلان اور ابن عیینہ کی تدلیس کے ساتھ عبدالرحمن بن یعقوب بن ابی عباد المکی مجہول راوی بھی ہے۔ [2] اسنادہ ضعیف، مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۰/ ۹۲، رقم: ۲۹۷۱۱، (موقوفا) محمد بن عجلان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتانے اور گمشدہ چیز واپس دینے والے! میری گمشدہ چیز واپس کر دے، کیونکہ وہ تیری بخشش و کرم اور فضل سے ہے۔"

دعائے اسم اعظم

احادیث میں اسم اعظم کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو اسم اعظم کے ساتھ دعا کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔" [1]

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الخ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا:

"اس نے اسم اعظم پڑھا ہے۔" [2]

اسم اعظم کے تعین میں اختلاف ہے، مگر ذیل کی دعاؤں میں اسم اعظم بتایا گیا ہے۔ اسی لیے اس کو پڑھنا چاہیے:

۳۵۰ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ)) [3]

"اے اللہ! میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں، بلاشبہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا اور بے نیاز ہے، نہ جنا ہے نہ جنا گیا، اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔"

۳۵۱ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا

---

[1] صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم، رقم: ٣٨٥٦؛ المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ٢٣٧، رقم: ٧٩٢٥؛ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٠٦۔

[2] اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الوتر، باب الدعاء، رقم: ١٤٩٣؛ سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب ماجاء في جامع الدعوات......، رقم: ٣٤٧٥؛ سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم، رقم: ٣٨٥٧۔

[3] اسناده صحيح، سنن ابى داود: ١٤٩٣؛ سنن الترمذى: ٣٤٧٥؛ سنن ابن ماجه: ٣٨٥٧، كما تقدم۔

حَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وجہ سے کہ تیرے ہی لیے تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بڑا مہربان احسان کرنے والا، آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا، عزت اور بزرگی والا، اے جلال واکرام والے! اے زندہ! اور اے نگرانی کرنے والے! میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں۔''

﴿۳۵۲﴾ ((وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ)) [2]

''اور تمہارا معبود ایک **الٰہ** ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ الٓمّٓ نہیں ہے بندگی کے لائق، مگر وہی اللہ جو ہمیشہ زندہ رہنے والا، خبر گیری کرنے والا۔''

﴿۳۵۳﴾ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ)) [3]

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور یقینا میں گناہگاروں میں سے ہوں۔''

صلاۃ التسبیح کی دعا

اس نماز کی فضیلت حدیثوں میں بہت آئی ہے، متعدد علما جیسے امام مسلم، ابوداود، دارقطنی اور حافظ ابن حجر نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے چچا! کیا میں تمہیں ایک بات بتاؤں؟ کیا میں تمہیں ایسی چیز کی

---

[1] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الدعاء، رقم: ۱٤۹۵ واللفظ له؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۹۹)، رقم: ۳۵٤٤؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب اسم الله الاعظم، رقم: ۳۸۵۸؛ سنن النسائی، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذکر رقم: ۱۳۰۱۔

[2] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب اوتر باب الدعاء، رقم: ۱٤۹٦ ؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی إجاب الدعاء......، رقم: ۳٤۷۸؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم: ۳۸۵۵۔ [3] **اسنادہ صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعوة ذی النون......رقم: ۳۵۰۵ وصححه الحاکم: ۱/ ۵۰۵ و وافقه الذهبی۔

خبر نہ دوں کہ جب تم اسے بجالاؤ تو تمہارے دس طرح کے گناہ، یعنی اگلے اور پچھلے، نئے پرانے، قصداً سہواً، صغیرہ، کبیرہ، ظاہر پوشیدہ گناہ مٹ جائیں۔ وہ یہ ہے کہ تم چار رکعتیں اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے علاوہ کوئی سورت پڑھو، جب تم پہلی رکعت کی قراءت سے فارغ ہو جاؤ تو رکوع سے قبل کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ یہ پڑھو:

﴿۳۵۴﴾ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ))

''پاک ہے سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ، اللہ بہت بڑا ہے۔''

پھر رکوع میں جاؤ اور دس دفعہ یہی کلمات نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ کہو۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور قومہ میں بھی دس مرتبہ ان کلمات کو کہو، پھر سجدے میں جاؤ اور اس میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہو، سجدے سے اٹھ کر جب جلسہ کے لیے بیٹھو تو یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، اب دوسرے سجدے میں جاؤ تو یہی کلمات دس مرتبہ کہو اور سجدے سے اٹھ کر جلسہ استراحت میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہو، اب ایک رکعت ہوئی اور اس میں پچھتر دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔۔۔ تم نے کہا، اسی طرح چار رکعتیں پوری کرو اور ہر رکعت میں پچھتر پچھتر دفعہ پڑھو۔ اگر تم سے ہو سکے تو دن میں ایک دفعہ یہ نماز پڑھو ورنہ جمعہ کو ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور جب یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھو۔'' [1]

زکوٰۃ اور صدقہ خیرات دینے والے کو دعا

رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی قوم صدقہ کا مال لاتی تو آپ ﷺ ان کو یہ دعا دیتے:

﴿۳۵۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ)) [2]

---

[1] اسناده حسن، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب صلوة التسبیح، رقم: ۱۲۹۷؛ سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوة، باب ماجاء فی صلوة التسبیح، رقم: ۱۳۸۷۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الزكاة، باب صلاة الامام ودعائه لصاحب الصدقة، رقم: ۱۴۹۷؛ صحیح مسلم، کتاب الزکوٰة، باب الدعاء لمن اتی بصدقة، رقم: ۱۰۷۸ (۲۴۹۲)۔

"اے اللہ! ان پر اپنی رحمت نازل فرما۔"

اگر ایک شخص دینے والا ہے تو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ کہے اور اگر دینے والا حاضر ہے تو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْكَ اور اگر دینے والے زیادہ ہیں تو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْكُمْ کہنا چاہیے۔

مرغ کی آواز سننے کی دعا

جب مرغ کی آواز سنو تو یہ دعا پڑھو:

۵۱ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) [1]

"اے اللہ! میں تیرا فضل مانگتا ہوں۔"

گدھے اور کتے کی آواز سننے کی دعا

جب گدھے اور کتے کی آواز سنو تو یہ دعا پڑھو:

۵۲ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) [2]

"میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔"

---

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم یتبع بھاشعف الجبال رقم: ۳۳۰۳؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیك رقم: ۲۷۲۹ (۶۹۲۰)۔ [2] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غَنَمٌ یتبع بھا شَعَف الجبال، رقم: ۳۳۰۳؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیك، رقم: ۶۹۲۰۔

تنبیه: کتے کی آواز کا ذکر سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب نهیق الحمیر ونباح الكلاب، رقم: ۵۱۰۳ و سنده حسن میں ہے۔

چوتھی منزل
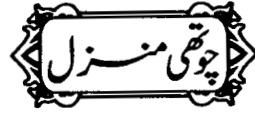
روزے کے متعلق دعائیں

پہلی کا چاند دیکھنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو ان دعاؤں کو پڑھتے:

﴿۳۵۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ)) [1]

''اے اللہ! ہمیں امن وایمان، سلامتی اور اسلام کا چاند دکھا اور اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔''

﴿۳۵۹﴾ ((هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا)) [2]

''یہ چاند بھلائی اور نیکی کا ہے، یہ چاند بھلائی اور نیکی کا ہے، یہ چاند بھلائی اور نیکی کا ہے، میں اس پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو اس مہینے کو لے گیا اور اس مہینے کو لے آیا۔''

﴿۳۶۰﴾ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ وَمِنْ سُوْٓءِ الْمَحْشَرِ)) [3]

---

[1] **اسنادہ ضعیف** ، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول عند رؤیة لهلال، رقم: ۳٤٥١، سلیمان بن سفیان اور بلال بن یحیٰی التیمی دونوں ضعیف ہیں۔

[2] **اسنادہ ضعیف** ، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول الرجل إذا رأى الهلال، رقم: ۵۰۹۲، ارسال کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد، ۵/ ۳۲۹، رقم: ۲۲۷۹۱، رجل من اهل الشام مجہول ہے۔

''اللہ بہت بڑا ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے، اے اللہ! میں اس مہینے کی بھلائی مانگتا ہوں اور محشر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

جو کسی بھی وقت چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

﴿۳۶۱﴾ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ)) [1]

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس اندھیری رات کی برائی سے جب کہ وہ آ جائے۔''

یہ دعا رجب اور شعبان کا چاند دیکھ کر پڑھے:

﴿۳۶۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ)) [2]

''اے اللہ! ہمیں برکت دے رجب اور شعبان میں اور ہمیں رمضان میں پہنچا دے۔''

روزے کی حالت میں کیا کہنا چاہیے

﴿۳۶۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزے کی حالت میں گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا مت کرو، اگر کوئی تم سے لڑائی و گالی گلوچ کرے تو تم دو مرتبہ کہو: ((اِنِّي صَائِمٌ)) میں روزے سے ہوں۔'' [3] (جواب جاہلاں باشد خموشی)

افطار کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ افطار کے وقت ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۳۶۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ)) [4]

---

[1] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورة المعوذتین، رقم: ۳۳۶٦۔ [2] **اسناده ضعیف جدا**، مسند (عبدالله بن) احمد، ۱/ ۲۵۹؛ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۷٤٦، ۷٤۷، رقم: ٦٦۰، زائدہ بن ابی الرقاد منکر الحدیث ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الصیام، باب فضل الصوم رقم: ۱۸۹٤؛ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام رقم: ۱۱۵۱ (۲۷۰۳)۔ [4] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب القول عند الافطار، رقم: ۲۳۵۸، یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

''اے اللہ تیری رضا جوئی کے لیے میں نے روزہ رکھا اور تیری دی ہوئی روزی سے میں نے افطار کیا۔''

﴿۳٦٥﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ)) ❶

''اللہ کی تعریف ہے جس نے میری اعانت کی میں نے روزہ رکھا اور روزی دی جس سے میں نے افطار کیا۔''

﴿۳٦٦﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)) ❷

''یا اللہ! تیری خوشنودی کے لیے ہم نے روزہ رکھا اور تیری دی ہوئی روزی سے ہم نے افطار کیا، ہم سے ہمارے روزوں کو قبول فرما، تو سننے والا جاننے والا ہے۔''

﴿۳٦٧﴾ ((ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) ❸

''پیاس جاتی رہی اور رگیں تروتازہ ہوگئیں، اگر اللہ نے چاہا تو ثواب بھی ملے گا۔''

﴿۳٦٨﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ)) ❹

''اے اللہ! تیری اس وسیع رحمت کے ذریعے سے جس نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرے گناہوں کو بخش دے۔''

---

❶ **اسنادہ ضعیف،** عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ٥٤٦، ٥٤٧؛ الدعوات الکبیر للبیهقی، ۲/ ۲۲۱، رقم: ٤٥٠، یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❷ **اسنادہ ضعیف،** عمل الیوم واللیلة: ۲/ ٥٤٩، رقم: ٤٨١ واللفظ له، المعجم الکبیر، ۱۲/ ۱۱۳، ۱۱٤؛ سنن الدارقطنی، ۲/ ۱۸۰، عبدالملک بن ہارون متروک اور اس کا والد متکلم فیہ راوی ہے۔

❸ **اسنادہ حسن،** سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب القول عند الافطار، رقم: ۲۳٥۷۔

❹ **حسن،** سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، باب فی الصائم لا ترد دعوته، رقم: ۱۷٥۳، عمل الیوم واللیلة لابن السنی ۲/ ٥٥۲، رقم: ٤٨۲۔

تنبیہ: اسحاق بن عبیداللہ حسن الحدیث راوی ہیں۔

جب کسی کے ہاں افطاری کریں

جب کوئی کسی کے ہاں روزہ افطار کرے تو افطار کرانے والوں کو یہ دعا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا کھا کر یہ دعا پڑھی تھی۔

﴿۳۶۹﴾ ((اَفْطَرَ عِنْدَ کُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ)) [1]

''روزہ داروں نے تمہارے پاس افطار کیا اور نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور فرشتوں نے تمہارے لیے دعائیں کیں۔''

شب قدر کی دعا

قرآن مجید و حدیث شریف میں شب قدر کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ رمضان مبارک کے آخری عشرہ میں طاق راتوں میں سے ایک رات ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اس رات میں کون سی دعا پڑھوں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو:

﴿۳۷۰﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ)) [2]

''اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے، پس مجھے معاف فرما دے۔''

---

[1] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الأطعمه، باب فی الدعاء لرب الطعام إذا أکل عنده، رقم: ٣٨٥٤۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل سؤال العافیة والمعافاة، رقم: ٣٥١٣؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافیة، رقم: ٣٨٥٠۔ یہ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ عبداللہ بن بریدہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے، نیز اس کے تمام شواہد بھی ضعیف ہیں۔

عیدین کی تکبیریں

عیدگاہ جاتے وقت راستے میں اور عیدگاہ میں بھی نماز سے پہلے تکبیرات کہنی چاہیے۔ [1]
جن میں درج ذیل ہیں:

[۳۷۱] ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ)) [2]

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، عبادت کے قابل کوئی نہیں ہے مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔''

[۳۷۲] ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً)) [3]

''اللہ بہت بڑا ہے، ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اللہ ہی کے لیے پاکیزگی ہے صبح وشام۔''

---

[1] **اسناده حسن**، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۳/ ۲۷۹، موقوفًا۔ [2] **اسناده ضعيف جدًا**، سنن الدارقطني: ۲/ ۵۰، رقم: ۱۷۲۱، جابر جعفی سخت ضعیف اور عمرو بن شمر کذاب ہے۔

تنبیہ: ان الفاظ کے ساتھ مرفوع اور موقوف تمام روایتیں ضعیف ہیں، البتہ مذکورہ تکبیرات امام ابراہیم نخعی تابعی سے ثابت ہیں۔ دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/ ۱۶۷، رقم: ۵۶۴۹ و سنده صحيح۔

[3] صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القرائة، رقم: ۶۰۱ (۱۳۵۸)۔ یہ نماز میں دعائے استفتاح کے طور پر پڑھنی ثابت ہے۔

وضاحت: یہ کلمات عیدین کے دنوں میں پڑھنے، کسی مرفوع یا موقوف حدیث سے ثابت نہیں ہیں، البتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے درج ذیل تکبیرات کہنا ثابت ہے: سیدنا عبداللہ بن عباس سے یہ الفاظ ثابت ہیں: اللّٰه اكبر كبيراً، اللّٰه اكبر كبيرًا، اللّٰه اكبر وأجل اللّٰه اكبر ولله الحمد: (مصنف ابن ابی شیبہ، ۲/ ۱۶۸، رقم: ۵۶۵۴ وسنده صحيح) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تکبیرات کے یہ کلمات سکھاتے تھے۔ "اللّٰه اكبر، اللّٰه اكبر، اللهم أنت أعلى و أجل من أن تكون لك صاحبة أويكون لك ولد أويكون لك شريك فى الملك أويكون لك ولي من الذل و كبره تكبيرًا، الله اكبر تكبيرًا (كبيرًا) اللهم اغفرلنا اللهم ارحمنا۔" مصنف عبدالرزاق ۱۱/ ۲۹۵، رقم: ۲۰۵۸۱ و سنده صحيح، السنن الكبرىٰ للبيهقي ۳/ ۳۱۶۔ (ندیم ظہیر)

عید کے دن کی دعا

رسول اللہ ﷺ عید کے دن اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

۷۳ ((اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عِیْشَةً نَقِیَّةً وَّمِیْتَةً سَوِیَّةً وَّمَرَدًّی غَیْرَ مُخْزِیٍ وَّلَا فَاضِحٍ، اَللّٰھُمَّ لَا تُھْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً وَّلَا تَعْجَلْ عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِیَّةٍ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنَا وَالْبَقَآءَ وَالْھُدٰی وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْیَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّیَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِیْ دِیْنِكَ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ)) [1]

’’اے اللہ! ہم تجھ سے پاک وصاف زندگی اور ایسی ہی عمدہ موت طلب کرتے ہیں، اے اللہ! ہمارا لوٹنا رسوائی اور ندامت کا نہ ہو، اے میرے مولا! ہمیں اچانک ہلاک نہ کر اور نہ اچانک پکڑ، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم وصیت کرنے اور حق ادا کرنے سے رہ جائیں، اے اللہ! ہم تجھ سے پاکدامنی، بے پروائی، بقا، ہدایت اور دین و دنیا کی بہتری مانگتے ہیں اور تیری پناہ چاہتا ہوں شک اور نافرمانی سے اور دین کے کاموں میں دکھاوے، سناوے سے، اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کر، اور اپنے پاس سے رحمتِ خاص عطا فرما، یقیناً تو بڑا داتا ہے۔‘‘

---

[1] اسنادہ ضعیف جدا، المعجم الاوسط للطبرانی: ۵/ ۳۵۱، رقم: ۷۵۶۸، ۷۵۷۲، نہشل بن سعید متروک راوی ہے۔

سفر کی دعائیں

روانگی کی دعا

مسافر کو روانہ ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ ❶

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ دوسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھے اور سلام کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ سفر کے وقت اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

❷ ۲۷۴ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ)) ❷

''اے اللہ! تو ہی رفیق سفر ہے، اور ہمارے بعد گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا، اے اللہ! سفر کی تکلیفوں سے اور بری طرح لوٹنے سے، اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور اہل وعیال اور مال کی بری حالت دیکھنے سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

رخصت کرنے کے موقع پر دعا

رخصت کرنے والے مسافر کو یہ دعا دیں، رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

❸ ۲۷۵ ((اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ)) ❸

---

❶ اسنادہ ضعیف، المعجم الکبیر للطرانی: ۱۰/ ۲۵۱۔ اعمش مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یقول إذا رکب إلی سفر الحج، رقم: ۱۳۴۲ (۳۲۷۵)۔ تنبیہ: مذکورہ دعا میں الفاظ کی کچھ کمی بیشی ہے جو سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا خرج مسافرًا، رقم: ۳۴۳۹ و سندہ صحیح، میں موجود ہیں۔

❸ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی الدعاء عند الوداع، رقم: ۲۶۰۰؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء ما یقول اذا ودع انسانًا، رقم: ۳۴۴۳؛ سنن ابن ماجه، کتاب الجهاد، باب تشییع الغزاة وداعهم، رقم: ۲۸۲۶۔

''تیرا دین تیری امانت (یعنی اہل وعیال و مال وغیرہ) اور تیرا انجام کار، اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔''

﴿۳۷۶﴾((زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ)) [1]

''اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادِراہ بنائے اور تیرے گناہ بخش دے اور تو کہیں بھی ہو تیرے لیے بھلائی آسان کردے۔''

﴿۳۷۷﴾((زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَوَجَّهَكَ فِي الْخَيْرِ وَكَفَاكَ الْهَمَّ)) [2]

''اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادِراہ بنائے اور بھلائی کی طرف تیرا رخ کردے اور فکروں سے بچائے۔''

رخصت کے بعد کی دعا

جب مسافر روانہ ہوجائے تو اس کے لیے یہ دعا کرنی چاہیے:

﴿۳۷۸﴾((اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ)) [3]

''اے اللہ! اس کے لیے مسافت کی دوری گھٹا دے اور اس پر سفر آسان کردے۔''

سواری کی دعا

سوار ہوتے وقت مسافر یہ دعا پڑھے، رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿۳۷۹﴾((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ،

---

[1] اسنادہ حسن، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (٤٤) منه، رقم: ٣٤٤٤۔

[2] اسنادہ ضعیف، المعجم الاوسط للطبرانی: ٣/ ٢٦٧، رقم: ٤٥٤٥، ٤٥٤٨، والکبیر ١٢/ ٢٩٢۔ مسلم بن سالم متکلم فیہ راوی ہے۔

[3] اسنادہ حسن، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (٤٥) منه، رقم: ٣٤٤٥۔

((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ)) ❶

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اس کی ذات پاک ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہے، ورنہ ہم میں یہ طاقت کہاں تھی کہ (اسے اپنے بس میں کر لیتے) اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان فرما دے اور اس کا بُعدِ مسافت گھٹا دے۔ اے اللہ! تو ہی رفیق سفر ہے اور تو ہی گھر بار کی خبر گیری کرنے والا ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے اور بُرے منظر اور اہل وعیال اور مال کی بری حالت دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

نشیب وفراز کی دعائیں

﴿۳۸۰﴾ جب اونچی جگہ یا سخت زمین آئے تو ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) اور جب نشیب ہو تو ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) کہنا چاہیے۔ ❷

کشتی یا جہاز پر سوار ہونے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس دعا کو پڑھے گا وہ غرق ہونے سے بچا رہے گا۔''

﴿۳۸۱﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ)) ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الذکر اذا رکب دابته، رقم:۱۳۴۲ (۳۲۷۵)۔ ❷ صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب التسبیح اذا هبط وادیًا، رقم:۲۹۹۳، ۲۹۹۴۔ ❸ **اسناده ضعیف جدا**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۵۷۲، رقم: ۵۰۱؛ مسند ابی یعلی: ۶۷۸۱، یحییٰ بن العلاء اور مروان بن سالم متهم بالکذب ہیں۔

''اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے، اور اللہ کی جیسی قدر کرنی چاہیے ویسی قدر نہیں کی۔''

آبادی دیکھ کر پڑھنے کی دعا

جب کوئی آبادی نظر آئے اور وہاں جانے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے، رسول اللہ ﷺ آبادی دیکھ کر اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۳۸۲﴾((اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَآ اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ نَسْئَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَافِیْھَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَافِیْھَا)) ❶

''اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے اور جو ان کے زیر سایہ ہے اس کے پروردگار اے ساتوں زمینوں کے اور جو ان کے اُوپر ہے اس کے پروردگار! شیطانوں کے اور جن کو انہوں نے بہکایا ان کے مالک اور اے ہواؤں کے اور جس کو انہوں نے منتشر کیا اس کے پروردگار! ہم تجھ سے اس بستی میں جو بھلائی ہے وہ، اور اس کے باشندوں میں جو بھلائی ہے وہ، جو کچھ اس کے اندر ہے اس میں جو بھلائی ہے، طلب کرتے ہیں اور اس بستی کے شر سے اس کے باشندوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔''

﴿۳۸۳﴾((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْھَا، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا)) ❷

---

❶ **اسناده حسن** ، عمل اليوم والليلة للنسائي:٥٤٤؛ ابن السني:٥٢٢؛ صحيح ابن حبان: ٢٧٠٩؛ ابن خزيمه:٢٥٦٥؛ الحاكم:١/ ١٠٠، ١٠١؛ ووافقه الذهبي۔

❷ **اسناده ضعيف** ، المعجم الأوسط للطبراني: ٥/ ٨٨، رقم: ٤٧٥٥ ، مبارک بن حسان لین الحدیث،ضعیف ہے۔

''اے اللہ! اس بستی میں ہمارے لیے خیر و برکت عطا کر، اے اللہ! اس بستی میں ہمارے لیے خیر و برکت عطا کر، اے اللہ! اس بستی میں ہمارے لیے خیر و برکت عطا کر، اے اللہ! ہمیں اس کے میوے کھلا اور اس کے باشندوں کو ہماری محبت دے اور ہمیں یہاں کے نیک لوگوں کی محبت دے۔''

قیام گاہ کی دعا

اثنائے سفر میں جہاں قیام ہو وہاں یہ دعا پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس دعا کو پڑھے گا، اس جگہ اسے کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔''

﴿۳۸۴﴾ ((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) [1]

''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے اس کے شر سے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔''

صبح کی دعا

اس دعا کو سفر میں صبح کے وقت پڑھنا چاہیے، ان دعاؤں کو صبح شام پڑھنے سے سفر میں ہر قسم کی آفتوں سے بچا رہے گا۔

﴿۳۸۵﴾ ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَآئِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)) [2]

''سنتا ہے سننے والا، اللہ کی تعریف ہے اور ہم پر کیا خوب نعمتیں و احسان ہیں اس کے، اے ہمارے رب! ہمارا رفیق بنا اور ہم پر اپنا فضل کر، ہم دوزخ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فى التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره رقم: ٢٧٠٨ (٦٨٧٨)۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعا، باب فى الأدعية، رقم: ٢٧١٨ (٦٩٠٠)۔

شام کی دعا

رسول اللہ ﷺ شام کے وقت اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۳۸۶﴾ ((يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ)) [1]

''اے زمین! میرا رب اور تیرا رب ایک ہی اللہ ہے، تیرے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے، اس کے شر سے اور جو کچھ تیرے اندر پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتا ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور شیر، کالے ناگ اور سانپ وبچھو کے شر سے اور اس سرزمین کے رہنے والوں کے شر سے اور ابلیس اور اس کی اولاد سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

حج کا مختصر بیان اور دعائیں

حج کے معنی قصد اور ارادہ کے ہیں، اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی مخصوص عبادت اور اس کے گھر کی مخصوص طریقے سے زیارت کرنے کو حج کہتے ہیں۔ اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج بھی ایک رکن ہے۔ جو ہر صاحب استطاعت پر فرض ہے۔ اس کی فرضیت قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔ استطاعت اور فرضیت کے باوجود اگر کوئی شخص حج نہ کرے تو وہ سخت مجرم ہے، وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے گا۔ [2] عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ حج کرنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں وہ گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو

---

[1] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا نزل المنزل، رقم: ۲٦۰۳، وصححه ابن خزيمه: ۲۵۷۲؛ والحاكم ۲/ ۱۰۱ و وافقه الذهبي۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء من التغليظ في ترك الحج، رقم: ۸۱۲۔ هلال بن عبداللہ متروک راوی ہے۔

جاتا ہے، گویا وہ آج ہی شکم مادر سے پیدا ہوا ہے۔ [1]

اقسام حج: حج کی تین قسمیں ہیں (۱) افراد (۲) قران (۳) تمتع

(۱) افراد

افراد کے معنی اکیلے کے ہیں اور اصطلاح میں صرف حج کا احرام باندھنے اور اس کے مناسک ادا کرنے کو افراد کہتے ہیں۔ جس کی یہ صورت ہے کہ تم میقات پر پہنچ کر صرف حج کی نیت سے احرام باندھو، یعنی عمرہ کی نیت نہ کرو اور مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو اور صفاو مروہ کے درمیان سعی کرو۔ آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ جاؤ، اور نویں تاریخ کو عرفات پہنچ کر وقوف عرفہ کرو، اور اس کی شام مزدلفہ میں آ کر رات بھر قیام کرو اور مزدلفہ کے وظیفہ کو ادا کرو اور دسویں کی صبح چل کر منیٰ آ ؤ اور منیٰ میں قربانی کرو اور حلق کر کے احرام کھول دو اور اسی دن مکہ میں آ کر طواف افاضہ کر کے، پھر منیٰ واپس چلے جاؤ اور تین روز منیٰ میں قیام کر کے منیٰ کے وظیفہ کو ادا کرو، پھر مکہ مکرمہ واپس آ کر طواف وداع کر کے گھر لوٹ جاؤ۔

(۲) حج قران

کے معنی دو چیزوں کے ملانے کے ہیں اور اصطلاح میں حج اور عمرے کا احرام باندھ کر ایک ساتھ حج اور عمرہ کرنے کو قران کہتے ہیں، کیونکہ حج اور عمرہ دونوں کو ملا کر ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ میقات پر پہنچ کر تم حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر کے احرام باندھو اور مکہ پہنچ کر طواف اور سعی کرو اور احرام نہ کھولو، بلکہ باندھے رہو اور آٹھویں تاریخ کو منیٰ جاؤ اور باقی کام مثل افراد حج کے ادا کرو، وہی قران کے بھی احکام ہیں۔ حج افراد میں صرف افراد کی نیت ہوتی ہے اور قران میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت ہوتی ہے۔ افراد میں قربانی ضروری نہیں ہے اور قران میں قربانی ضروری ہے۔ حج قران اور تمتع مکہ والوں کے لیے جائز نہیں، قران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے۔ رسول اللہ ﷺ قارن تھے اور آپ ﷺ نے ایک ہی طواف کیا اور فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، رقم: ۱۵۲۱؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل الحج و العمرة، رقم: ۱۳۵۰ (۳۲۹۱)۔

((مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَجْزَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ عَنْهُمَا جَمِيْعًا)) ❶

جس نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اس کو دونوں طرف سے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا۔ اور ایک ہی طواف کیا۔ ❷

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ قران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں فرماتی ہیں:

''وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا'' ❸

''یعنی جن لوگوں نے حج وعمرہ دونوں کو اکٹھا کیا تھا، انہوں نے ایک ہی طواف کیا تھا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع میں آپ کے ساتھ قارن تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا:

((يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)) ❹

''تیرا طواف تیرے حج وعمرہ کے لیے کافی ہوگیا۔''

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قران کرنے والے کے لیے وہی احکام

---

❶ **اسناده صحيح** ، سنن الترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء أن القارن......، رقم: ٩٤٨؛ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب طواف القارن، رقم: ٢٩٧٥۔

❷ **اسناده صحيح** ، سنن الترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء أن القارن......، رقم: ٩٤٧؛ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب طواف القارن، رقم: ٢٩٧٣، نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک طواف کے لیے دیکھئے صحيح مسلم: ١٢١٥ (٢٩٤٢)۔

❸ صحيح بخاری، كتاب الحج، باب طواف القارن، رقم: ١٦٣٨؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، رقم:١٢١١ (٢٩١٠)۔

❹ مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام و......رقم: ١٢١١ (٢٩٣٣)۔

لازم ہیں جو مفرد کے لیے لازم ہیں اور قارن کو حج وعمرہ کا ایک ہی طواف وسعی کافی ہے۔ [1]

قارن پر (دم) قربانی ضروری ہے اور یہ قربانی شکریہ کے طور پر ہے۔ جنایت اور جرمانہ کے طور پر نہیں ہے۔ قارن اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے اور منیٰ میں دسویں تاریخ کو ذبح کر دے اور جو قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ وہ دس روزے رکھے تین حج سے پہلے اور سات حج کے بعد۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ﴾ [2]

''جس نے حج وعمرہ کے ساتھ فائدہ اٹھایا تو جو قربانی اس کے لیے آسان ہو وہ کر ڈالے اور جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتا تو تین روزے حج سے پہلے رکھے اور سات حج کے بعد، یہ پورے دس ہو گئے۔''

قران سب کے لیے نہیں، بلکہ صرف آفاقی غیر مکی کے لیے ہے، مکہ کے باشندوں کے لیے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [3]

''یہ قران اور تمتع مسجد حرام کے باشندوں (مکہ والوں) کے لیے نہیں ہے۔''

(۳) تمتع

کے معنی فائدہ اٹھانے کے ہیں اور اس کے شرعی معنی یہ ہیں کہ تم میقات پر پہنچ کر صرف عمرے کا احرام باندھو اور مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرے کے افعال ادا کر کے حلال ہو جاؤ، پھر آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھو اور حج افراد کی طرح سب مناسکِ حج ادا کرو۔ تمتع کے معنی چونکہ

---

[1] المغنی لابن قدامة: ۳/ ۲٤۱۔ [2] ۲/ البقرة: ۱۹٦۔

[3] ۲/ البقرة: ۱۹٦۔

فائدہ اٹھانے کے ہیں عمرہ اور حج کے درمیان حلال ہوکر تم وہ فائدہ اٹھا سکتے ہو جو قارن نہیں اٹھا سکتا، کیونکہ قارن عمرہ ادا کرنے کے بعد محرم ہی رہتا ہے اور متمتع عمرے کے بعد حلال ہو جاتا ہے اور احرام کی حالت میں جن حلال چیزوں کے فائدہ اٹھانے سے محروم رہ گیا تھا۔ اب عمرہ کے بعد وہ سب چیزوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، تمتع میں پہلے عمرہ ادا کیا جاتا ہے جس کا بیان گزر چکا ہے بعد میں حج کیا جاتا ہے، تمتع کرنے والے پر قربانی ضروری ہے، عدم استطاعت پر دس روزے قارن کی طرح رکھے۔

احرام: حج کی پختہ نیت کرنا اور میقات پر پہنچ کر تمام زیب و زینت ترک کر کے ایک فقیرانہ لباس پہن کر تلبیہ کرنے کو احرام کہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے بہت سی مباح چیزیں اس احرام کی حالت میں حرام ہو جاتی ہیں۔ اس فعل سے حج میں داخل ہو گئے۔ جیسے تکبیر تحریمہ سے نماز میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیرنے تک منافی صلوۃ افعال حرام ہو جاتے ہیں۔ اس طرح احرام سے منافی حج افعال بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اس کو احرام کہتے ہیں۔ حج کا احرام باندھنے کے تین مہینے ہیں۔ شوال المکرم، ذوالقعدہ، ذوالحجہ کا اول عشرہ، اس میں حج کا احرام باندھنا چاہیے۔

احرام کی حکمت: شاہی دربار کے آداب میں سے ایک خاص ادب یہ بھی ہے کہ جو لباس شاہی آداب کے لیے موزوں و مناسب ہو وہی لباس پہن کر شاہی دربار میں حاضر ہونا چاہیے اور شاہی دربار کے غیر مناسب لباس پہن کر جانا گستاخی ہے۔ دنیا کے بادشاہوں کے دربار میں اور خاص میں شرکت کرنے والوں کے لیے خاص خاص وردیاں ہوتی ہیں جسے زیب تن کر کے شریک ہوتے ہیں، تاکہ خاص وردی سے دوسروں سے ممتاز نظر آئیں۔ حج سالانہ اجتماع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ اس اجتماع میں شریک ہونے والے اس قسم کا لباس پہن کر ہمارے دربار میں حاضر ہوں، اس لیے اس شاہی دربار میں شریک ہونے کے لیے وہی خاص لباس احرام پہن کر جانا لائق ہے اور وہی حالت بنا کر جانا جو شہنشاہ کی مرضی کے مطابق ہو نہایت موزوں ہے۔ پس میقات ہی سے اس دربار میں حاضری کی تیاری شروع کرو اور اپنی وہی حالت بنا لو جس سے وہ خوش ہو، یعنی خاکساری انکساری، سادگی کا لباس پہن لو۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے احرام کا لباس سادہ رکھا ہے۔ جو دنیا

کے بادشاہوں کے شاہی دربار میں شرکت کرنے والوں کے بالکل خلاف ہے۔ دنیا کے بادشاہوں کے شاہی دربار میں شرکت کرنے والوں کے بالکل خلاف ہے۔ دنیا کے بادشاہوں کے دربار میں شریک ہونے والے خوب بن ٹھن کر اور لباس فاخرہ زیب تن کر کے شریک ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چونکہ سادگی پسند ہے اس لیے سادہ لباس پہن کر اور زینت کی چیزوں کو چھوڑ کر شریک اجلاس ہوتے ہیں۔ اور اس میں اسلامی مساوات بھی ہے کہ امیر و غریب اور فقیر و بادشاہ سب ایک لباس میں ملبوس نظر آتے ہیں اور اس لباس میں کفن کی مشابہت بھی ہوتی ہے۔ جس سے انسان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ دنیا سے جاتے وقت صرف اتنا ہی لباس ملے گا، نیز اس سے انسان کو اپنی ابتدائی حالت یاد آتی ہے، کیونکہ اس کا پہلے ہی ایسا لباس تھا۔

احرام باندھنے کا طریقہ: احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے (۱) حجامت بنوالو، (۲) زیر ناف بال صاف کر ڈالو، اس کے بعد (۳) غسل کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے احرام سے پہلے غسل فرمایا تھا۔ [1] اور آپ نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما کو احرام کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔ [2]

اور وضو کر لو اس کے بعد سلے ہوئے کپڑے اتار دو۔ اور ایک لنگی باندھ لو اور ایک چادر اوڑھ لو۔ احرام کے صرف یہی دو کپڑے ہیں اس کے بعد خوشبو لگا لو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام کے وقت خوشبو لگاتی تھی، احرام سے پہلے اور حلال ہونے کے بعد خوشبو لگاتی تھی۔ [3]

اس کے بعد اگر فرض نماز کا وقت ہے تو فرض نماز پڑھنے کے بعد تلبیہ پڑھو اور اگر فرض نماز کا وقت نہیں ہے تو احرام کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حج کرنے کے لیے نکلے تو مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ادا کرنے کے

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الاغتسال......، رقم: ۸۳۰۔
[2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب صحة إحرام النفساء واستحباب اغتسالها للإحرام وكذا الحائض، رقم: ۱۲۰۹، ۱۲۱۰ (۲۹۰۸ و ۲۹۱۰)۔ [3] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الطیب عند الإحرام و......رقم: ۱۵۳۹؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الطیب قبیل الإحرام فی البدن......، رقم: ۱۱۸۹ (۲۸۲٤)۔

بعد حج کا احرام باندھا۔ [1]

بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد سر کھول ڈالیں اور اپنے دل میں حج یا عمرہ یا قران یا تمتع کی نیت کریں، یعنی اگر عمرہ کرنا ہے تو عمرہ کی نیت کرلیں کہ اے اللہ! میں عمرہ کروں گا، تو اسے قبول فرما اور آسان کر دے یعنی:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا))

اور اگر حج کرنا ہے تو صرف حج کی نیت کرو:

((اَللّٰهُمَّ أُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ))

اور اگر قران، یعنی حج وعمرہ دونوں ساتھ ساتھ ادا کرنا مقصود ہے تو دونوں کا ارادہ کرو:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا))

فرض حج ادا کرنا ہے تو فرض کی نیت کرو نفل ادا کرنا ہے تو نفل کی نیت کرو۔ نیت کرنا فرض ہے، بغیر نیت کے کسی عمل کا اعتبار نہیں ہے۔ اگر مرد ہے تو احرام کے وقت سے قربانی تک سر کھولے رکھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مرد کا احرام سر پر ہے (یعنی احرام کی حالت میں سر کھلا رہنا چاہیے) اور عورت کا احرام چہرے پر ہے (یعنی احرام کی حالت میں چہرہ کھلا رہنا چاہیے۔'' [2]

احرام کی دعا

اس کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پڑھو۔ رسول اللہ ﷺ اس تلبیہ کو پڑھا کرتے تھے:

(٣٨٧) ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب وقت الإحرام، رقم: ١٧٧٠۔ خصیف ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسناده ضعيف**، سنن دار قطنی: ٢/ ٢٩٤؛ السنن الكبرى للبيهقى، ٥/ ٤٧ (موقوفاً) ہشام بن حسان مدلس ہیں۔ **تنبيه**: عورتوں کے لیے بہتر اور افضل یہی ہے کہ اجنبی مردوں سے حالتِ احرام میں بھی چہرے کو ڈھانپیں۔ سیدہ فاطمہ بنت المنذر (تابعیہ) فرماتی ہیں: ''ہم عورتیں حالت احرام میں (مردوں سے) اپنے چہرے چھپا لیتی تھیں، اور ہمارے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا ہوتی تھیں۔ موطا امام مالك، ١/ ٣٢٨ ح ٧٣٤ وسنده صحيح۔

الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری خدمت میں اور تیری عبادت کے لیے حاضر ہوا ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں تیری خدمت میں حاضر ہوا ہوں، یقینا تعریف اور نعمت صرف تیرے لیے اور بادشاہت صرف تیرے لیے خاص ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

﴿۳۸۸﴾ ((لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ)) [2]

''اے میرے سچے معبود! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔''

لَبَّیْکَ کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''مسلمان حاجی کی لبیک کی آواز سن کر اس کے دائیں بائیں درخت پتھر وغیرہ تمام چیزیں لبیک پکارتی ہیں۔'' [3] اور لبیک کو نمازوں کے بعد، رات دن، اوپر نیچے چڑھتے اترتے اور قافلہ کے چلتے وقت زور سے پڑھتے رہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے مجھ سے فرمایا کہ میں اپنے اصحاب کو حکم دوں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور لَبَّیْکَ زور زور سے پڑھیں۔'' [4]

اور فرمایا: ''سب سے افضل وہ حج ہے جس میں زور زور سے لبیک کہا جائے۔'' [5]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التلبیة، رقم: ۱۵٤۹، ۱۵۵۰؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب التلبیة وصفتها ووقتها، رقم: ۱۱۸٤ (۲۸۱۱)۔

[2] **اسناده صحیح**، سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب التلبیه، رقم: ۲۹۲۰؛ سنن النسائی، کتاب مناسك الحج، باب کیف التلبیه، رقم: ۲۷۵۳۔ [3] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبیه والنحر، رقم: ۸۲۸؛ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب التلبیه، رقم: ۲۹۲۱۔ [4] **اسناده صحیح**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب کیف التلبیه، رقم: ۱۸۱٤؛ سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء رفع الصوت بالتلبیه، رقم: ۸۲۹؛ سنن النسائی، کتاب مناسك الحج، باب رفع الصوت بالاهلال، رقم: ۲۷۵٤۔

[5] **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبیه، رقم: ۸۲۷؛ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك باب رفع الصوت بالتلبیه، رقم: ۲۹۲٤، محمد بن منکدر نے عبدالرحمن بن یربوع سے نہیں سنا، لہٰذا انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حرم محترم میں داخل ہونے کے آداب ودعا

حد حرم اس احاطہ کا نام ہے جو شہر مکہ مکرمہ کے گرداگرد ہے، یہ حدیں مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کئی کئی میل تک ہیں۔ جدہ کے راستے سے آتے ہوئے یہ حد مکہ مکرمہ سے دور دس میل جدہ کے راستے پر آتی ہے، یہاں پر آمنے سامنے لمبی چوڑی دو دیواریں بنی ہوئی ہیں، ان کے درمیان سے حاجی لوگ گزرتے ہیں، حرم میں جنگ وجدال، شکار کرنا اور وہاں کے درختوں کو کاٹنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شہر مکہ حرم ہے نہ کانٹا کاٹا جائے اور نہ یہاں کی گھاس سوائے اذخر کے کاٹی جائے اور نہ شکار بھگایا جائے اور نہ گری پڑی چیز اٹھائی جائے، البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے۔'' [1]

اور فتح مکہ کے خطبے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''زمین وآسمان کے پیدائش کے وقت سے یہ شہر مکہ حرم ہے اسے اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے۔ یہاں قتل وقتال جنگ وجدال حلال نہیں ہے، نہ یہاں شکار کرنا جائز ہے نہ کانٹا کاٹنا جائز ہے۔'' [2]

اس حرم میں داخلہ کے وقت رسول اللہ ﷺ سے کوئی خاص دعا صحیح حدیث سے ثابت نہیں، البتہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حرم میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

(٣٨٩) ((لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [3]

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ ایک اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا ملک ہے اسی کے لیے تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اور سلف صالحین سے حرم میں داخل ہوتے وقت اس دعا کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔

(٣٩٠) ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الجزاء والصيد، باب لا ينفر صيد الحرم، رقم: ١٨٣٣؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم مكه وصيدها، رقم: ١٣٥٣ (٣٣٠٢)۔

[2] صحيح بخاری، كتاب جزاء الصيد باب لا يحل القتال بمكة، رقم: ١٨٣٤۔

[3] **اسناده صحيح**، مسند احمد: ٢/ ١٤، رقم: ٤٦٢٨۔

تنبيه: صفا کی طرف جاتے ہوئے یہ کلمات کہتے تھے۔ (واللہ اعلم)

وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَآءِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ)) 1

''اے اللہ! یہ تیرا حرم ہے اور تیرا قائم کیا ہوا ہے، میرے گوشت پوست اور خون دوزخ کی آگ پر حرام کر دے اور مجھے اپنے عذاب سے بچا۔ قیامت کے دن مجھے اپنے فرماں بردار لوگوں میں سے بنالے۔''

اس حرم محترم کا بڑا احترام کرنا چاہیے، کوئی کسی پر ظلم نہ کرے، طوفان کے زمانے میں حرم محترم کے اندر بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلی کو نہیں کھایا تھا، لہٰذا انسان بھی کسی انسان یا چھوٹوں پر ظلم کر کے نہ کھائے۔ ہر لحہ ادب واحترام کو سامنے رکھے، کوئی لفظ خلافِ ادب منہ سے نہ نکالے نہ کوئی ایسا کام ہی کرے۔

شہر مکہ مکرمہ اور دیگر شہروں کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے

(٣٩١) ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْأَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ اَهْلِهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا)) 2

''اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے اور جو ان کے زیر سایہ ہے اس کے پروردگار، اے ساتوں زمینوں اور جو ان کے اوپر ہے اس کے پروردگار، اے رب شیطانوں کے اور جنہیں وہ گمراہ کرتے ہیں، اے پروردگار ہواؤں کے اور جن کو وہ اڑاتی ہیں، ہم بستی کی بھلائی جو اس میں ہے اور اس کے باشندوں میں جو بھلائی ہے وہ تجھ سے مانگتے ہیں اور اس بستی کے شر سے اور اس کے باشندوں کے شر سے

---

1 المجموع شرح المهذب: ٨/ ٥ والاذكار للنووی، ص: ٢٠١؛ احياء علوم الدين: ١/ ٢٤٩؛ فتاوى السبكی: ١/ ٢٨٧، وغیرہ میں بغیر کسی سند کے مذکور ہے، لہٰذا یہ بالکل بے اصل ہے۔

2 **اسناده حسن**، المستدرك للحاكم، ٢/ ١٠٠، ١٠١ وصححه ابن حبان: ٢٧٠٩۔ نیز دیکھئے حوالہ سابق: ٣٨٣۔

جو کچھ ان میں ہے تیری پناہ مانگتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ آبادی دیکھ کر یہ دعا کرتے تھے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا سنت ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دخول مکہ کے لیے ''فخ'' مقام پر غسل فرمایا۔ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ تشریف لاتے اور شام کو دخول مکہ کا وقت آ جاتا تو ذی طویٰ میں رات گزارتے اور صبح ذی طویٰ کنویں کے پانی سے غسل کر کے دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے اور فرماتے کہ نبی ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ [2]

لہٰذا اس مقام سے وضو وغسل کر کے شہر میں اور اُوپر کی جانب قبرستان معلیٰ سے ہو کر بابُ السلام سے داخل ہونا چاہیے، اس راستے کو حجون ثنیۃ العلیا بھی کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو اوپر کی جانب سے داخل ہوئے اور نیچے کی جانب سے تشریف لے گئے۔ [3]

اوپر کی جانب کو ثنیۃ العلیا اور کدا بھی کہتے ہیں اور نیچے والی جانب کو ثنیۃ السفلی کہتے ہیں۔ شہر مکہ میں داخل ہونے کے وقت صحیح حدیث مرفوع سے کوئی خاص دعا پڑھنے کا ثبوت نہیں ہے، لیکن بعض لوگ اس دعا کو پڑھنا مستحب جانتے ہیں:

﴿۳۹۲﴾ ((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا)) [4]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الاغتسال لدخول مکة، رقم: ۸۵۲، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف راوی ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الاغتسال عند دخول مکة: ۱۵۷۳؛ صحیح مسلم، کتاب باب الحج استحباب المبیت بذی طوی، رقم: ۱۲۵۹ (۳۰۴۵)۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من أین یخرج من مکة، رقم: ۱۵۷۷؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب المبیت بذی طوی، رقم: ۱۲۵۸ (۳۰۴۲)۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۵/ ۸۸، رقم: ۴۷۵۵، مبارک بن حسان ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے حوالہ سابق: ۳۸۴۔

''اے اللہ! اس شہر میں ہمارے لیے برکت عطا فرما۔ اے اللہ! اس شہر میں ہمارے لیے برکت نازل فرما، اے اللہ! اس شہر میں ہمارے لیے برکت عطا فرما، اے اللہ! اس شہر کے میوے ہمیں نصیب کر اور ہمیں اہل شہر کے دلوں میں اور نیک شہریوں کو ہمارے دلوں میں محبوب بنا دے۔''

تنبیہ

مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد ہر کام سے پہلے اللہ کے گھر کی زیارت اور طواف وسعی کرو۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ [1]

بعض اپنی جائے قیام پر آرام کرنے کے بعد بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ بظاہر یہ خلاف سنت معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کعبہ دیکھ کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے، رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ شریف دیکھتے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر اس دعا کو پڑھتے:

(۳۹۳) ((اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّبِرًّا)) [2]

''اے اللہ! اس مقدس گھر کو شرافت و بزرگی و ہیبت میں بڑھا دے اور جو اس کی زیارت کرنے والا حج و عمرہ کرنے والا ہے، اسے بھی شرافت و بزرگی اور بھلائی میں زیادہ کر دے۔''

اس دعا سے فارغ ہونے کے بعد اور مناسب دعائیں دین و دنیا کی بھلائی کے متعلق مانگ سکتے ہیں۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما جاء ان العرفة کلها موقف، رقم:۱۲۱۸ (۲۹۵۳)؛ سنن الترمذی: ۸۵٦ وسنده صحیح۔

[2] **اسناده ضعیف جدا**، المعجم الاوسط للطبرانی: ٤/ ۳۲۸، رقم: ٦۱۳۲ والکبیر ۳/ ۱۸۱ رقم: ۳۰۵۳، عاصم بن سلیمان الکوزی متروک راوی ہے۔

مسجد حرام میں داخل ہونے کی دعا

﴿۲۹۴﴾ ((اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ)) [1]

''میں شیطان کی برائیوں سے اللہ عظیم اور اس کے چہرے کریم اور سلطنتِ قدیم کے ذریعے سے پناہ چاہتا ہوں۔''

مسجد حرام میں مقام ابراہیم کی طرف آؤ، مقام ابراہیم کے پاس باب بنی شیبہ ہے۔ اس دروازے میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت جو مذکورہ بالا دعا پڑھے گا وہ سارا دن شیطان کے ہر شر سے محفوظ رہے گا۔ اور یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے:

﴿۲۹۵﴾ ((اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [2]

''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

﴿۲۹۶﴾ ((بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [3]

''میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور اس کے رسول (ﷺ) پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

ترک لبیک: معتمر حجر اسود پر پہنچ کر لبیک کہنا چھوڑ دے، رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب ما یقول الرجل عند دخولہ المسجد، رقم: ٤٦٦۔ **تنبیہ**: یہ دعا مطلقاً مسجد میں داخل ہونے کی ہے، اس میں مسجد حرام کی تخصیص نہیں ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب ما یقول اذا دخل المسجد، رقم: ٧١٣ (١٦٥٢)۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء ما یقول عند دخولہ المسجد، رقم: ٣١٤؛ سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم: ٧٧١۔ لیث بن ابی سلیم مشہور ضعیف راوی ہے۔

فرمایا: ''عمرہ کرنے والا حجر اسود کے استلام تک لبیک کہے اور استلام کے وقت چھوڑ دے۔'' [1]

حجر اسود: یہ ایک کالا پتھر ہے جو بیت اللہ شریف کے ایک گوشہ میں لگا ہوا ہے، اور اس کے چاروں طرف چاندی کا خول ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حجر اسود جنت سے اترا ہے۔ یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، لیکن انسانوں کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا۔'' [2]

رسول اللہ ﷺ نے اس پتھر کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ ''خدا کی قسم! قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا، اور زبان ہوگی جو خلوص دل سے اسے چھوئے گا گواہی دے گا۔'' [3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَا قُوْتَتَانِ مِنْ يَّوَاقِيْتِ الْجَنَّةِ وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ طَمَسَ نُوْرَهُمَا لَأَضَأَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)) [4]

''حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت تھے، اگر اللہ تعالیٰ ان کی روشنی نہ مٹاتا تو ان کی روشنی سے مشرق سے مغرب تک اُجالا رہتا۔''

بیہقی کی روایت میں ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں، اگر مشرکین کے گناہ اس کو نہ چھوتے تو مشرق و مغرب کے درمیان چمکتا رہتا اور جو بھی آفت اور مصیبت زدہ، اندھا اور کوڑھی وغیرہ اسے ہاتھ لگاتا اچھا ہو جاتا اور زمین میں جنتی چیزیں ہیں سوائے حجر اسود کے اور کوئی چیز جنتی نہیں۔ [5] ان سب حدیثوں سے معلوم ہوا کہ

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب متى يقطع المعتمر...... رقم: ١٨١٧؛ سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء متى يقطع التلبيه......، رقم: ٩١٩، محمد ابن ابی لیلیٰ ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود......، رقم: ٨٧٧۔ [3] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی حجر الاسود، ٩٦١؛ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب استلام الحجر، رقم: ٢٩٤٤۔

[4] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل حجر الاسود......، رقم: ٨٧٨۔ رجاء بن ابی یحییٰ ضعیف راوی ہے۔

[5] **اسناده حسن**، السنن الکبری للبیهقی: ٥/ ٧٥۔

گناہ سفید چیزوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ اس جگہ عبرت پکڑنی چاہیے کہ ظاہری ہاتھوں کے لگانے سے سخت پتھر سیاہ و کالا ہو گیا تو ان گناہگار دلوں کا کیا حال ہوگا، دل بہت نرم ہے، بہت جلد متاثر ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ داغ لگ جاتا ہے، اگر اس نے توبہ کی تو وہ سیاہ داغ مٹ جاتا، ورنہ لگا رہتا ہے۔ اس کے بعد جب وہ دوسرا گناہ کرتا ہے، تو دوسرا داغ دل پر لگ جاتا ہے، اگر توبہ واستغفار کر لیا تو صاف ہو گیا ورنہ لگا رہتا ہے۔ اسی طرح کرتے کرتے سارا دل کالا ہو جاتا ہے۔'' قرآن مجید میں اسی کو رَین کے ساتھ تعبیر کیا گیا۔ [1]

بہر حال حجر اسود گناہوں کو چوستے چوستے کالا ہو گیا ہے۔ خود کالا ہو کر لوگوں کو سفید کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّ اسْتِلَامَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطَايَا))

''حجر اسود کو چھونے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' [2] حجر اسود گویا اللہ کا ہاتھ ہے اس پر ہاتھ رکھنا گویا خدا کے دست مبارک پر ہاتھ رکھنا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ فَاوَضَ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ فَكَاَنَّمَا يُفَاوِضُ يَدَ الرَّحْمٰنِ)) ''جس نے حجر اسود سے استلام کیا گویا اس نے رحمان کے ہاتھ پر مصافحہ کیا۔'' [3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((اِنَّ هٰذَا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَهُوَ يَمِيْنُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُصَافِحُ بِهٖ عِبَادَهٗ مُصَافَحَةَ الرَّجُلِ اَخَاهُ)) [4]

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المطففين رقم: ٣٣٣٤؛ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الذنوب، رقم: ٤٢٤٤۔ محمد بن عجلان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [2] **حسن**، مسند احمد، ٢/ ٣؛ سنن الترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء فی استلام الركنين، رقم: ٩٥٩ وصححه ابن خزيمه: ٢٧٥٣ والحاكم ١/ ٤٨٩ و وافقه الذهبی۔ [3] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، رقم: ٢٩٥٦، حمید بن ابی سوید مجہول راوی ہے۔

[4] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ١/ ٤٥٧؛ ابن خزيمه: ٣٧٣٧، عبداللہ بن المومل ضعیف راوی ہے۔

"یہ حجر اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے۔ اپنے نیک بندوں سے مصافحہ کرتا ہے، جس طرح کوئی اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت فرمایا:

(اِنِّي اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا اِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ) [1]

"بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا، تو تیرا بوسہ کبھی نہ لیتا۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

۳۹۷ ((اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ)) [2]

"اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی، تیرے عہد کا وفادار ہوں، تیرے نبی ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے اس پتھر کو چھوتا ہوں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ حجر اسود کا استلام امر تعبدی اور امتثال امر کی بنا پر ہے نہ اس کی پرستش کی جاتی ہے اور نہ اسے خدا سمجھا جاتا ہے، نہ اس کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھا جاتا ہے اور نہ اسے نفع نقصان کا مالک سمجھا جاتا ہے، بلکہ وفاداری اور اتباع سنت میں ایسا کیا جاتا ہے۔ حجر اسود کے ان فضائل کی وجہ سے ہر حاجی بوسہ لینے کی بڑی کوشش کرتا ہے، یہاں طواف کے وقت بڑی بھیڑ رہتی ہے، اگر آسانی سے استلام ہو سکے تو استلام کر لینا چاہیے ورنہ ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ کا بوسہ لے لینا کافی ہے، بھیڑ میں گھس کر دھکم پیل سے بوسہ لینا ضروری نہیں ہے۔

؎ کیا بھیڑ میکدے کی ہے در پر لگی ہوئی
پیاسو! سبیل ہے سر کوثر لگی ہوئی

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ما ذکر فی الحجر الأسود، رقم: ۱۵۹۷؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقبیل الحجر الأسود فی الطواف، رقم: ۱۲۷۰ (۳۰۶۹)۔

[2] **اسنادہ حسن**، المعجم الاوسط للطبرانی: ٤/ ۱۳۸، رقم: ۵٤۸٦۔

رکن یمانی: یہ بیت اللہ کا وہ کونا ہے جو ملک یمن کی جانب واقع ہے، اسی لیے اِسے رکن یمانی کہتے ہیں، یہ کونا بھی نہایت متبرک ہے اس کی تعریف رسول اللہ ﷺ کی زبانی سنئے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ رکن یمانی پر ستر ہزار فرشتے مقرر ہیں جو اس دعا کو پڑھے گا تو یہ فرشتے اس کی دعا پر آمین کہیں گے۔

﴿۹۸﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) [1]

''اے اللہ! میں معافی اور دونوں جہاں میں عافیت طلب کرتا ہوں، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں نیکی عنایت فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

ملتزم

حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان کی جگہ کا نام ملتزم ہے، اس کے معنی چمٹنے کی جگہ کے ہیں۔ یہاں کھڑے ہو کر اور دونوں ہاتھ پھیلا کر کعبہ کی دیوار کے ساتھ چمٹ کر چہرہ وسینہ دیوار پر رکھ کر خوب گریہ وزاری سے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ یہ متبرک مقام ہے یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ملتزم اس جگہ کا نام ہے، جہاں دعا قبول کی جاتی ہے، جو بندہ وہاں دعا کرے گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔'' [2]

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آفت ومصیبت زدہ یہاں دعا مانگے گا عافیت پائے گا۔'' [3]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اس جگہ کھڑے ہو کر اپنے سینے اور چہرے کو دیوار

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب فضل الطواف، رقم: ۲۹۵۷۔ حمید بن ابی سوید مجہول ہے۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۲۵٤، ۳۲۱، رقم: ۱۱۸۷۳، عباد بن کثیر متروک راوی ہے۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۲۵٤، رقم: ۱۱۸۷۳، عباد بن کثیر متروک راوی ہے۔ نیز دیکھئے حوالہ سابق۔

سے چمٹا دیا اور دونوں ہاتھوں کو دیوار پر پھیلا دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جگہ اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ [1]

ارزقی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں، حضرت آدم علیہ السلام نے مکہ تشریف لا کر اوّل بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعت کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، اس کے بعد ملتزم پہنچ کر یہ دعا کی جو اللہ تعالیٰ نے انہیں بذریعہ الہام سکھائی تھی:

﴿۳۹۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَمَا عِنْدِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَالرِّضَا بِمَا قَضَيْتَ))

''اے اللہ! میرے ظاہر و باطن سے تو واقف ہے میرے عذر کو قبول کر، میرے دل میں اور میرے پاس جو کچھ ہے تو اس سے بھی آگاہ ہے، تو میرے گناہوں کو بخش دے، تو میری حاجت کو جانتا ہے، پس میرے سوال کو پورا کر دے، اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو میرے قلب میں جاگزیں ہو اور یقین صادق کا خواستگار ہوں، تا کہ مجھے اس امر کا کامل اطمینان حاصل ہو جائے کہ جو مجھے پہنچتا ہے۔ وہ وہی ہے جو تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا اور جو فیصلہ تو نے میری نسبت کیا ہے میں اس پر ہر طرح سے راضی ہوں۔''

حضرت آدم علیہ السلام اس دعا سے فارغ ہوئے تو وحی الٰہی نازل ہوئی اور رب کریم کا یہ پیغام پہنچا کہ ''آدم میں نے تیرے گناہوں کو بخش دیا اور تیری اولاد میں سے جو شخص تیرے ان الفاظ کے ساتھ مجھ سے دعا کرے گا، میں اس کے رنج و غم کو دور کروں گا، اور اس کی گمشدہ شے کا بدل دوں گا، اس کے دل سے فقر کو نکال کر غنیٰ بھر دوں گا، تجارت پیشہ شخص کی تجارت

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب المناسك، باب الملتزم، رقم: ١٨٩٩؛ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الملتزم، رقم: ٢٩٦٢، مثنی بن صباح متروک الحدیث راوی ہے۔

میں برکت دوں گا، وہ دنیا سے بے پروا ہوگا اور دنیا اس کے قدموں میں ہوگی۔'' [1]

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: درج ذیل دعا کو ملتزم میں پڑھنا چاہیے، اس کے بعد جو چاہے طلب کرے۔

[400] ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُّوَافِيْ نِعَمَكَ وَيُكَافِيْ مَزِيْدَكَ أَحْمَدُكَ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ عَلٰى جَمِيْعِ نِعَمِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ أَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، وَأَعِذْنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَّقَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ أَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَأَلْزِمْنِيْ سَبِيْلَ الْاِسْتِقَامَةِ حَتّٰى أَلْقَاكَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ)) [2]

''اے اللہ! کل تعریفوں کا مستحق تو ہی ہے میں تیری وہ تعریف کرتا ہوں جو تیری دی ہوئی نعمتوں کا بدل ہو اور اس پر جو زیادہ دے اس کا بدلہ ہو، پھر میں تیری جن نعمتوں کو جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا سب ہی کا ان خوبیوں کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جن کا مجھے علم ہے اور جن کا نہیں غرضیکہ ہر حال میں، ہر آن تیری ہی تعریفیں کرتا ہوں، اے اللہ! تو اپنے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی آل و اولاد بیوی بچے داماد، اور ہر تابعدار پر رحمت و سلام بھیج، اے اللہ! مجھے شیطان اور ہر برائی سے پناہ میں رکھ اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس پر قناعت دے اور برکت کر، اے اللہ! مجھے بہترین مہمانوں میں سے کر اور مرتے دم تک تو مجھے سیدھے

---

[1] **اسنادہ ضعیف جدا**، المعجم الأوسط للطبرانی: ٤/ ٢٧٥، ٢٧٦، رقم: ٥٩٧٤۔ نضر بن طاہر متہم بالکذب ہے۔ اس روایت کو امام ابوحاتم الرازی نے بھی ''منکر'' قرار دیا ہے۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم: ٢/ ١٨٩، رقم: ٢٠٦٢۔

[2] کتاب الاذکار للنووی، ص: ٢٠٢، لا أصل له، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ''میں اس دعا کی اصل نہیں جانتا۔'' دیکھئے الفتوحات الربانية لا بن علان: ٤/ ٣٩١۔

راستے پر ثابت قدم رکھ۔'' (آمین یارب العالمین)

حطیم: یہ ایک چھوٹا سا حصہ بیت اللہ سے الگ ہے، گو یا یہ بیت اللہ شریف کا صحن ہے۔ یہ حصہ بیت اللہ میں داخل ہے۔

مطاف: بیت اللہ شریف کے کنارے کنارے طواف کرنے کی جگہ کو مطاف کہتے ہیں۔ اس کی شکل تقریبا بیضوی ہے، اس کا طول شمالاً وجنوباً ۵،۵ گز اور عرض شرقاً وغرباً ۴۵ گز ہے۔ایک چکر ایک سو بیس گز کا ہوتا ہے۔ایک طواف میں آٹھ سو چالیس گز کا چکر لگایا جاتا ہے۔۸ھ سے آج ۱۳۸۱ھ تک صرف جماعت کے وقت مطاف طواف سے خالی رہتا ہے، ورنہ رات دن میں اور کسی وقت طواف سے خالی نہیں رہتا،طواف کی فضیلت آگے بیان کریں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

مقام ابراهیم: مقام ابراہیم حرم محترم کی عظیم الشان آیات اور عالی قدر تبرکات میں سے ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹۶﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ﴾ [1]

''بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ بابرکت مکہ میں ہے اور اس میں ہدایت ہے تمام جہان کے لیے، بہت سی کھلی نشانیاں ہیں، منجملہ ان کے مقام ابراہیم ہے۔''

ان کھلی ہوئی نشانیوں میں سے وہی حجر اسود ہے جو جنت سے آیا ہے اور مقام ابراہیم ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم بنایا ہے، کسی جنگلی جانور کا شکار کرنا حلال نہیں ، وہاں چیل ، کوے نظر نہیں آتے۔ یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنے کا حکم صادر فرمایا اور یہ عزو شرف کسی دوسرے مقام کو حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ﴾ [2]

---

[1] ۳/ آل عمران: ۹۶۔ [2] ۲/ البقرة: ۱۲۵۔

''اور تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔''

مقام ابراہیم علیہ السلام اس پتھر کا نام ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے اور ان کے قدم مبارک کے نشانات اس پتھر پر موجود ہیں۔

مسجد الحرام: یہ وہ عالی شان عمارت ہے جس کے درمیان میں بیت اللہ شریف واقع ہے، اس کے چاروں طرف آگے پیچھے تین اور کسی جگہ چار بڑے بڑے دالان ہیں۔ستونوں کے درمیان میں صفیں ہیں اور ہر چار ستونوں پر قبہ نما ڈاٹ لگائی گئی ہے، گویا چھت قبوں کی ہے۔ بیچ میں کھلا ہوا صحن ہے جس میں چاروں طرف مطاف تک جانے کے لیے پتھر اور سیمنٹ کی سڑکیں ہیں اور سڑکوں کے درمیان بقیہ زمین میں پتھریلی بجری بچھی ہوئی ہے۔آبادی کے لحاظ سے حرم شریف تقریباً شہر کے وسط میں واقع ہے، ساری تعمیر میں ۵۳۵ ستون ہیں جن میں تین سوایک سفید سنگ مرمر کے ہیں اور دو سو چوالیس سرخ پتھر کے، گزشتہ زمانے میں روشنی کے لیے بلوری قندیلیں لٹکی ہوئی تھیں جن میں روغن زیتون جلایا جاتا تھا، مگر اب برقی روشنی ہے۔موجودہ سعودی دور حکومت میں مسجد الحرام کی بہت توسیع ہو رہی ہے اور نہایت مستحکم عمارت تیار کی گئی ہے۔قرآن مجید میں مسجد الحرام کا متعدد جگہ ذکر آیا ہے۔

فضائل طواف: طواف کے معنی گھومنے اور چکر لگانے کے ہیں۔کعبہ کے اردگرد گھومنے اور چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں اور طواف کی چھ قسمیں ہیں:

(۱) طواف قدوم جو آتے وقت سب سے پہلے کیا جاتا ہے اس کو طواف الورود اور طواف اللقاء اور طواف التحیۃ بھی کہتے ہیں، یہ آفاقی کے لیے ہے۔(۲) طواف الزیارت جو دسویں تاریخ کو کیا جاتا ہے یہ حج کا رکن ہے اسے طواف رکن اور طواف حج بھی کہتے ہیں۔ (۳) طواف صدر جو بیت اللہ سے واپسی کے وقت کیا جاتا ہے اسے طواف الوداع بھی کہا جاتا ہے۔(۴) طواف العمرہ جو عمرہ کی ادائیگی کے وقت کیا جاتا ہے یہ عمرے کا رکن ہے۔ (۵) طواف نذر جو نذر ماننے والے پر ضروری ہے۔(۶) طواف النفل جو نفلی طور پر ہر وقت کیا جاتا ہے۔

طواف، حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام کی فضیلت کے بارے میں بہت سی حدیثیں

ہیں، ذیل میں چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اسے غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ملے گا۔'' [1]

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بیت اللہ کا سات چکر میں طواف کر لیا تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اس کے گناہ معاف فرماتا ہے، ہر ہر قدم پر نیکی لکھتا ہے اور ہر ہر قدم پر درجہ بلند کرتا ہے۔'' [2]

ابن ماجہ اور منتقی میں روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بیت اللہ کا سات چکر میں طواف کر لیا اور سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہتا رہا تو اس کے دس گناہ معاف ہوں گے، اس کی دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجے بلند ہوں گے۔'' [3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے رکن یمانی پر ستر فرشتوں کو مقرر فرما رکھا ہے، جو یہاں اس دعا کو مانگتا ہے تو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔''

﴿۲۰۱﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) [4]

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی عفو اور عافیت مانگتا ہوں، اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما (موقوفاً) فرماتے ہیں کہ جو خوب اچھی طرح وضو کر

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن ابن ماجه، کتاب المناسك فضل الطواف، رقم: ۲۹۵٦۔

[2] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی استلام الرکنین، رقم: ۹۵۹۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب فضل الطواف، رقم: ۲۹۵۷۔ حمید بن ابی سوید مجہول ہے۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، ابن ماجه، کتاب المناسك، باب فضل الطواف، رقم: ۲۹۵۷۔ حمید بن ابی سوید مجہول ہے۔

کے حجر اسود کا استلام کرے تو وہ رحمت الٰہی میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب استلام کے وقت

﴿۴۰۲﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ))

''شروع اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

کہتا ہے تو اس کو رحمت باری تعالیٰ ڈھانپ لیتی ہے اور جب بیت اللہ کا طواف کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر قدم پر ستر ہزار نیکی لکھتا ہے، ستر ہزار گناہ معاف کرتا ہے ستر ہزار درجے بلند فرماتا ہے اور اس کے گھرانے کے ستر آدمیوں کی سفارش منظور فرمائے گا۔ جب مقام ابراہیم پر آ کر نہایت خشوع وخضوع اور اخلاص کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو چار عربی غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے، گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ [1]

طواف کی حالت میں اظہار شجاعت کے لیے دایاں شانہ کھلا ہوا ہونا اور چادر احرام بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں (رمل اور اضطباع مردوں کو کرنا چاہئے عورتوں کو نہیں) اور ان دونوں کی مشروعیت کی وجہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمرۃ القضاء کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین مکہ نے یہ کہنا شروع کیا کہ مسلمانوں کو مدینہ کی آب وہوا نے کمزور کر دیا ہے۔ یہ ہمارا مقابلہ تو کیا طواف بھی نہیں کر سکیں گے، مسلمانوں کا یہ طواف دیکھنے کے لیے دار الندوہ میں اور مکانوں کی چھت پر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل اور اضطباع کرو، تا کہ مشرکین مسلمانوں کو بہادر سمجھیں اور باقی چار پھیروں میں معمولی چال چلو۔

---

[1] **اسناده ضعيف جدا**، الترغيب والترهيب للأصبهاني: ١٠١٤، والمنذري: ١٧٦٦۔ مغیرہ بن قیس منکر الحدیث اور طرطوسی مجہول ہے۔

مشرکین نے جب مسلمانوں کو اس طرح دوڑتے ہوئے دیکھا، تو اپنے خیال کو غلط پا کر بہت شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے یہ تو ہرن کی طرح اچھلتے کودتے ہیں ہم سے زیادہ طاقتور ہیں۔ [1] شروع شروع میں رمل کی ابتداء یوں ہوئی، لیکن بعد میں ہمیشہ کے لیے مسنون قرار دیا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے موقوف کرنا چاہا مگر سوچ کر فرمایا جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ہم اسے نہیں چھوڑیں گے۔ [2]

طواف قدوم کی ترکیب: وضو کر کے مرد اپنی احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانے پر ڈالے، دایاں شانہ کھلا رکھے، حجر اسود کے پاس آ کر اس کا بوسہ لے یا استلام کرے۔ استلام کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی ''اللہ کے نام سے طواف کرتا ہوں اللہ بہت بڑا ہے۔'' [3] اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

﴿۴۰۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا م بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ)) [4]

''اے اللہ! میں تجھ پر ایمان رکھ کر اور تیری کتاب کی تصدیق کر کے اور تیرے عہد کی وفاداری اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں میں استلام کرتا ہوں۔''

یہ پڑھ کر بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب کر کے طواف شروع کرو، رکن یمانی تک دلکی چال چلو اور اس دعا کو آہستہ آہستہ پڑھتے رہو جو آگے بیان کی جا رہی ہے۔

﴿۴۰۴﴾ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ)) [5]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب کیف کان بدء الرمل، رقم: ۱۶۰۲، ۱۶۴۹؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب استلام الرکنین، رقم: ۱۲۶۶ (۳۰۵۹)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الرمل فی الحج والعمرة، رقم: ۱۶۰۵۔

[3] **اسناده صحیح**، مسند احمد: ۲/ ۱۴۔ [4] **اسناده حسن**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۴/ ۱۳۸، رقم: ۵۴۸۶، موقوفاً۔ [5] **اسناده ضعیف**، سنن ابن ماجه، کتاب المناسک، باب فضل الطواف، رقم: ۲۹۵۷۔ حمید بن ابی سوید مجہول ہے۔

''اللہ کی پاکی اور اس کی تعریف ہے اور اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، اور وہ بہت بڑا ہے اور قوت نہیں ہے، مگر اللہ کے ساتھ۔''

رکن یمانی تک یہ دعا پڑھتے رہو۔ رکن یمانی پہنچ کر اس دعا کو پڑھو:

﴿٤٠٥﴾ ((اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ)) [1]

''اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس پر مجھے قناعت عنایت فرما اور اس میں برکت دے اور میرے اہل وعیال پر ہر پوشیدہ بھلائی کے ساتھ تو نگران ہو جا۔''

﴿٤٠٦﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ)) [2]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شک، شرک، نفاق، مخالفت اور برے اخلاق سے۔''

رسول اللہ ﷺ ان دونوں دعاؤں کو (جو اوپر بیان ہوئیں) پڑھا کرتے تھے۔

رکن یمانی کی دعا: اس کونے کو صرف چھونا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کونے پر ستر فرشتے مقرر ہیں جب یہ دعا پڑھی جاتی ہے تو اس پر وہ آمین کہتے ہیں۔ رکن یمانی پر استلام کے بعد اس دعا کو دونوں رکنوں کے درمیان پڑھو۔ نبی اکرم ﷺ اسے اسی جگہ پڑھا کرتے تھے، دعا یہ ہے:

﴿٤٠٧﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

---

[1] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ١/ ٤٥٥؛ ابن خزيمه: ٢٧٢٨، سعید بن زید نے عطاء بن السائب کے اختلاط کے بعد روایت کی ہے۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الوتر، باب فی الاستعاذه، رقم: ١٥٤٦؛ سنن النسائی، كتاب الاستعاذه، باب الاستعاذه من الشقاق......، رقم: ٥٤٧٣۔ ضبارہ بن عبداللہ مجہول راوی ہے۔
تنبیه: "من الشك و الشرك" کے الفاظ التلخیص الحبیر وغیرہ میں بے سند مذکور ہیں۔

النّار)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت وسلامتی چاہتا ہوں، اے ہمارے رب! تو ہمیں دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عنایت فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

اس دعا کو پڑھتے ہوئے حجر اسود پر آؤ، اب یہ ایک پھیرا ہوا۔ اگر حجر اسود کا بوسہ لینے کا موقع ہے تو بوسہ لو، ورنہ استلام اور ہاتھ سے اشارہ کر کے پہلی دعائیں پڑھتے ہوئے دوسرا پھیرا شروع کرو۔ اس میں بھی دلکی چال چلو، اور مذکورہ دعائیں پڑھو۔ تیسرا پھیرا بھی اسی طرح کرو۔ اس کے بعد رمل واضطباع نہ کرو۔ جب سات پھیرے پورے ہو جائیں تو ایک طواف پورا ہو گیا۔ حجر اسود سے طواف شروع کیا تھا اور حجر اسود ہی پر ختم کرو۔ اگر حجر اسود پر بوسہ لینا ممکن ہو تو بوسہ لو، ورنہ استلام کر کے مقام ابراہیم کی طرف آؤ۔

طواف کی دو رکعتیں:

اور ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ پڑھتے ہوئے مقام ابراہیم پر آ جاؤ ❷ مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کر کے طواف کی دو رکعت نماز پڑھو، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھو۔ ❸

سلام کے بعد کی دعا

سلام پھیرنے کے بعد نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ اپنی اور اپنے لواحقین کے لیے نیک دعائیں کرو، کیونکہ یہ قبولیت کی جگہ ہے، اس کے متعلق خاص طور پر کوئی دعا صحیح حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہے، قرآن وحدیث کی جو دعائیں مناسب سمجھو پڑھ

---

❶ **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، رقم: ٢٩٥٧۔ حمید بن ابی سوید مجہول ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، رقم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، رقم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

سکتے ہو، لیکن طبرانی اور بیہقی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے طواف کی دو رکعتوں کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھی تھی جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی:

﴿۴۰۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلاَّ مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًاءً بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)) [1]

''اے اللہ! تو میرے باطن اور ظاہری حالتوں سے خوب واقف ہے میری معذرت کو قبول فرما اور تو میری حالت کو جانتا ہے مجھے میری مانگ عطا فرما اور تو میرے دل کے رازوں سے واقف ہے۔ میرے قصوروں کو معاف فرما دے، اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل میں رچ جائے اور ایسا یقین کامل عطا فرما، تا کہ میں جان لوں کہ جو کچھ آپ نے لکھ دیا ہے وہی مجھے پہنچے گا اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں مقسوم کر دیا ہے۔ میں اس پر راضی ہوں، اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔''

دعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد حجر اسود کے پاس آؤ، اس کا بوسہ لے کر یا استلام کر کے باب بنی شیبہ سے نکل کر چاہِ زمزم اور اس کی سبیل کے پاس آ کر زمزم پی لو۔ آبِ زمزم پی کر بابُ الصفا سے نکل کر سعی کے لیے باہر آؤ۔

تنبیہ

(۱) یہ طواف قدوم کا بیان تھا۔ اس میں رمل اور اضطباع ہے، اس کے سوا کسی میں رمل و

---

[1] **اسناده ضعيف جدا** ، المعجم الاوسط للطبراني: ٤/ ٢٧٥، رقم: ٥٩٧١، ٥٩٧٤۔ النضر بن طاہر متروک راوی ہے۔

تنبیہ: یہ روایت حوالہ سابق: ۴۰۰ میں الفاظ میں اختلاف اور تقدیم وتاخیر کے ساتھ گزری ہے، ممکن ہے مؤلف کے زیرِ نظر مختلف نسخے ہوں۔ (واللہ اعلم)

اضطباع نہیں کرنا چاہیے اور عورتیں طوافِ قدوم میں رمل و اضطباع نہ کریں۔ باقی طواف ویسا ہی کریں جس طرح مرد کرتے ہیں۔ حتیٰ الامکان مردوں سے الگ ہو کر طواف کریں۔ مرد بھی اُن کو ماں، بہن، بیٹی سمجھ کر نگاہِ بد نہ ڈالیں۔ یہ دربارِ الٰہی ہے نظر بازی کا مقام نہیں ہے۔ نظر بازی سے نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔

ع نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

(۲) مستحاضہ عورت اور بواسیر اور سلسل البول کو طواف کرنا اور نماز پڑھنی چاہیے۔ البتہ حیض اور نفاس والی عورت اس حالت میں بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ نماز پڑھے۔ ان کے سوا ہر وہ کام کرے جو دیگر حاجی کرتے ہیں اور حیض سے پاک ہو جانے کے بعد طواف کرے۔ [1]

(۳) بیمار اور معذور جو خود طواف نہیں کر سکتا، اسے پکڑ کر یا کسی سواری پر سوار کر کے طواف اور سعی کرانا جائز ہے۔ [2]

(۴) بھیڑ اور ازدھام کی وجہ سے اگر حجرِ اسود کا بوسہ لینا ممکن نہ ہو، تو اُس کے سامنے کھڑے ہو کر دعا پڑھو اور ہاتھ یا لاٹھی حجر اسود کو لگا کر اسے چوم لو اور اگر دور رہنے کی وجہ سے یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور ہی سے ہاتھ یا لاٹھی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے اسے چوم لو۔ [3]

حجر اسود کا بوسہ لینے کے لیے دیر تک کھڑا رہنا اور بھیڑ میں گھس کر اور دھکم دھکا سے لوگوں کو تکلیف دے کر بوسہ لینا نیکی نہیں ہے۔ شریعت میں سہولت زیادہ ہے اس رخصت پر عمل کرنا چاہیے، جس کا بیان گزر چکا ہے۔ حجر اسود کے مقام کو لوگ پروانوں کی طرح چاروں طرف سے گھیرے رہتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب تقضی الحائض المناسك كلها إلا الطواف بالبيت، ۳۰۵، ۳۰٦، ۲۲۸؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب صحة احرام النفساء واستحباب اغتسالها للاحرام وكذا الحائض، رقم: ۱۲۰۹ (۲۹۰۸، ۳۳٤، ۷۵۵)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب المريض يطوف راكبا، رقم: ۱٦۳۳؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الطواف على بعير، رقم:۱۲۷٦ (۳۰۷۸)۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب استلام الركن بالمحجن، رقم: ۱٦۰۷؛ مسلم، کتاب الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره واستلام الحجر ونحوه للراكب، رقم: ۱۲۷۲ (۳۰۷۷)۔

؎ کیا بھیڑ میکدے کے ہے در پر لگی ہوئی
پیاسو یہ ہے سبیل سر کوثر لگی ہوئی

(۵) عورتوں کو اس بھیڑ میں ہرگز نہ گھسنا چاہیے۔ بڑی بداحتیاطی ہوتی ہے۔ دور کا استلام بہتر ہے۔

(۶) طواف میں مسنونہ دعاؤں کا پڑھنا سنت ہے، بعض لوگوں نے طواف کے پھیروں میں من گھڑت دعائیں ایجاد کر رکھی ہیں، پہلے پھیرے میں فلاں دعا اور دوسرے میں فلاں، اور تیسرے میں فلاں۔ غرض ہر پھیروں کے لیے الگ الگ دعائیں مقرر کر رکھی ہیں، اس طرح کا عمل کسی صحیح حدیث میں نہیں ملتا ہے۔ طواف میں سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور قرآن مجید وحدیث شریف کی دعائیں کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے۔

(۷) طواف کرتے وقت اگر جماعت کھڑی ہو جائے تو طواف کو موقوف کر کے جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ نماز کے بعد پہلے طواف پر بنا کر کے پورا کر لو۔ اس طرح اگر اثنائے طواف میں قضائے حاجت کی ضرورت پڑ جائے تو طواف چھوڑ کر اس ضرورت سے فارغ ہو کر طواف پورا کر ڈالیں۔

(۸) طواف کے سات پھیروں میں اگر کمی بیشی کا شبہ ہو جائے تو ظن غالب پر عمل کرو جس طرح نماز کی تعداد میں کمی بیشی کی صورت میں کیا جاتا ہے۔

(۹) پاک صاف جوتی پہن کر طواف کرنا جائز ہے جس طرح نماز پاک صاف جوتی میں جائز ہے۔

(۱۰) طواف میں دو رکن حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا چاہیے اور دونوں شامی کو نہیں چھونا چاہیے۔ [1]

(۱۱) بیت اللہ کی دیوارں کے قریب طواف کرنا چاہیے۔ بھیڑ کی وجہ سے دور سے رہ کر بھی جائز ہے۔

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الحج، باب من لم يستلم الركنين اليمانيين، رقم: ١٦٠٩؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين، رقم: ١٢٦٧ (٣٠٦١)۔

(۱۲) قارن جس نے حج وعمرہ دونوں کا ایک احرام باندھا ہے دونوں کے لیے ایک ہی سعی کرے، حج کا الگ طواف اور عمرے کا الگ اور حج کی الگ سعی اور عمرے کی علیحدہ سعی کی ضرورت نہیں ہے۔ ❶

(۱۳) بعض نادان طواف کی دو رکعتوں کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام کی جالیوں کو پکڑ کر دعائیں کرتے رہتے ہیں، یہ بدعت ہے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

مقصود سعی

اسے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے پانی کی تلاش میں اتفاقیہ طور پر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا یہ عمل بہت پسند آیا اور اسے حج کے مناسک میں شامل فرما دیا، تاکہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی یہ سنت ہمیشہ قائم رہے اور ان کی اولاد یادگار بنالے کہ ملت اسلامیہ اور دین حنیف کے علمبرداروں نے کیا تکلیفیں برداشت کی تھیں۔ اور اس زمانہ میں مرکز اسلام (مکہ) کی کیا حالت تھی، نیز جو بیتابی اور انابت الی اللہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو اس وقت تھی وہ تم بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو اور رحمت الٰہی کی جستجو میں اسی طرح بیتاب اور ساعی ہو، جیسے وہ پانی کی تلاش میں تھیں۔ اسی لیے سعی کی غایت وغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتائی کہ سعی یادِ الٰہی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔

((إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى)) ❷

''طواف اور سعی اور رمی جمرہ ذکر الٰہی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس یادگارِ ہاجرہ پر عمل کیا اور فرمایا:

((كُتِبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيُ فَاسْعَوْا)) ❸

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الحج، باب طواف القارن، رقم: ١٦٣٨؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الإحرام و...... رقم: ١٢١١ (٢٩١٠)۔ ❷ **اسناده حسن**، سنن ابي داود، كتاب المناسك، باب في الرمل، رقم: ١٨٨٨؛ سنن الترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء كيف ترمي الجمار؟ رقم: ٩٠٢۔ ❸ **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم، ٤/ ٧٠؛ مسند احمد: ٦/ ٤٢١، عبداللہ بن المؤمل ضعیف راوی ہے۔

''تم پر سعی فرض کر دی گئی ہے، سعی کیا کرو۔'' بغیر سعی کے نہ حج پورا ہوتا ہے نہ عمرہ۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''مَا أَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ'' [1]

''بغیر سعی کے اللہ تعالیٰ حج اور عمرہ کو پورا نہیں کرتا ہے۔''

سعی کی ترکیب

طواف قدوم سے فارغ ہونے کے بعد حجر اسود کا استلام کرو۔ یہ افتتاح سعی کا استلام ہے۔ سعی کے لیے مسجد حرام سے باہر باب الصفا سے نکلو تو وہی دعا پڑھو جو مسجد سے نکلتے وقت پڑھی جاتی ہے، یعنی یہ پڑھو:

﴿۴۰۹﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ)) [2]

''اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

جب صفا پہاڑی کے قریب پہنچو تو یہ آیت کریمہ پڑھو۔

﴿۴۱۰﴾ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ [3]

اس کے بعد ((أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ)) کو پڑھو، یعنی میں اس چیز کے ساتھ شروع کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے۔ یہ کہہ کر سیڑھیوں سے صفا پہاڑی کے اوپر اتنا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان السعی بین الصفاء والمروة رکن لا یصح الحج الا به، رقم:۱۲۷۷ (۳۰۷۹)۔ (موقوفًا) [2] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء مایقول عند دخوله المسجد، رقم: ۳۱۴؛ سنن ابن ماجه، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم: ۷۷۱، لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔

[3] ۲/ البقرة:۱۵۸؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم:۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

چڑھ جاؤ کہ بیت اللہ دکھائی دینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا، پھر قبلہ رُخ ہو کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر پہلے تین بار اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھو۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے یہاں پڑھا تھا۔

﴿۲۱۱﴾ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)) ❶

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہ ملک کا مالک ہے، اسی کے لیے تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی۔ اس اکیلے نے تمام کافروں کے لشکر کو بھگا دیا۔''

اس دعا کو پڑھ کر درود شریف پڑھو اور اپنے خویش و اقارب اور ملنے جلنے والوں کے لیے دین و دنیا کی دعائیں مانگو یہ قبولیت کی جگہ ہے، پھر واپسی سے پہلے ہاتھ اٹھائے اٹھائے اسی صفا پر ذیل کی دعا پڑھ کر ہاتھوں کو منہ پر پھیر لو۔ دعا یہ ہے:

﴿۲۱۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تُنْزِعَهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ)) ❷

''اے اللہ! تو نے دعا قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے تو وعدہ خلافی نہیں کر سکتا، جس طرح تو نے اسلام کی توفیق مرحمت فرمائی ہے، اسی طرح مجھے موت بھی حالتِ

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، رقم:١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

❷ **اسناده صحيح**، الموطا للامام مالك، ١/ ٣٧٢؛ كتاب الحج، باب البدء بالصفافى السعى، رقم: ٨٣١(موقوفًا)

اسلام میں نصیب فرما۔"

پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف اس دعا کو پڑھتے ہوئے چلو۔

﴿۴۱۳﴾ ((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ)) [1]

"اے میرے پروردگار! میرے قصوروں کو معاف فرما دے اور میری حالت پر رحم فرما، بلاشبہ تو عزت و بزرگی والا ہے۔"

﴿۴۱۴﴾ ((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) [2]

"اے میرے پروردگار! تو میری خطاؤں کو معاف فرما اور میرے حال پر رحم فرما اور جو گناہ تو جانتا ہے اس سے تجاوز فرما دے تو عزت والا بزرگ ہے، اے میرے رب! تو دنیا میں نیکی عطا فرما، اور آخرت میں بھی اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔"

سبز میلوں کے درمیان دوڑنا

یہ دعا اور اس قسم کی قرآن و حدیث کی دیگر دعائیں پڑھتے ہوئے مروہ کی طرف آہستہ آہستہ چلو، صفا و مروہ کے درمیان مروہ کو جاتے ہوئے بائیں جانب دو سبز نشان ہیں جنہیں میلین اخضرین کہتے ہیں۔ جب ان میں سے پہلے کے قریب پہنچنے میں چھ سات ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے تو دوڑنا شروع کرو، جب دوسرے نشان پر پہنچو تو دوڑنا ترک کر دو، پھر آہستہ آہستہ چلو، یہاں تک کہ مروہ پہنچ جاؤ، اور مروہ پر اتنا چڑھ جاؤ کہ اگر سامنے مکانات نہ ہوں تو بیت اللہ نظر آنے لگے۔ اب چونکہ مکانات بن گئے ہیں اس لیے اب بیت اللہ نظر نہیں آتا ہے اور دائیں جانب مائل ہو کر خوب بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے رہو اور صفا کی دعائیں یہاں

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۲/ ۱۲۸، رقم: ۲۷۵۷، ۲۷۷۸ (مرفوعًا) لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ السنن الکبری للبیہقی: ۵/ ۹۵، (موقوفًا) سفیان بن عیینہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [2] کتاب الام لشافعی: ۲/ ۲۰۱؛ البدر المنیر لابن الملقن: ۶/ ۲۱۶؛ کتاب الاذکار للنووی، ص: ۲۰۳ وغیرہ میں بغیر کسی سند کے مذکور ہے۔

بھی اسی طرح پڑھو جس طرح صفا پر پڑھی تھیں۔ اور دیر تک ذکر و دعا میں مشغول رہو، کیونکہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ صفا سے مروہ تک ایک پھیرا ہوا، پھر مروہ سے اتر کر رَبِّ اغْفِرْ لِی وَارْحَمْ پوری دعا پڑھتے ہوئے معمولی چال سے سبز میل تک چلو، پھر اس سبز نشان سے دوسرے سبز نشان تک دوڑنا شروع کرو اس سبز نشان پر پہنچ کر آہستہ آہستہ روزمرہ کی چال چلتے ہوئے اور دعائیں پڑھتے ہوئے صفا پر پہنچو۔ صفا پر چڑھ کر اسی ترتیب کے ساتھ انہیں دعاؤں کو پڑھو جو پہلے پڑھ چکے تھے۔ اب دو پھیرے ہوئے، پھر صفا سے مروہ تک تین اور مروہ سے صفا تک چار پھیرے ہوئے، پھر صفا سے مروہ تک پانچ اور مروہ سے صفا تک چھ اور صفا سے مروہ تک سات پھیرے مذکورہ بالا طریقے سے کرو۔ دوڑنے کی جگہ دوڑ کر اور آہستہ چلنے کی جگہ آہستہ چل کر اور دعا کی جگہ دعا پڑھ کر سعی کے ساتوں پھیروں کو پورا کرو۔

صفا کی سعی کے بعد

سعی ختم کرنے کے بعد اگر عمرے کا احرام تھا تو حلق یا قصر کر کے احرام کھول ڈالو، اور اگر تم قارن یا مفرد ہو تو حلق و قصر مت کرو، بلکہ اپنے احرام میں باقی رہو۔ دسویں تاریخ کو حلق، ذبح، رمی وغیرہ کر کے حلال ہو جاؤ۔

حلق و قصر کی فضیلت

حلق و قصر بھی افعال حج و عمرہ میں سے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ ﴾ [1]

”بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا کہ تم مسجد حرام میں ضرور داخل ہو گے، اگر اللہ نے چاہا، اس کے ساتھ تم میں سے کوئی سر منڈاتا ہو گا، کوئی بال کترواتا ہو گا تمہیں کسی طرح کا اندیشہ نہیں ہو گا۔“

---

[1] ٤٨: الفتح: ٢٧۔

رسول اللہ ﷺ نے منڈانے والوں کو تین دفعہ اور قصر کرنے والوں کو ایک دفعہ دعا دی ہے۔

''اے اللہ! منڈوانے والوں کی مغفرت فرما اور کتروانے والوں کی بھی۔'' [1]

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''سر منڈانے سے ہر ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔'' [2]

اور فرمایا: ''سر منڈانے سے جو بال زمین پر گرے گا تو ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور ملے گا۔'' [3]

سعی کے بعد کیا کرنا چاہیے

سعی سے فراغت کے بعد اگر حج تمتع کی نیت سے احرام باندھا گیا ہے تو حلق یا تقصیر کرا کے حلال ہو جانا چاہیے، اور اگر حج قران یا افراد کا احرام باندھا گیا ہے تو نہ حجامت کرائے نہ احرام کھولے، بلکہ اپنے احرام پر بدستور باقی رہے اور جن جن کاموں سے محرم کو بچنا چاہیے ان کاموں سے بچتا رہے۔

آبِ زمزم

سعی و حجامت وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد چاہ زمزم پر آ کر زمزم کا پانی پیو اور خوب سیر ہو کر پیو حتیٰ کہ پسلیاں تن جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہمارے اور منافقین کے درمیان یہ نشانی ہے کہ آبِ زمزم سے منافقین کی پسلیاں نہیں تنتیں اور مسلمانوں کی پسلیاں تن جاتی ہیں۔'' [4]

---

[1] صحیح بخاری ، کتاب الحج ، باب الحلق والتقصیر عندالإحلال ، رقم: ۱۷۲۷ ، ۱۷۲۸؛ صحیح مسلم ، کتاب الحج ، باب تفضیل الحلق علی التقصیر وجواز التقصیر ، رقم: ۱۳۰۲ (۳۱٤٤ ، ۳۱٤۵)۔ [2] **اسنادہ ضعیف** ، کشف الاستار ، زوائد بزار: ۱۰۸۲ ، اسماعیل بن رافع ضعیف الحدیث ہے۔ [3] **اسنادہ ضعیف** ، المعجم الاوسط للطبرانی: ۲/ ۱۲ رقم: ۲۳۲۰ ، ۲۳٤۱ ، یحییٰ بن ابی الحجاج اور عیسیٰ بن سنان دونوں لین الحدیث راوی ہیں۔

[4] **حسن** ، سنن ابن ماجه ، کتاب المناسك ، باب الشرب من زمزم ، رقم: ۳۰٦۱؛ سنن دارقطنی: ۲/ ۲۸۸۔

زمزم کی فضیلت کے بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ چند حدیثیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آب زمزم جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے، اگر تم شفا کے ارادے سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے گا اور اگر تم شکم سیری کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ آسودہ کر دے گا اور اگر پیاس کی دوری کی نیت سے پیو گے تو اللہ تعالیٰ پیاس دور کر دے گا، یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا کھودا ہوا ہے، اسماعیل علیہ السلام کا سقاوہ ہے۔'' [1]

''آب زمزم برکت والا ہے، بھوکوں کے لیے کھانا اور بیماروں کے لیے شفا ہے۔'' [2]

آب زمزم پینے کے آداب اور اس کی دعا

آبِ زمزم قبلہ کی طرف منہ کر کے اور کھڑے ہو کر تین سانس میں پینا چاہیے اور ہر دفعہ شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہنی چاہیے اور اتنا پینا چاہیے کہ جس سے پسلیاں خوب تن جائیں، کیونکہ منافق اتنا نہیں پیتا جس سے پسلیاں تن جائیں۔ [3]

اور پیتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما زمزم پیتے وقت اسے پڑھتے تھے:

﴿۲۱۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ)) [4]

---

[1] **اسناده ضعیف**، سنن دارقطنی: ۲/ ۲۸۹؛ المستدرك للحاکم، ۱/ ۴۷۳، سفیان بن عیینہ مدلس ہیں اور محمد بن حبیب الجارودی ضعیف ہے۔ [2] **اسناده صحیح**، مسند ابی داود الطیالسی: ۱/ ۲۳۷، ۲۳۸، رقم: ۴۵۹ نسخه جدیده۔ [3] **حسن**، سنن ابن ماجه، کتاب المناسك باب الشرب من زمزم، رقم: ۳۰۶۱؛ سنن دارقطنی: ۲/ ۲۸۸۔

تنبیه: حدیث میں کھڑے ہو کر پینے کا ذکر نہیں ہے، بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا چاہیے اور پی کر الحمد للہ کہنا چاہیے۔

[4] **اسناده ضعیف**، سنن دار قطنی: ۲/ ۲۸۸، حفص بن عمیر بن میمون العدنی ضعیف ہے، المستدرك للحاکم: ۱/ ۴۸۳، الجارودی ضعیف ہے۔

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے تندرستی کا سوال کرتا ہوں۔"

دعا کی قبولیت کے مقام

نماز باجماعت اور نفلی طوافوں وغیرہ کے بعد دعا بھی خیر و برکت کے لیے موجب ہے یہ عبادت کا مغز ہے، دعا ہر جگہ کی جا سکتی ہے، لیکن بیت اللہ شریف میں قبولیت کی بڑی توقع ہے۔ ذیل میں ان مقامات مقدسہ کو لکھا جاتا ہے جہاں جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان جگہوں میں نہایت خلوص اور خشوع سے دعا کرو۔ وہ مقامات یہ ہیں:

(۱) طواف کرتے وقت دعا کرنا۔

(۲) حجر اسود پر دعا کرنا۔

(۳) ملتزم کے نزدیک۔ [1]

(۴) بیت اللہ شریف کے اندر۔ [2]

(۵) زمزم کے پاس۔ [3]

(۶) مقام ابراہیم کے پاس طواف کی دو رکعت پڑھنے کے بعد۔ [4]

(۷) سعی کے وقت صفا و مروہ پر اور صفا و مروہ کے درمیان۔ [5]

(۸) عرفات میں۔ [6]

(۹) مشعر الحرام مزدلفہ میں۔ [7]

---

[1] **اسنادہ ضعیف** ، اس کی تحقیق و تخریج شروع کتاب میں گزر چکی ہے، حجر اسود کے لیے دیکھئے مجمع الزوائد:۳/ ۲٤٦ و سندہ ضعیف وغیرہ، سنن ابی داود:۱۸۹۹ میں بھی اس مفہوم کی روایت ہے جو مثنی بن صباح متروک کی وجہ سے ضعیف ہے۔ [2] اس سلسلے میں کوئی واضح اور صحیح حدیث نہیں ہے کہ بیت اللہ کے اندر دعا قبول ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم) [3] اس بارے میں بھی کوئی صریح صحیح حدیث نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

[4] دیکھئے دعا کے قبول ہونے کے مقامات (سابقہ صفحات) [5] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم:۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔ [6] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء یوم عرفہ، رقم: ۳۵۸۵ ، حماد بن ابی حمید، یعنی محمد بن ابی حمید ضعیف ہے۔

[7] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم:۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

(۱۰) منیٰ میں جمروں کے پاس بجز جمرۂ عقبہ۔ [1]

یہ سب قبولیت کے مقامات ہیں۔ عربی میں یا اپنی زبان میں نہایت عاجزی سے دعائیں کرو۔ یہ موقع ہمیشہ نہیں ہاتھ آتا۔

ملتزم

مقامات قبولیت میں سے ہے۔ ملتزم میں دعاؤں کی خاص اہمیت ہے جو حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کی درمیانی جگہ کا نام ہے، یہاں کھڑے ہوکر دونوں ہاتھ پھیلا کر بیت اللہ کی دیوار سے چمٹ جاؤ چہرہ دیوار پر رکھ کر اور خوب رو رو کر دعائیں مانگو، نہایت تضرع وگریہ زاری سے توبہ واستغفار کرو، یہ قبولیت کی جگہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آفت اور مصیبت زدہ یہاں دعا مانگے گا تو وہ عافیت پائے گا۔“ [2]

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ملتزم سے چمٹ کر رخساروں اور سینوں کو دیوار سے لگا کر اور ہاتھوں کو بچھا کر دعا مانگتے تھے۔ [3]

اس ملتزم پر درج ذیل دعا پڑھو:

﴿۲۱۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يُّوَافِيْ نِعَمَكَ وَيُكَافِيْ مَزِيْدَكَ اَحْمَدُكَ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ عَلٰى جَمِيْعِ نِعَمِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاَعِذْنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَقَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاَلْزِمْنِيْ سَبِيْلَ الْاِسْتِقَامَةِ حَتّٰى اَلْقَاكَ يَارَبَّ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب عند الجمرتین: ۱۷۵۳۔ [2] **اسنادہ ضعیف جداً**، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۲۵٤، رقم: ۱۱۸۷۳، عباد بن کثیر متروک ہے کما تقدم۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب المناسک، باب الملتزم، رقم: ۱۸۹۹؛ سنن ابن ماجه، کتاب المناسک، باب الملتزم، رقم: ۲۹٦۲۔ مثنیٰ بن صباح متروک ہے۔

الْعٰلَمِیْنَ)) ❶

''اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں جو تیری نعمتوں کے مقابل میں اور تیری مزید نعمتوں کے برابر ہوں میں تیری ان نعمتوں کی تعریف کرتا ہوں جن کو میں نہیں جانتا اور ہر حال میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو درود و سلام بھیج محمد ﷺ اور آل محمد پر، اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا اور ہر قسم کی برائی سے بچا اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس پر قناعت دے اور برکت عطا کر، اے اللہ! مجھے اپنے بہترین مہمانوں میں سے کر اور مرتے دم تک مجھے سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھ۔''

اس کے علاوہ قرآن وحدیث کی جو دعا اپنے مقصد کے مطابق پاؤ اُسے پڑھو، ان دعاؤں میں راقم الحروف کو بھی شامل کرو تو بڑی مہربانی ہوگی (جزاکم اللہ احسن الجزاء) آپ کا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ اور راقم ''بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم'' کا مصداق ہو جائے گا۔

منٰی کو روانگی

اگر تم نے حج تمتع کا احرام باندھا تھا اور عمرہ کر کے حلال ہو گئے تو آٹھویں ذی الحجہ کو جہاں کہیں بھی ہو صبح سویرے غسل اور وضو کر کے احرام باندھ کر دو رکعت نماز پڑھو اور اگر قران و افراد کا احرام باندھا تھا تو پہلے والا احرام باقی ہے دوبارہ احرام کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تم اپنے معلم کے ساتھ ضروری سامان لے کر لبیک پکارتے ہوئے منٰی کی طرف چلو۔ منٰی میں پہنچ کر جہاں تمہارے معلم نے ٹھہرنے کا انتظام کیا ہے، وہاں ٹھہرو، جگہ حاصل کرنے کے لیے کسی سے جھگڑا فساد مت کرو، جہاں جو ٹھہر گیا ہے وہ اس جگہ کا مستحق ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((مِنًی لِمَنْ سَبَقَ)) ❷

''منٰی میں جو پہلے پہنچ گیا وہ اس کی جگہ ہے۔'' کوئی شخص اس کو وہاں سے نہیں ہٹا سکتا۔

---

❶ كتاب الاذكار للنووي، ص: ٢٠٢، لا أصل له، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ''میں اس کی کوئی اصل نہیں جانتا۔'' ❷ **حسن**، سنن الترمذي، كتاب الحج، باب ماجاء أن منى......، رقم: ٨٨١؛ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب نزول بمنى، رقم: ٣٠٠٦ وسنده حسن۔

منیٰ میں

تین کام سنت ہیں: (۱) ظہر، عصر، مغرب، عشاء فجر کی نمازیں منیٰ میں ادا کرنا (۲) ذی الحجہ کی آٹھ اور نو کی درمیانی رات منیٰ میں گزارنا (۳) ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کی طرف نکلنا، منیٰ میں ظہر وعصر اور عشاء قصر کرو اور مغرب وفجر پوری پڑھو۔ ان پانچ نمازوں کو مسجد خیف میں پڑھو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ." [1]

"رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر منیٰ تشریف لائے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں منیٰ میں پڑھیں۔"

نویں کو عرفات کی طرف روانگی

نویں تاریخ کو جب آفتاب خوب اچھی طرح نکل آئے اور پہاڑوں پر اس کی دھوپ چڑھ جائے تو منیٰ سے عرفات کی حاضری کے لیے میدان عرفات کی طرف چلو۔ منیٰ سے چلتے ہوئے اس دعا کو پڑھتے رہو۔

﴿۲۱۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَيْرَ غَدْوَةٍ غَدَوْتُهَا وَاَقْرِبْ بِهَا اِلٰى رِضْوَانِكَ وَاَبْعَدَهَا مِنْ سَخَطِكَ، اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَوَجْهَكَ الْكَرِيْمَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ حَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)) [2]

"اے اللہ! میرے اس صبح کے چلنے کو بہتر اور اپنی رضا مندی کی طرف قریب کرنے والا اور اپنے غصہ سے دور کرنے والا بنا دے، اے اللہ! میں تیری

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم: ۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

[2] احیاء العلوم للغزالی: ۱/ ۲۵۳، و نسخه آخری: ۱/ ۴۹۰ میں بے سند مذکور ہے، جس کی کوئی حیثیت نہیں۔

خوشنودی حاصل کرنے کے لیے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، یا ارحم الراحمین! میرے حج کو بہتر حج اور مقبول حج اور میری سعی کو قابل قدر بنا دے اور میرے گناہوں کو معاف فرما دے۔''

اس دعا کو اور دوسری دعاؤں کو پڑھتے ہوئے اور تہلیل و تسبیح و تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے چلو۔ منیٰ سے کچھ آگے چل کر مزدلفہ کا میدان آئے گا۔ وہاں پہنچ کر سیدھے عرفات جاؤ، یہاں ٹھہرو نہیں۔

عرفات میں پہنچنے کا راستہ

مزدلفہ سے عرفات کو جاتے وقت دو راستے ہو جاتے ہیں: (۱) طریق مازمین، (۲) طریق ضب، طریق مازمین سیدھا عرفات کو چلا گیا ہے، ناواقف عوام اسی راستے سے عرفات جاتے ہیں، حالانکہ یہ راستہ عرفات سے مزدلفہ واپس آنے کا ہے، طریق مازمین سے جانا سنت کے خلاف ہے، طریق ضب طریق مازمین کی دائیں جانب سے نمرہ گیا ہے۔ اسی راستے سے عرفات جانا سنت ہے۔

نمرہ

عرفات سے پہلے ایک میدان کا نام نمرہ ہے، یہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے جسے مسجد آدم، مسجد ابراہیم اور مسجد نمرہ بھی کہتے ہیں، تم طریق ضب سے آ کر اسی جگہ اترو، خیمہ یا کوئی اور سایہ بنا کر اس کے نیچے تھوڑی دیر آرام کرلو، غسل وضو کرلو اور کھا پی لو، اور سورج ڈھلتے ہی ظہر وعصر کی نمازیں ملا کر جماعت سے مسجد نمرہ میں ادا کرو۔ یہاں پہلے خطبہ ہوگا، اسے سنو! پھر نماز باجماعت ملا کر قصر پڑھو، پھر عرفات چلو، زوال سے پہلے میدان عرفات میں جانا درست نہیں ہے، بلکہ زوال تک نمرہ میں رہنا ضروری ہے، اس زمانے میں ناواقف لوگوں نے اس سنت کو چھوڑ دیا ہے اور زوال سے پہلے عرفات میں چلے جاتے ہیں۔

عرفات میں پہنچنے کے بعد...

عرفات ایک کشادہ میدان ہے جس میں لاکھوں آدمی آسانی سے جمع ہو جاتے ہیں،

مکہ مکرمہ سے تقریباً پندرہ میل کے فاصلے پر ہے، اس جگہ آنا اور ٹھہرنا فرض ہے اور عرفہ میں وقوف کرنا، یعنی ٹھہرنا حج کے رکنوں میں سے ایک رکن اعظم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلْحَجُّ عَرَفَةُ)) ''عرفہ میں ٹھہرنا حج ہے۔'' [1]

جو عرفہ میں نہیں ٹھہرے گا اس کا حج نہیں ہوگا، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو، کیونکہ تم سب اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی موروثہ زمین پر ہو۔'' [2]

اس مقدس اور مبارک میدان میں تم اپنے گناہوں کا اقرار کرو، اور اپنے نفس کو میدان محشر سے آشنا کراؤ۔ اس لیے اس کا نام عرفات پڑا ہے کہ دنیا کے سب حاجی اس میدان میں جمع ہو کر ایک دوسرے کی جان پہچان حاصل کرتے ہیں اور اس حالت کو حشر کا نمونہ سمجھ کر اس موقفِ اکبر میں کھڑے ہونے کی استعداد پیدا کرتے ہیں۔

یوم عرفہ اور میدان عرفہ کی فضیلت

عرفہ، یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کے نزدیک عرفہ کے دن کی بڑی فضیلت ہے، اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں سے فخر کر کے فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو! دور دراز سے پراگندہ سر، گرد آلودہ یہاں آئے ہیں۔ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے عذاب کو دیکھا نہیں، اس نویں تاریخ کو بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔'' [3]

---

[1] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب من لم یدرك عرفة، رقم: ۱۹۴۹؛ سنن ترمذی: کتاب الحج، باب ماجاء فی من ادرك الامام بجمع فقد ادرك الحج، رقم: ۸۸۹؛ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب من اتی عرفة قبل الفجر لیلة جمع، رقم: ۳۰۱۵۔ [2] **صحیح**، سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب موضع الوقوف بعرفة، رقم: ۱۹۱۹؛ سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الوقوف بعرفات والدعاء فیها، رقم: ۸۸۳۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، ابن خزیمه: ۲۸۴۰؛ ابن حبان: ۳۸۵۳، ابوزبیر مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کے دن فرمایا: ''لوگو! اللہ تعالیٰ اس دن تمہاری حاضری کی وجہ سے فرشتوں کی جماعت پر فخر کرتا ہے، اور فرماتا ہے کہ تمہارے گناہوں کو معاف کرتا ہوں مگر حق العباد نہیں۔ نیک لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرتا ہوں، نیکیوں کے سوال کو پورا کرتا ہوں، اللہ کا نام لے کر مزدلفہ چلو، مزدلفہ میں بھی اللہ تعالیٰ نیکیوں کی مغفرت فرماتا ہے اور ان کی سفارش منظور فرماتا ہے اور رحمت الٰہی سب کو گھیر لیتی ہے، زمین میں اس کی مغفرت پھیل جاتی ہے اور جس نے اپنی زبان اور ہاتھ کی نگرانی کی ہے ان کو وہ رحمت گھیر لیتی ہے۔ ابلیس اور اس کی ذریات (اولاد) عرفات کے پہاڑوں پر چڑھ کر حاجیوں کو دیکھ کر پریشان ہو کر چیختے چلاتے ہیں۔'' [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میدان عرفات میں ٹھہرے۔ آفتاب غروب ہونے کے قریب حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ((اَنْصِتْ لِي النَّاس)) ''لوگوں کو خاموش کرادو۔'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں سے فرمایا: ''اَنْصِتُوْا'' رسول اللہ ﷺ کے لیے تم سب خاموش ہو جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! ابھی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے اور خدا کا پیغام وسلام پہنچایا اور فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَفَرَ لِاَهْلِ عَرَفَات۔ اللہ تعالیٰ نے سب عرفات والوں کو بخش دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ہم صحابہ کے لیے خاص ہے یا سب امت کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((هٰذَا لَكُمْ وَلِمَنْ اَتٰى مِنْ بَعْدِ كُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.)) [2]

''یہ تمہارے لیے اور تمہارے بعد قیامت تک کے آنے والوں کے لیے ہے۔''

بعض کا قول ہے کہ میدان عرفات کے مشرق کی طرف وادی نعمان ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے روز اوّل میں ہم سب سے فرمایا: ﴿ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ﴾ ''کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔'' ہم سب نے اس کے جواب میں ''بلٰی'' کہا تھا۔ ''بیشک آپ ہمارے رب ہیں۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، مصنف عبدالرزاق: ٥/ ١٢، رقم: ٨٨٦٢، نسخہ جدیدۃ، رجل مجہول ہے۔

[2] **اسناده ضعيف**، الترغيب والترهيب: ٢/ ١٥٧، سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر نے بھی اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دیکھئے قوة الحجاج ص: ٢٩۔

عرفات کی مخصوص دعائیں

عرفات کی حاضری گویا دعاؤں کے لیے ہے، جس کا مختصر بیان ابھی گزرا ہے۔ دعا میں کوتاہی نہ کرو، قرآن وحدیث کی اپنے مطلب کے موافق جو جو دعا کرو سب جائز ہے، لیکن بعض خاص دعائیں عرفات میں پڑھنے کے لیے ہیں، ان سب کا بیان ذیل میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ)) ''بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔'' [1]

عرفات میں نبیوں کی بہترین دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعاؤں میں سے افضل دعا عرفہ کے دن کی ہے۔ میں نے اور مجھ سے پہلے سب نبیوں نے جو دعائیں مانگی ہیں، ان میں سب سے افضل دعا یہ ہے:

﴿۴۱۸﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [2]

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کے لیے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان عرفات میں شام کے وقت قبلہ رخ ہو کر سو دفعہ ذیل کی دعا پڑھے:

﴿۴۱۹﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کے لیے ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

---

[1] اسناده ضعيف ، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب (۱۲۲) فی دعاء يوم عرفه، رقم الحديث: ۳۵۸۵، حماد بن ابی حمید ضعیف راوی ہے۔ [2] اسناده ضعيف ، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، رقم الحديث: ۳۵۸۵، نیز دیکھئے سابقہ حوالہ۔

اس کے بعد سو بار سورۂ اخلاص، یعنی پوری سورت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، پھر سو دفعہ اس درود شریف کو پڑھے:

﴿۴۲۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ))

''اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی، تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت نازل فرما۔''

تو اس دعا کے پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے میرے فرشتو! اس بندے کو کیا بدلہ ملنا چاہئے جس نے میری تعریف، تسبیح، تہلیل، تکبیر و تعظیم بیان کی ہے اور میرے رسول پر درود و سلام پڑھا۔ اے فرشتو! تم گواہ رہو، میں نے اس بندے کو بخش دیا ہے اور اس کی سفارش منظور کر لی ہے اور اگر وہ تمام عرفات والوں کے لیے سفارش کرتا تو اس کی شفاعت قبول کر لیتا۔'' [1]

اس کے بعد ذیل کی دعائیں حضور قلب اور خلوص سے پڑھو:

﴿۴۲۱﴾ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ صَدْرِيْ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ)) [2]

---

[1] اسنادہ ضعیف، شعب الایمان للبیہقی: ۳/ ۴۶۳، رقم: ۴۰۷۴، ونسخہ أخری: ۵/ ۵۰۲، رقم: ۳۷۸۰، عبدالرحمٰن بن محمد بن زیاد المحاربی مدلس ہیں۔ [2] اسنادہ ضعیف، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۵/ ۱۱۷، ارسال اور موسیٰ بن عبیدہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کے لیے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میرے دل، میرے کان اور میری آنکھ میں روشنی بھر دے، اے اللہ! میرے سینے کو کھول دے، اور میرے کاموں کو میرے لیے آسان کر دے۔ اے اللہ! میں سینے کے وسوسوں اور کاموں کی پریشانیوں اور قبر کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری ذات کے وسیلے سے رات دن اور ہواؤں کی برائیوں سے اور زمانے کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا

میدان عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کثرت سے دعا مانگی وہ یہ ہے:

﴿۳۲۲﴾((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَّاتِ الْاَمْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ)) [1]

''اے میرے اللہ! تیری ایسی تعریف ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے اور اس سے بہتر جو ہم کرتے ہیں۔ اے اللہ! میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور مرنا اور میرا مال سب کچھ تیرے لیے ہے اور میرا ٹھکانا بھی تیری طرف ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور سینے کے وسوسوں سے اور کاموں کی پراگندی سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہواؤں کی برائی سے۔''

یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں اللہ تعالیٰ

---

[1] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء عرفة، رقم: ۳۵۲۰، قیس بن ربیع ضعیف راوی ہے۔

کے حضور کی تھی یہ بڑی مبارک دعا ہے:

﴿۲۳﴾((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَتَرٰى مَكَانِيْ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَعْلَمُ مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُهُ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَكُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ))[1]

''اے اللہ! تو میری ہر بات سنتا ہے، میرے ٹھکانے، میرے باطن اور ظاہر سے خوب واقف ہے، میری کوئی چیز تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے اور میں تیرے در کا بھکاری کنگال، فقیر، فریاد کرنے والا، پناہ چاہنے والا، ڈرنے والا، اپنے قصور کا اقرار کرنے والا، میں ایک ادنیٰ ذلیل مسکین بن کر تجھ سے مانگتا ہوں اور میں ایک خوار، رسوا گناہگار کی طرح تیری طرف گڑگڑاتا ہوں، میں تجھے ایک ڈرنے والے مصیبت زدہ کی طرح پکارتا ہوں جس کی تیرے سامنے گردن جھک گئی ہے، جس کے آنسو تیرے لیے بہہ پڑے ہیں، جس کا جسم تیرے لیے ذلیل ہو گیا، جس کی ناک تیرے لیے خاک آلود ہو گئی ہے۔ اے تمام مسؤلوں سے بہتر اور ہر دینے والے سے اچھے اور اے سب سے زیادہ مہربان! مجھ سوالی کو اپنے دروازے سے خالی نہ لوٹانا اور میرے ساتھ شفقت اور مہربانی فرما، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے

---

[1] **اسناده ضعيف**، المعجم الكبير للطبراني: ۱۱/ ۱۴۰، رقم: ۱۱۴۰۵؛ الصغير ۱/ ۲۴۷، یحییٰ بن صالح ایلی متکلم فیہ راوی ہے۔

ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اس دعا کو عرفات میں کثرت سے پڑھا کرو۔"

﴿٤٢٤﴾ ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ [1]

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عنایت فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عرفات میں ظہر وعصر کی نمازوں کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر تین بار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" اور تین دفعہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ" پڑھتے تھے۔ [2] اور یہ دعا بھی مانگتے:

﴿٤٢٥﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا)) [3]

"اے اللہ! میرے حج کو قبول فرما اور گناہوں کو بخش دے۔"

پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لیتے۔

رسول اللہ ﷺ نے عرفات کے میدان میں اس دعا کو پڑھا تھا:

﴿٤٢٦﴾ ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ)) [4]

"اے اللہ! میں تیرے دربار میں حاضر ہوں اور بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرفات میں زوال آفتاب کے بعد بلند آواز سے اس دعا کو پڑھتے

---

[1] ۲/ البقرة: ۲۰۱؛ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ "ربنا آتنا فی الدنیا" رقم: ٦٣٨٩؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء، اللهم آتنا فی الدنیا، رقم: ٢٦٩٠ (٦٨٤٠)۔

تنبیہ: نبی اکرم ﷺ کثرت سے یہ دعا کیا کرتے تھے، لیکن کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ یہ دعا عرفات میں کثرت سے پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ (واللہ اعلم)

[2] **اسناده ضعيف**، مصنف ابن ابی شیبه: ۳/ ۳۱۸، رقم: ١٤٧٠١، سلیمان بن طرخان التیمی مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [3] **اسناده ضعيف**، مصنف ابن ابی شیبه: ۳/ ۲۵۰، رقم: ١٤٠١٤، ابواسحاق السبیعی مدلس راوی ہیں۔ [4] **اسناده حسن**، السنن الکبری للبیهقی: ٥/ ٤٥؛ صحیح ابن خزیمه: ٢٨٣١؛ ابن الجارود: ٤٧٠؛ والحاکم: ١/ ٤٦٥ ووافقه والذهبی۔

تھے:

﴿٤٢٧﴾ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى وَزَيِّنَّا بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلَنَا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُوْلٰى)) [1]

''اے اللہ! ہمیں ہدایت کی راہ دکھا اور تقویٰ کی زینت سے مزین کردے اور دنیا و آخرت میں ہماری مغفرت فرمادے۔''

اس کے بعد پست آواز سے فرماتے:

﴿٤٢٨﴾ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ بِالدُّعَآءِ وَلَكَ الْاِجَابَةُ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَلَا تَنْكُثُ عَهْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ اِلَيْنَا وَيَسِّرْهُ لَنَا وَمَا كَرِهْتَنَا مِنْ شَرٍّ فَكَرِّهْهُ اِلَيْنَا وَجَنِّبْنَاهُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا))

''اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ حلال برکت والی روزی مانگتا ہوں، تو نے مجھے دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور تیرے ذمہ اس کی قبولیت ہے اور تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور نہ تو اپنے عہد کو توڑتا ہے۔ اے اللہ! جو بھلائی تجھے پسند ہو اس کی محبت ہمارے دل میں ڈال اور اسے آسان کردے اور جو برائی تجھے ناپسند ہو اس سے ہمیں بچا اور ہدایت کے بعد اسلام کو ہمارے دلوں سے نہ نکالنا۔''

﴿٤٢٩﴾ ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾ [2]

''اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے (یعنی اپنے حق میں برائی کی ہے) اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہوجائیں گے۔''

---

[1] اسناده ضعيف، مصنف ابن ابی شيبه: ٣/ ٣١٨، رقم: ١٤٧٠١، سلیمان التیمی مدلس راوی ہے۔ [2] ٧/ الاعراف: ٢٣۔

۴۳۰ ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ 1

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ظالم ہوں۔''

۴۳۱ ﴿وَ تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝﴾ 2

''اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔''

۴۳۲ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ۗ وَ اغْفِرْ لَنَا ۗ وَ ارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ 3

''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ فرمانا۔ اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے اتنا بوجھ ہمارے سر پر نہ رکھنا (اور اے پروردگار!) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہمیں کافروں پر غالب کر۔''

۴۳۳ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝﴾ 4

''اے ہمارے رب! جب تو نے ہمیں ہدایت دی تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کرنا اور ہمیں اپنے ہاں سے رحمت عطا فرما تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔''

۴۳۴ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ

---

1 ۲۱/ الانبیاء: ۸۷۔ 2 ۲/ البقرة: ۱۲۸۔

3 ۲/ البقرة: ۲۸۶۔ 4 ۳/ ال عمران: ۸۔

دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ ❶

''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو ٹھیک طرح کی نماز پڑھنے کی توفیق عطا کر۔ اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب! حساب کتاب کے دن مجھے اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو بخش دینا۔''

﴿۴۳۵﴾ ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾﴾ ❷

''اے میرے رب! میرے ماں باپ نے جس طرح مجھے بچپن میں (شفقت سے) پالا ہے تو بھی ان کے حال پر رحم فرما۔''

﴿۴۳۶﴾ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾﴾ ❸

''اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کینہ پیدا نہ ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار! تو بڑا شفیق اور مہربان ہے۔''

﴿۴۳۷﴾ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾﴾ ❹

''اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کے لیے مزید تباہی بڑھا۔''

﴿۴۳۸﴾ ﴿رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾﴾ ❺

---

❶ ١٤/ ابراهيم: ٤٠-٤١۔ ❷ ١٧/ بنی اسرائیل: ٢٤۔ ❸ ٥٩/ الحشر: ١٠۔
❹ ٧٢/ نوح: ٢٨۔ ❺ ٦٠/ الممتحنة: ٤۔

''اے ہمارے پروردگار! تجھ ہی پر ہمارا بھروسا ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیرے ہی حضور میں ہمیں لوٹنا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کا نشانہ ستم نہ بنا اور ہمارے گناہ معاف فرما۔ بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔''

﴿۳۹﴾ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ ❶

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔''

﴿۴۰﴾ ﴿رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ ❷

''اے میرے رب! میرا علم میں اضافہ فرما۔''

﴿۴۱﴾ ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ ❸

''اے میرے پروردگار! جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے ہیں ان کا شکر کرنے اور جو نیک کام تجھے پسند ہیں ان کے کرنے کی توفیق دے اور میری اولاد کو نیک صالح بنا، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔''

﴿۴۲﴾ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ ❹

''اے ہمارے پروردگار! ہم سے (ہماری دعا اور اعمال) قبول فرما، بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

﴿۴۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ

---

❶ ۲۵/ الفرقان: ۷۴۔ ❷ ۲۰/ طٰه: ۱۱۴۔ ❸ ۴۶/ الاحقاف: ۱۵۔

❹ ۲/ البقرة: ۱۲۷۔ **تنبیہ**: درج بالا قرآنی دعائیں اور ان کے بعد مزید دیگر دعائیں مطلق ہیں، ان کا خاص حج کے موقع پر پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ)) [1]

''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور حتی المقدور اپنے اس عہد اور وعدے پر قائم ہوں جو تجھ سے کیا ہے۔ اپنے کیے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں، ان کا اقرار کرتا ہوں، تو مجھے بخش دے کہ تیرے سوا کوئی گناہ کا بخشنے والا نہیں ہے۔''

(۲۴۴) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمَدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [2]

''اے اللہ! میری خطا اور نادانی اور اپنے کام میں اسراف اور گناہ جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، بخش دے۔ یا اللہ! جو گناہ میں نے ہنسی مذاق میں یا بھول کر کئے ہیں یا قصداً جان بوجھ کر، سب معاف کر دے اور یہ سب باتیں مجھ میں ہیں، اے اللہ! جو گناہ میں نے پہلے کئے ہیں اور جو بعد میں کئے ہیں اور جو کھلم کھلا کئے ہیں اور جو چھپ چھپا کر کئے ہیں اور وہ گناہ جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب بخش دے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، رقم: ٦٣٠٦۔

[2] صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب قول النبي ﷺ اللّٰهم اغفرلي، رقم: ٦٣٩٨؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في الادعية، رقم: ٢٧١٩ (٦٩٠١)۔واللفظ له،

قادر ہے۔''

(۴۴۵) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا)) [1]

''اے اللہ! میں تیرے حضور گناہوں سے ایسی توبہ کرتا ہوں کہ پھر کبھی ان کی طرف نہ لوٹوں گا۔''

(۴۴۶) ((اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ)) [2]

''اے اللہ! تیری بخشش میرے گناہوں سے بہت زیادہ ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت سے بہت امید ہے۔''

(۴۴۷) ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ)) [3]

''اس خدائے برتر سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو زندہ اور سب چیزوں کا قائم رکھنے والا ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

(۴۴۸) ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ)) [4]

''اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور درگزر کو دوست رکھتا ہے، میرے گناہ معاف کر۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاکم: ١/ ٥١٦، فضیل بن سلیمان النمیری جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاکم: ١/ ٥٤٣، ٥٤٤۔ اس کی سند کئی مجہول الحال راویوں کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[3] **اسنادہ حسن**، المستدرك للحاکم: ١/ ٥١١؛ المعجم الکبیر للطبرانی:٩/ ١٠٦، ١٠٧ من طریق آخر۔ [4] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (٨٤) فی فضل سوال العافیة، رقم: ٣٥١٣؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعوات، باب الدعاء بالعفو والعافیة رقم: ٣٨٥٠۔ عبداللہ بن بریدہ کا سیدہ عائشہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

﴿۴۴۹﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِوَ الْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) ❶

''اے اللہ! میں فکروں سے، غم سے، عاجزی وکاہلی سے، نامردی وبخل سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کی زیادتی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۴۵۰﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا)) ❷

''اے اللہ! میں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جو تجھ سے نہ ڈرے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو، تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۴۵۱﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)) ❸

''اے اللہ! میں تیری نعمت کے جانے اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدلنے اور تیرے عذاب ناگہانی کے آنے اور تیرے ہر غضب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۴۵۲﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ)) ❹

''اے میرے اللہ! میں اپنے کرتوتوں کی برائی سے اور نا کردہ گناہ کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

﴿۴۵۳﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَ عَذَابِ النَّارِ

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب الاستعاذة من الجبن والكسل، رقم: ٦٣٦٩؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب التعوذ من العجز والكسل وغيره، رقم: ٢٧٠٦ (٦٨٧٣)۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فى الادعية، رقم:٢٧٢٢ (٦٩٠٦)۔

❸ صحيح مسلم. كتاب الرقاق، باب اكثر اهل الجنة الفقراء، رقم:٢٧٣٩ (٦٩٤٣)۔

❹ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فى الادعية، رقم:٢٧١٦ (٦٨٩٥)۔

وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)) [1]

''اے اللہ! میں دوزخ کے عذاب اور فتنہ سے اور قبر کے فتنہ اور عذاب سے اور مال کے فتنہ کی برائی سے اور محتاجی کے فتنہ کے شر سے اور دجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میرے گناہ برف کے پانی اور اولوں سے دھو اور گناہوں سے میرا دل ایسے پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں ایسی دوری کر جیسے مشرق اور مغرب میں کی ہے۔''

﴿۲۵۴﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)) [2]

''اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا کی اور تیرے عذاب سے تیرے عفو کی پناہ لیتا ہوں، میں تیری پوری پوری تعریف نہیں کرسکتا، تو نے جیسی تعریف فرمائی ہے تو ویسا ہی ہے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنة الفقر، رقم: ٦٣٧٧، ٦٣٧٥؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما يستعاذ منه فی الصلاة، رقم: ٥٨٩ (٦٨٧١)۔

[2] **صحيح**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب قنوت فی الوتر، رقم: ١٤٢٧؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی الدعاء الوتر، رقم: ٣٥٦٦؛ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوة، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، رقم: ١١٧٩؛ سنن النسائی، کتاب قيام الليل، باب الدعاء فی الوتر، رقم: ١٧٤٨۔

۴۵۵ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّءِ الْاَسْقَامِ)) 1

''اے اللہ! میں برص اور کوڑھ اور دیوانہ پن اور ہر بری بیماری سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

۴۵۶ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ)) 2

''اے اللہ! میں برے اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشوں اور بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔''

۴۵۷ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشِّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ)) 3

''اے اللہ! میں بلا کی مشقت اور حصول بدبختی اور بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۴۵۸ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی)) 4

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پارسائی اور غنا مانگتا ہوں۔''

۴۵۹ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ)) 5

''اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے سیدھا راستہ دکھا اور مجھے

---

1 **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الاستعاذہ، رقم: ١٥٥٤؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذہ، باب الاستعاذة من الجنون، رقم: ٥٤٩٥، قتادہ مدلس راوی ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ 2 **صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء ام سلمہ، رقم: ٣٥٩١۔ 3 صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء، رقم: ٦٣٤٧؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر، باب التعوذ من سوء القضاء، رقم:٢٧٠٧ (٦٨٧٧)۔

4 صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، رقم:٢٧٢١، ٦٩٠٤۔

5 صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء، رقم: ٢٦٩٧ (٦٨٥٠)۔

عافیت دے اور رزق عطا کر۔"

(۴۶۰) ((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِي الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ)) [1]

"اے اللہ! میرا دین جو تیرے کام کا بچاؤ ہے اور میری دنیا جس میں میری زندگی ہے اور میری آخرت جہاں مجھے جانا ہے سب کو میرے لیے سنوار دے اور میرے لیے زندگی کو ہر نیکی میں زیادتی کا اور موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب کر۔"

(۴۶۱) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ)) [2]

"اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں۔"

(۴۶۲) ((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ)) [3]

"اے اللہ! میرے عیبوں کو ڈھانک اور مجھے ڈر سے بے خوف کر۔"

(۴۶۳) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَجِيْرُكَ مِنَ النَّارِ)) [4]

"یا اللہ! میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

(۴۶۴) ((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)) [5]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی لادعیة، رقم: ۲۷۲۰ (۶۹۰۳)۔

[2] اسنادہ ضعیف، سنن ابی داود، کتاب الصلوة، باب تخفیف الصلاة، رقم: ۷۹۲، اعمش مدلس ہیں۔ تنبیہ: "اسأل اللہ الجنة" کے الفاظ صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ دیکھئے ابو داود: ۷۹۳، ابن ماجہ: ۹۱۰ وغیرہ۔

[3] اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول اذا أصبح رقم: ۵۰۷۴۔

[4] صحیح، سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة انهار الجنة، رقم: ۲۵۷۲؛ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب صفة الجنة، رقم: ۴۳۴۰۔

[5] اسنادہ حسن، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۱۰)، رقم: ۳۵۶۳۔

''اے اللہ! مجھے حلال چیز عطا کر کے حرام سے بچا اور اپنا فضل فرما کر اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔''

﴿٤٦٥﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَا لِيْ)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، دنیا اور گھر کے لوگوں اور مال میں معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔''

﴿٤٦٦﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ)) ❷

''اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور سلامتی مانگتا ہوں۔''

﴿٤٦٧﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ)) ❸

''اے اللہ! میرے فائدے کی بات میرے دل میں ڈال اور میرے نفس کی برائی سے مجھے بچا۔''

﴿٤٦٨﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ)) ❹

''اے اللہ! تیری محبت اور تیرے دوست کی محبت اور وہ کام جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے تجھ سے مانگتا ہوں۔''

﴿٤٦٩﴾ ((اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَارْزُقْنِيْ عِلْمًا تَنْفَعُنِيْ بِهٖ)) ❺

---

❶ **اسناده صحيح**، سنن ابى داود، كتاب الأدب، باب مايقول إذا أصبح، رقم: ٥٠٧٤؛ سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب مايد عوبه الرجل……، رقم: ٣٨٧١۔ ❷ **صحيح**، مسند احمد، ١/ ٣؛ سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية، رقم: ٣٧٤٩۔

❸ **صحيح**، مسند احمد: ٤/ ٤٤٤، رقم: ١٩٩٩٢ وصححه الحاكم: ١/ ٥١٠؛ سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب قصة تعليم دعا……، رقم: ٣٤٨٣ واللفظ له، وسنده ضعيف۔

❹ **حسن**، سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب دعاء داود……، رقم: ٣٤٩٠ و صححه الحاكم: ٢/ ٤٣٣۔ ❺ **اسناده حسن**، المستدرك للحاكم: ١/ ٥١٠ واللفظ له۔

''اے اللہ! جو تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے نفع دے اور جو بات مجھے نفع دے وہ مجھے سکھا اور وہ علم جس کے سبب سے تو مجھے نفع بخشے مجھے نصیب کر۔''

﴿۴۷۰﴾((اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ)) [1]

''اے اللہ! اپنے دیئے ہوئے پر مجھے قناعت دے اور میرے لیے اس میں برکت دے اور میری جو چیز غائب ہے تو اس کی اچھی طرح حفاظت فرما۔''

﴿۴۷۱﴾((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ)) [2]

''اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔''

﴿۴۷۲﴾((اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِيْ)) [3]

''اے اللہ! میری آنکھ اور کان کو سلامت رکھ کہ ان سے فائدہ اٹھاتا رہوں اور ان کو میرا وارث بنا اور جو مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلے میں میری مدد کر اور اس سے میرا بدلہ لے۔''

﴿۴۷۳﴾((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) [4]

''اے اللہ! جو بہتری تیرے نبی ﷺ نے تجھ سے مانگی ہے، ہم بھی تجھ سے وہی

---

[1] اسنادہ ضعیف، المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۱۰، عطاء بن السائب آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ [2] اسنادہ حسن، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء یامقلب القلوب رقم: ۳۵۲۲؛ سنن ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، رقم: ۳۸۳٤۔

[3] اسنادہ حسن، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء اللهم متعنی......، رقم: ۷/ ۳٦۰٤۔ [4] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء اللهم انانسألك، رقم: ۳۵۲۱، لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔

مانگتے ہیں اور جس برائی سے تیرے نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے ہم بھی اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں، تو ہی ہے کہ جس سے مدد مانگی جائے اور تو ہی منزل مقصود تک پہنچانے والا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر ہم میں کسی کام کی طاقت اور قوت نہیں ہے۔''

﴿۴۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [1]

''اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی، بے شک تو قابل تعریف ہے اور بزرگ ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکت نازل فرما۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی، بے شک تو قابل تعریف ہے اور بزرگ ہے۔''

عرفات سے واپسی

ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں وقوف اور ذکر ودعا وغیرہ سے فارغ ہو کر سورج چھپ جانے کے بعد مزدلفہ کی طرف چلو۔ غروب سے پہلے مت چلو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جاہلیت میں لوگ عرفات کے میدان سے آفتاب غروب ہونے سے پہلے ہی چل پڑتے تھے، جب کہ سورج لوگوں کے سامنے چمکتا رہتا اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد چل پڑتے جب کہ آفتاب لوگوں کے سامنے چمکتا رہتا تھا۔ ہم میدان عرفات سے غروب آفتاب کے بعد چلیں گے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس ہوں گے۔ ہم مشرکین اور بت پرستوں کے غلط راستے کے خلاف صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کئے گئے۔'' [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الصلاة علی النبی ﷺ، رقم: ٦٣٥٧؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی ﷺ بعد التشهد، رقم: (٩٠٧)۔

[2] **اسناده ضعيف**، السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٢٥؛ المستدرك للحاكم، ٢/ ٢٧٧، ابن جریج مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

مزدلفہ

منیٰ اور عرفات کے درمیان تقریباً آدھے راستے پر واقع ہے جو حد حرم میں داخل ہے یہاں جاہلیت میں عرب لوگ اپنے آباء واجداد کے کارنامے بیان کرتے تھے۔اس کو مشعر الحرام بھی کہا جاتا ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِۦ لَمِنَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿١٩٨﴾﴾ [1]

”جب تم عرفات سے واپس ہو تو اللہ کو مشعر الحرام کے پاس یاد کرو اور جس طرح اس نے تمہیں بتایا ہے، اسی طرح یاد کرو اور اس سے پہلے تم ناواقف تھے۔“

اللہ کی یاد سے دونوں جہاں کی بھلائیاں ملتی ہیں۔حج کے زمانے میں یہاں بازار لگ جاتا ہے، کھانے پینے اور ضروریات کی سب چیزیں مل جاتی ہیں، اس کو جمع اور مشعر الحرام بھی کہتے ہیں۔مشعر الحرام کے پہاڑ کو جبل قزح کہتے ہیں۔

مزدلفہ میں نماز

مزدلفہ میں پہنچ کر جہاں جگہ مل جائے وہیں ٹھہر جاؤ، سب سے پہلے اذان وتکبیر کہلوا کر پہلے مغرب کی نماز باجماعت ادا کرو، پھر دوسری اقامت کے بعد عشاء کی نماز قصر کر کے جماعت سے پڑھو، یہاں ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھو۔

رسول اللہ ﷺ مزدلفہ میں تشریف لائے اور ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ مغرب وعشاء کی نماز ادا فرمائی اور ان کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔ [2]

لہٰذا پہلی اور بعد والی سنتیں مت پڑھو۔وتر چاہے اسی وقت پڑھو یا تہجد کے وقت پڑھو۔مزدلفہ میں رات گزارنی ضروری ہے۔جہاں جگہ مل جائے وہیں ٹھہر جاؤ، البتہ عام راستوں اور وادی مُحَسِّر میں مت ٹھہرو۔رات کو جہاں تک ہو سکے خوب دعائیں اور ذکر الٰہی

---

[1] ۲/ البقرۃ: ۱۹۸۔ [2] صحيح بخاری، كتاب الحج، باب من جمع بينهما ولم يتطوع، رقم: ۱٦٧٣؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الافاضة ومن عرفات إلى المزدلفة، رقم: ۱۲۸۸ (۳۱۱۲، ۳۱۱۱)۔

کرو۔اس جگہ دعا قبول ہوتی ہے۔اس رات قیام کرنے سے دل روشن رہتا ہے اور جنت واجب ہوجاتی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جوخلوص اور نیک نیتی کے ساتھ دونوں عیدوں کی دونوں راتوں میں عبادت کے لیے قیام کرلے تو اس کا دل مردہ نہیں ہوگا۔جس دن اوروں کے دل مردہ ہوجائیں گے۔'' [1]

مزدلفہ کی شب باشی

مزدلفہ میں رات گزارنی ضروری ہے ،البتہ عورتوں بچوں اور کمزوروں کے لیے رخصت ہے کہ وہ آخر شب کو کچھ دیر تک مشعر الحرام کے پاس ذکر الٰہی اور دعا کرکے منیٰ چلے جائیں، منیٰ پہنچ کر آفتاب نکلنے کے بعد رمی کرکے احرام کھول دیں،عورتیں عذر کے سبب طلوع آفتاب سے قبل صبح کے وقت رمی کرسکتی ہیں۔ [2]

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا ودیگر کمزور اور بچوں کو رات کو آنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ [3]

مزدلفہ میں فجر کی نماز

شب باشی کے بعد مزدلفہ میں فجر کی نماز اول وقت اذان واقامت کے ساتھ باجماعت ادا کرو اور مشعر الحرام کے پاس آکر ذکر الٰہی میں مشغول ہوجاؤ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ مزدلفہ تشریف لائے۔ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ مغرب وعشاء کی نماز ادا فرمائی،ان دونوں نمازوں کے درمیان سنتیں نہیں پڑھیں، پھر آپ لیٹ گئے

---

[1] **اسنادہ ضعیف** ، سنن ابن ماجہ ، کتاب الصیام ، باب فیمن قام لیلتی العیدین ، رقم: ۱۷۸۲ ، بقیہ بن ولید مدلس ہیں اور سماع مسلسل کی صراحت نہیں ہے۔ [2] صحیح بخاری ، کتاب الحج ، باب من قَدَّمَ ضعفة اهله بليل ، رقم: ١٦٧٦؛ صحيح مسلم ، كتاب الحج ، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء ، رقم: ١٢٩٠ (٣١٣٠)۔ [3] صحيح بخاری ، كتاب الحج ، باب من قدم ضعفة اهله بليل ، رقم: ١٦٨٠؛ صحيح مسلم ، كتاب الحج ، باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء ، رقم: ١٢٩٠ (٣١١٨)۔

یہاں تک کہ جب صبح صادق ہوگئی۔ صبح صادق ہو جانے کے بعد اذان و اقامت کے ساتھ فجر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر قصوا (اونٹنی) پر سوار ہو کر مشعر الحرام کے پاس تشریف لائے قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور اللہ کی وحدانیت بیان فرماتے رہے، یہاں تک کہ خوب روشنی ہوگئی۔ پھر طلوع آفتاب سے پہلے چل پڑے۔ وادی محسر میں آکر ذرا اونٹنی کو تیز کر دیا، درمیانی راستے سے جمرہ کے پاس آئے اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے جاتے، پھر قربان گاہ میں تشریف لائے۔ [1]

مشعر الحرام کے پاس ذکر الٰہی

مزدلفہ کے میدان مقدس میں ایک منارہ بنا ہوا ہے، اس کے کنارے کنارے احاطہ بنا ہوا ہے جسے مشعر الحرام کہتے ہیں، تم اس کے پاس سواری پر یا بغیر سواری کے قبلہ رخ کھڑے ہو کر ذکر الٰہی کرو، اللہ کی وحدانیت بیان کرو، اور خوب اجالا ہونے تک تکبیریں اور تسبیحیں پڑھتے رہو، اور ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ'' پڑھتے رہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشعر الحرام کے پاس تشریف لائے اس پر چڑھ کر دعا فرمائی اور تکبیر و تہلیل اور توحید بیان کی۔ [2]

اس جگہ دعا قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں مظالم اور حقوق العباد کی معافی کے لیے دعا کی تھی تو قبول نہیں ہوئی، مشعر الحرام میں پھر وہی دعا کی جو قبول ہوئی۔ حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے عرفہ کی شام دعا فرمائی اللہ کی طرف سے جواب ملا کہ حقوق العباد کے علاوہ سب گناہوں کو میں نے بخش دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرمائے اور ظالم کو بخش دے۔'' عرفہ کی شام یہ دعا قبول ہوئی۔ مزدلفہ کی صبح پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعا کی تھی جو قبول ہوئی۔ [3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم:١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ، رقم:١٢١٨ (١٩٥٠)۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد، ٤/ ١٤، ١٥؛ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب الدعاء بعرفة، رقم: ٣٠١٣۔ عبداللہ بن کنانہ اور اس کا باپ دونوں مجہول ہیں۔

وادیٔ محسّر سے کنکریاں اٹھائے چلو

مزدلفہ اور منیٰ کے درمیانی راستے میں ایک محسر نامی میدان آتا ہے جس کا طول پانچ سو پینتالیس گز ہے۔ یہاں بجری کی قسم کا موٹا موٹا ریتا ہے اس کا بھورا بھورا، میلا سا رنگ ہے۔ یہاں سے چنے کے دانے کے برابر ستر کنکریاں اٹھا لو گر جانے کے خوف سے اگر کچھ زیادہ بھی اٹھا لو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس جگہ سے جلدی نکلو، یہ خطرناک مقام ہے۔ ابرہہ ظالم بادشاہ جو بیت اللہ گرانے کے ارادے سے آ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چڑیوں نے چونچ میں کنکریاں لے کر اس پر اور اس کے لشکر پر پھینک کر اسی جگہ ان کا خاتمہ کر دیا تھا، جیسا کہ پورا واقعہ قرآن مجید کی سورۂ فیل میں بیان ہوا ہے۔

وادی محسّر سے تھوڑا سا آگے ایک کشادہ میدان ہے یہاں متفرق راستے ہیں۔ تم بیچ کے راستے سے لبیک پکارتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھے جمرۂ عقبہ پر آؤ، جو سب سے آخر بیت اللہ کی طرف ایک منارہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محسّر میں سواری کو تیز کر دیا تھا اور سب کو ٹھیکری کے برابر کنکری پھینکنے کا حکم دیا۔“ [1]

اور اگر پیدل چل رہے ہو تو اس میدان سے تیزی سے گزر جاؤ۔

زادالمعاد (۲/۲۵۶) میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طریق وسطیٰ بیچ کے راستے سے منیٰ تشریف لائے اور جمرۂ عقبیٰ کی رمی کی۔

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو مزدلفہ سے منیٰ پہنچ کر رمی ذبح حلق کریں، پھر مکہ مکرمہ جا کر طواف افاضہ کرو۔

رمی جمار

رمی کے معنیٰ کنکری پھینکنے کے ہیں۔ جمار اور جمرات جمرہ کی جمع ہے، جمرہ کنکری کو کہتے ہیں، چونکہ جمرۂ عقبیٰ، وسطیٰ، اولیٰ پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، اس لیے مجازاً انہیں جمرات یا جمار

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۱۲۱۸ (۲۹۵۰)۔

کہتے ہیں۔ منیٰ کی بیچ کے راستے میں یہ تین جگہ ہیں ان پر پتھر کے تین ستون بقدِ آدم اونچے بنے ہوئے ہیں، ان تینوں کو جمرات یا جمار کہتے ہیں، اور الگ الگ ہر ایک کو جمرہ بولتے ہیں۔ ان میں سے جو مکہ مکرمہ کی طرف ہے اسے جمرۃ العقبہ اور جمرۃ الکبریٰ اور جمرۃ الاخریٰ کہتے ہیں اور بیچ والے کو جمرۃ الوسطیٰ کہتے ہیں اور تیسرے کو جو مسجد خیف کے قریب ہے جمرۃ الاولیٰ کہتے ہیں۔ ان جمرات پر کنکری پھینکنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مناسک ادا کرنے کے لیے تشریف لائے تو جمرۃ الاخریٰ کے پاس شیطان نظر آیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، آپ آگے چلے تو جمرۃ الوسطیٰ کے پاس پھر شیطان نظر آیا، وہاں بھی آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر آپ آگے بڑھے تو جمرۃ الاولیٰ کے پاس شیطان نظر آیا تو آپ نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''شیطان کو مارتے رہو اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر چلتے رہو۔'' [1]

بعض کے نزدیک یہ رمی واجب ہے اور مالکیہ کے نزدیک رمی جمرۃ عقبہ حج کے رکنوں میں سے ایک رکن ہے اس کے چھوڑنے سے حج باطل ہوجائے گا۔ [2]

دسویں تاریخ کو صرف جمرہ اخری کی رمی ہوتی ہے اور جمرۂ وسطیٰ اور جمرۂ اولیٰ کی نہیں ہوتی۔ منیٰ میں بقرہ عید کی نماز نہیں پڑھی جاتی ہے۔ جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا عید کی دو رکعت نماز کے قائم مقام سمجھو۔ کنکری مارنے کا وقت دس ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد سے زوال آفتاب تک ہے، مجبوراً زوال کے بعد بھی جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ضحیٰ کے وقت یہ کنکریاں ماری تھیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ پر ضحیٰ کے وقت کنکریاں ماری تھیں بعد کی تاریخوں میں زوال آفتاب کے بعد۔ [3]

---

[1] **حسن**، المستدرك للحاكم، ١/ ٤٦٦؛ مسند احمد، ١/ ٢٩٧، رقم: ٢٧٠٧ وسنده صحيح (باختلاف يسير) [2] نيل الاوطار، ٥/ ١٤٤۔ [3] صحيح بخاری، كتاب الحج، باب رمی الجمار معلقًا رقم قبل: ١٧٤٦؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وقت استحباب الرمی، رقم: ١٢٩٩ (٣١٤١)۔

اور قریش کے لڑکوں سے فرمایا تھا: ((لَا تَرْمُوا حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ)) طلوع آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا۔" ❶

عورتیں طلوع فجر سے پہلے مار سکتی ہیں، جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کیا تھا۔ ❷

اور رمی جمرہ عقبہ کے وقت لبیک موقوف کردو اور عقبہ رمی سوار ہو کر کرنا افضل ہے، بشرطیکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ دوسرے جمرات کی رمی پیدل کرو تو اچھا ہے اور دائیں ہاتھ سے رمی کرو، بائیں ہاتھ سے خلاف سنت ہے، اور رمی کے وقت ہاتھ اتنا اونچا کرو کہ بغل کھل جائے اور بغل کی سفیدی نظر آنے لگے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب جمرۂ عقبیٰ پر پہنچے تو بیت اللہ کو بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب کیا اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے جاتے تھے، پھر فرمایا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی کی ہے جس پر سورۂ بقرہ کا نزول ہوا۔ ❸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبہ تک لبیک کہتے رہے۔ ❹

کنکریوں کے مارنے کا طریقہ

جمرۂ عقبیٰ کے پاس پہنچ کر لبیک پکارنی چھوڑ دو، اس کے سامنے نیچی جگہ کھڑے ہو جاؤ۔ بیت اللہ شریف کو بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں جانب کرو، انگوٹھے کے ناخن پر کنکری رکھ کر شہادت کی انگلی سے سات کنکریاں الگ الگ خوب تاک تاک کر جمرہ عقبہ پر مارو، اگر یہ مشکل ہو تو انگوٹھے اور انگلی سے پکڑ کر مارو، پہلی کنکری پر لبیک موقوف کر دو، ہر کنکری ہمراہ

---

❶ **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب التعجیل من جمع، رقم: ١٩٤٠؛ سنن ابن ماجه: ٣٠٢٥؛ سنن النسائی: ٣٠٦٦، الحسن العرنی کی سیدنا عبداللہ بن عباس سے روایت مرسل ہوتی ہے۔

❷ **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب الحج، باب التعجیل من جمع، رقم: ١٩٤٢۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب تکبیر مع کل مصاۃ، رقم: ١٧٤٨، ١٧٥٠؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب رمی الجمرة العقبة من بطن الوادی، رقم: ١٢٩٦ (٣١٣١)۔

❹ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التلبیة والتکبیر غداۃ النحر، رقم: ١٦٨٥؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبیة، رقم: ١٢٨٠ (٣٠٨٨)۔

مارنے سے پہلے یہ دعا پڑھو:

﴿۴۷۵﴾((بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا)) [1]

''اللہ کے نام پر کنکری مارتا ہوں، اللہ بہت بڑا ہے، شیطان ذلیل ہو، خدا راضی ہو جائے، اے اللہ! حج کو قبول فرما اور گناہوں کو معاف فرما اور کوشش کی قدردانی فرما۔''

قربانی کی دعا

رمی جمار کے بعد قربانی کی جگہ آ کر قربانی کرتے وقت یہ دعا پڑھو:

﴿۴۷۶﴾((اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ وَمِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ)) [2]

''بلاشبہ میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ یکسو ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں، تحقیق میری نماز، میری قربانی، میری حیات اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو پروردگارِ عالم ہے۔ نہیں کوئی شریک واسطے اس کے اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۴۰۱۳، ۱۴۱۴، لیث بن ابی سلیم کے ضعف اور ابو اسحاق السبیعی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تنبیہ: اس میں "بسم اللہ...... ورضا للرحمن" کے الفاظ نہیں ہیں۔

[2] **اسنادہ حسن**، ابن خزیمہ: ۲۸۹۹، نیز دیکھئے سنن ابی داود، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا، رقم: ۲۷۹۵؛ سنن ابن ماجہ، کتاب الأضاحی، باب أضاحي رسول اللہ ﷺ، رقم: ۳۱۲۱۔

سے ہوں، اے اللہ! قبول کر مجھ سے جیسے کہ قبول کی اپنے خلیل ابراہیم اور حبیب محمد ﷺ سے، اللہ کا نام لے کر (ذبح کرتا ہوں) اللہ بہت بڑا ہے۔‘‘

رسول اللہ ﷺ یہ بھی پڑھا کرتے تھے:

﴿۲۷۷﴾ ((اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ)) [1]

’’اے اللہ! محمد، آل محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما۔‘‘

حجامت کرا کر احرام کھول دو

قربانی سے فارغ ہو جانے کے بعد حجامت کرلو۔ اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاؤ اور اپنی دائیں جانب سے سر کا منڈانا یا کتروانا شروع کراؤ۔ [2] سر کے منڈانے کو حلق اور کتروانے کو قصر کہتے ہیں دونوں جائز ہیں، لیکن منڈانا افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر سر منڈانے والوں کے لیے تین مرتبہ دعا رحمت فرمائی ہے اور کتروانے والوں کے حق میں صرف ایک دفعہ دعا کی ہے۔ [3]

عورتیں سر کے بال نہ منڈائیں، بلکہ وہ چٹیا میں سے چند بالوں کو کترالیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’عورتوں پر بال منڈانا ضروری نہیں ہے، بلکہ کترانا ضروری ہے۔‘‘ [4]

اب تم احرام کھول دو، نہاؤ، غسل کرو، خوشبو لگاؤ، احرام کی حالت میں جو چیزیں حرام تھیں اب سب حلال ہو گئیں مگر جب تک تم طواف افاضہ سے فارغ نہیں ہو گے بیوی سے جماع نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم جمرہ عقبہ کی رمی کرلو تو سوائے عورتوں

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الأضاحی، باب استحباب استحسان الضحیة، رقم: ۱۹۶۷ (۵۰۹۱)۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان السنة یوم النحر......، رقم: ۱۳۰۵ (۳۱۵۲، ۳۱۵۳)۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر عند الإحلال، رقم: ۱۷۲۸، ۱۷۲۷؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر، رقم: ۱۳۰۲ (۳۱٤٤)۔

[4] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب الحلق والتقصیر، رقم: ۱۹۸۵۔

کے سب چیزیں حلال ہوگئیں۔'' [1]

اگر کوئی گنجا ہے سر پر بال بالکل نہیں ہیں تو سر پر استرا چلالینا کافی ہے۔ [2]

اس دن حجامت کرانے کی بڑی فضیلت ہے، ہر بال پر ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے سر منڈانے سے ہر بال پر ایک نیکی ملتی ہے اور تمہارا ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔'' [3]

اور بال قیامت کے دن نور بنے گا، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں فرمایا: ''جو منڈانے سے تیرے سر سے زمین پر بال گرے گا تو ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ملے گا۔'' [4]

طواف افاضہ کے لیے مکہ جاؤ

رمی قربانی اور حجامت وغیرہ سے فارغ ہو کر طواف افاضہ کے لیے مکہ مکرمہ جاؤ اور باب بنی شیبہ سے داخل ہو کر سیدھے حجر اسود پر آؤ، حجر اسود کی دعا پڑھ کر اس کا استلام کرلو۔ بوسہ لو، چومو، پھر طواف کی دعا پڑھتے ہوئے بدستور سابق طواف شروع کرو، سات پھیرے پورے کر کے دو رکعت نماز طواف کی مقام ابراہیم پر پڑھو، اگر تم متمتع ہو تو نماز کے بعد صفا مروہ کی سعی کے لیے بطریق مذکور سعی کرلو، کیونکہ متمتع پر طواف افاضہ کے بعد سعی لازم ہے اور اگر تم قارن اور مفرد ہو اور شروع میں طواف قدوم کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کر چکے ہو تو اب باتفاق ائمہ صفا و مروہ کی سعی ضروری نہیں ہے اور طواف افاضہ میں رمل اور اضطباع بھی نہ کرو، اس لیے کہ حلق اور ذبح کے بعد احرام کھول چکے ہو، البتہ مکہ والوں پر طواف افاضہ میں رمل اور اضطباع اور صفا و مروہ کی سعی ضروری ہے۔

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب فی رمی الجمار، رقم:١٩٧٨، حجاج بن ارطاۃ ضعیف ہے۔ [2] المغنی لابن قدامة، ٣/ ٤٧٣۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، کشف الاستار زوائد بزار، رقم: ١٠٨٢۔ اسماعیل بن رافع ضعیف ہے۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ٢/ ١٢ رقم: ٢٣٢، یحیٰی بن حجاج اور عیسیٰ بن سنان دونوں لین الحدیث ہیں۔

طواف زیارت کرکے منیٰ واپس جاؤ

طواف زیارت کے بعد منیٰ واپس چلے جاؤ، ظہر کی نماز مکہ میں نہیں پڑھی تو منیٰ میں جا کر پڑھو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر میں طواف افاضہ کیا، پھر مکہ شریف سے منیٰ واپس تشریف لے گئے۔ ظہر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی۔'' [1]

یوم النحر کے بعد منیٰ میں تین رات تک شب باشی کرنا ضروری ہے، بلا عذر خاص مکہ مکرمہ میں رات بسر کرنی ضروری نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو مکہ میں رات گزارنے کی اجازت نہیں دی، سوائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ حاجیوں کو زمزم سے پانی کھینچ کر پلائیں۔ [2]

دسویں تاریخ کے ترتیب وار کام

یوم النحر میں عرفات سے واپسی کے بعد منیٰ میں پہلے رمی اس کے بعد قربانی، اس کے بعد حجامت، اس کے بعد مکہ میں طواف افاضہ، پھر اس کے بعد منیٰ میں رات گزارنی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی ترتیب سے ادا فرمایا ہے۔ [3]

ہر کام ترتیب وار سنت کے مطابق کرنا چاہئے، لیکن اگر بے خبری میں ان کاموں کو ترتیب وار ادا نہ کر سکو تو کوئی گناہ و حرج نہیں ہے۔ [4]

چونکہ یوم النحر میں حج کے مناسک زیادہ ادا کئے جاتے ہیں، اس لیے اس دن کو حج اکبر

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الحج، باب الزيارة يوم النحر، رقم: ١٧٣٢؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب طواف الافاضة يوم النحر، رقم:١٣٠٨ (٣١٦٥)۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب البيتوتة بمكة......، رقم: ٣٠٦٦، اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے۔

تنبیه: یہ ثابت ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور آپ نے عطا کر دی دیکھئے صحيح بخاری: ١٧٤٥، صحيح مسلم: ١٣١٥ (٣١٧٧)۔

[3] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ١٢١٨ (٢٩٥٠)۔

[4] صحيح بخاری، كتاب العلم، باب الفتيا وهو واقف على الدابة وغيرها، رقم: ٨٣؛ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز تقديم الذبح على الرمي، رقم: ١٣٠٦ (٣١٥٦)۔

کہتے ہیں۔ [1]

یعنی احرام باندھ کر بیت اللہ شریف جانا اور بیت اللہ سے منیٰ، منیٰ سے عرفات، عرفات سے مزدلفہ، مزدلفہ سے منیٰ، منیٰ میں رمی نحر، حلق اور مکہ میں طواف افاضہ اور پھر منیٰ میں راتیں گزارنی، بس ان سب کا نام حج اکبر ہے اور عمرہ حج اصغر کہلاتا ہے۔

ایام تشریق کے وظائف

گیارہ سے تیرہ تاریخوں تک ایام تشریق کہلاتا ہے، ان دنوں کی بڑی فضیلت ہے، یہ دن اللہ تعالیٰ کی مہمانی کے دن ہیں، گویا اللہ تعالیٰ ان دنوں میں اپنے بندوں کی مہمانی کرتا ہے، اس لیے ان دنوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے، یہ دن کھانے پینے اور یادالٰہی کے دن ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تشریق کے دن کھانے پینے اور یادالٰہی کے دن ہیں۔'' [2]

ان دنوں میں روزانہ منیٰ میں زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے تینوں شیطانوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز تک طواف افاضہ سے فارغ ہوجاتے، اس کے بعد منیٰ تشریف لاتے اور ایام تشریق میں منیٰ ہی میں قیام فرماتے۔ زوال آفتاب کے بعد جمرہ پر رمی کرتے، ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری اللہ اکبر کہہ کر مارتے، پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس ٹھہر کر گریہ وزاری فرماتے اور تیسرے جمرے کی رمی کرتے، اور یہاں نہیں ٹھہرتے۔ [3]

جمرہ اولیٰ

یہ پہلا منارہ ہے جسے پہلا شیطان کہا جاتا ہے، یہ مسجد خیف کی طرف بازار میں ہے گیارہ تاریخ کو اسی سے کنکریاں مارنی شروع کرو، کنکریاں مارتے وقت قبلہ شریف کو بائیں اور منیٰ کو اپنی دائیں طرف کرو، ہر کنکری اللہ اکبر کہہ کر مارو۔ جب سات کنکریاں پوری مار لوتو

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الخطبة ایام منیٰ، رقم: ۱۷٤۲، ۳۱۷۷۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تحریم صوم ایام التشریق، رقم: ۱۱٤۱ (۲٦۷۹)؛ مسند احمد: ۵/ ۷۵، وسندہ صحیح واللفظ لہ۔

[3] **حسن**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب فی رمی الجمار، رقم: ۱۹۷۳؛ صححہ ابن خزیمہ: ۲۹۵٦، ۲۹۷۱، وابن حبان ۱۰۱۳، محمد بن اسحاق نے سماع کی صراحت کر رکھی ہے۔

قبلہ کی طرف چند قدم آگے بڑھو اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر تسبیح و تہلیل کہو اور دعا مانگو۔ اگر اتنی دیر نہیں ٹھہر سکتے تو جتنا تم سے ہو سکے کرو۔ [1]

جمرہ وسطیٰ

یہ بیچ کا منارہ ہے جس طرح جمرۂ اولیٰ کو کنکریاں ماری تھیں اسی طرح اسے بھی مارو اور جس طرح پہلے جمرہ کے پاس ذکر واذکار اور دیگر دعائیں پڑھی تھیں یہاں بھی پڑھو۔

جمرہ عقبہ

یہ بیت اللہ شریف کی جانب واقع ہے اسے بڑا شیطان بھی کہتے ہیں، اس کو بھی بدستور سابق سات کنکریاں مارو، لیکن یہاں ٹھہرو نہیں۔ عورت مرد کے لیے رمی کے احکام برابر ہیں، مگر عورت کو رات میں ہی رمی کر لینا افضل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''زوال آفتاب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی کرتے تھے۔'' [2]

حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سات کنکریوں سے رمی کرتے تھے اور ہر ایک کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے، پھر آگے بڑھ کر قبلہ رخ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر بہت دیر تک دعائیں کرتے، پھر درمیانی جمرہ کی رمی کرتے، پھر جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے، یہاں رکتے نہیں تھے اور فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا تھا۔ [3]

سب ستر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ دسویں تاریخ کو طلوع آفتاب کے بعد بڑے شیطان کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں اور گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخوں میں زوال آفتاب کے بعد ہی ہر ایک جمرہ کو سات سات، یعنی روزانہ اکیس کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ یہ سب ملا کر ستر ہوئیں۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب اذا رمی الجمرتین یقوم مستقبل القبلة، رقم: ۱۷۵۱۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب رمی الجمار......، رقم: ۳۰۵٤، جبارہ بن مغلس کذاب اور ابراہیم بن عثمان منکر الحدیث ہیں۔

تنبیہ: اس مفہوم کی حدیث صحیح مسلم: ۱۲۹۹، دارالسلام: ۳۱۴۱، ۳۱۴۲ میں ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب اذا رمی الجمرتین یقوم مستقبل القبلة، رقم: ۱۷۵۱۔

ایام تشریق کے تینوں دنوں میں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ یہ سب ملا کر ستر ہوئی۔ ایام تشریق کے تینوں دونوں میں کنکریاں ماری جاتی ہیں، لیکن اگر کوئی خاص ضرورت والا کسی مجبوری کی وجہ سے دو دن کی کنکریاں ایک ہی دن میں مار کر واپس آ جائے تو اس کی بھی اجازت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ ﴾ [1]

''اور اللہ کی یاد ان گنتی کے دنوں میں کرتے رہو، دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔''

نزول محصّب

محصّب ایک میدان کا نام ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے، اسے ابطح اور خیف بنی کنانہ وحصبا بھی کہتے ہیں۔ اب آباد ہو گیا ہے آج کل اسے معابدہ کہتے ہیں، کیونکہ اس جگہ قریش نے نبی اکرم ﷺ اور بنو ہاشم سے ترک موالات پر معاہدہ کیا تھا، حجۃ الوداع میں یہاں ٹھہرے تھے۔ [2]

اس جگہ ٹھہرنا حج کے مناسک میں سے نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ منیٰ سے جاتے وقت محصب میں ٹھہرتے تھے، یہاں سے جانے میں آسانی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر وعصر، مغرب اور عشاء کی نماز محصب میں ادا فرمائی، پھر یہاں تھوڑی دیر کے لیے آرام فرمایا، پھر سوار ہو کر بیت اللہ تشریف لے جا کر طواف کیا۔ [3]

لہٰذا اس جگہ قیام کرنا اور ظہر وعصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرنی جائز ہے، لیکن اگر کوئی یہاں قیام نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں اور نہ حج میں کوئی نقصان ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی

---

[1] ٢/ البقرة:٢٠٣۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب نزول النبی ﷺ مكة، رقم: ١٥٩٠؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر، رقم: ١٣١٤ (٣١٧٥)۔ [3] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من صلى العصر يوم النفر بالأبطح، رقم: ١٧٦٤؛ مسلم، کتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر: ١٣١١ (٣١٦٦)۔

ہیں: محصب میں ٹھہرنا ضروری نہیں ہے کہ اس کے چھوڑنے سے حج میں کسی قسم کا نقصان ہو جائے، البتہ رسول اللہ ﷺ یہاں سے کوچ کرنے کی آسانی کی وجہ سے ٹھہرے تھے۔ [1]

منیٰ و محصّب سے مکہ روانگی

رمی وغیرہ اور محصب میں قیام کر کے مکہ مکرمہ آ جاؤ، یہاں قیام کو باعث سعادت دارین سمجھو اور نماز، روزہ، صدقہ وخیرات اور دیگر اعمال صالحہ کی کثرت کرو، نفلی طواف کثرت سے کرو، قرآن مجید کی تلاوت کرو، مکہ والوں کو بری نگاہ سے مت دیکھو۔ ان کی بعض ناجائز حرکات کی وجہ سے ان پر نکتہ چینی نہ کرو، اور نہ ان کی غیبت اور چغلی کرو، ان کی عزت اور تعظیم کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہونا

بلا رشوت اور بلا تکلیف دہی کے داخل ہونا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے تھے، لیکن دخول کی پریشانیوں کو مدنظر رکھ کر فرمایا: ''نہ داخل ہوتا تو اچھا تھا مجھے اندیشہ ہے کہ میرے بعد میری امت کو تکلیف ہوگی۔'' [2]

لیکن رشوت دے کر اور حاجیوں کو تکلیف دے کر داخل ہونا درست نہیں ہے، جیسا کہ آج کل رواج ہے، ایضاح الحجہ میں ہے، عمر بن عبدالعزیز جب کعبہ میں جاتے تو یہ کہتے:

﴿۴۷۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ وَعَدْتَّ الْاَمَانَ لِدَاخِلِ بَيْتِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ اَمَانِيْ اَنْ تَكْفِيَنِيْ مُؤْنَةَ الدُّنْيَا وَكُلَّ هَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى اَبْلُغَهَا بِرَحْمَتِكَ)) [3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب المحصّب، رقم: ۱۷٦٥؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب یوم النفر، رقم: ۱۳۱۱ (۳۱٦۹)۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب فی دخول الكعبة، رقم: ۲۰۲۹؛ سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی دخول الكعبة، رقم: ۸۷۳؛ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب دخول الكعبة، رقم: ۳۰٦٤، اسماعیل بن عبدالملک ضعیف ہے۔

تنبیہ: کعبہ میں داخل ہونا آپ ﷺ سے ثابت ہے۔ دیکھئے صحیح بخاری: ٤٦٨؛ صحیح مسلم: ۱۳۲۹۔

[3] سیرت عمر بن عبدالعزیز: ۱/ ۹۷، الذخیرہ للقرافی: ۳/ ۲٤۸ میں بغیر کسی سند کے مذکور ہے۔

''اے اللہ! تو نے اپنے گھر میں داخل ہونے والوں کے لیے امان کا وعدہ کیا ہے اور اپنے مہمانوں کی سب سے زیادہ عزت کرنے والا ہے، میرے لیے امان تو اس کو ٹھہرا کہ دنیا کی ہر قسم کی مصیبتوں اور جنت کے ورے ہر قسم کی پریشانیوں سے تو میری کفایت کرتا، کہ تیری مہربانی سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔''

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعائے ماثورہ اس کی جگہ یہ ہے:

﴿479﴾((يَارَبِّ اَتَيْتُكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ مُؤَمِّلًا مَّعْرُوْفَكَ تُغْنِيْنِيْ بِهٖ عَنْ مَّعْرُوْفٍ مِّنْ سِوَاكَ يَا مَعْرُوْفًا بِالْخَيْرِ)) [1]

''اے میرے رب! میں تیری بھلائیوں کی امید لے کر بہت دور دراز سے آیا ہوں تو مجھے اپنی بھلائیاں اور مہربانیاں اس قدر عنایت فرما جو تیرے سوا دوسروں کی مہربانیوں سے بے پروا کر دے۔''

حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کے دوستونوں کے متصل دروازہ کے درمیان بیٹھ کر خدا کی حمد وثنا استغفار پڑھی، پھر اٹھ کر اس پر سینہ رخسار مبارک رکھ کر بہت دیر اللہ کی حمد وثنا تہلیل و تسبیح فرماتے رہے، پھر کعبہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر تشریف لے آئے۔ [2]

طواف وداع

وداع کے معنی رخصت کرنے کے ہیں، حج کے بعد بیت اللہ شریف سے واپسی اور رخصت ہوتے وقت جو آخری طواف کیا جاتا ہے اسے طواف صدر، وداع کہتے ہیں۔ یہ طواف آفاقی پر واجب ہے، مکی پر نہیں اس طواف میں رمل اور اضطباع نہیں کیا جاتا، اور نہ اس کے

---

[1] **ضعیف**، الاذکار للنووی، ص: ۲۰۲، اس کے محقق عبدالرزاق مہدی لکھتے ہیں: "لہ بسند ضعیف" حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "روینا الأثر المذکور فی المنتظم لابن الجوزی و فی منیر العزم له بسند ضعیف" دیکھئے تحفۃ الابرار بنکت الاذکار للسیوطی: ۱/ ۱۸۔ [2] **اسنادہ حسن**، سنن نسائی، کتاب المناسك، باب الذکر والدعاء فی البیت، رقم: ۲۹۱۷، ۲۹۱۸۔

بعد سعی ہوتی ہے۔طواف کے بعد طواف کی دو رکعت نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے ادا کرو، اور ملتزم پر آکر ملتزم سے چمٹ کر سینہ اور دائیں رخسار کو اس سے لگا کر دایاں ہاتھ اوپر اٹھا کر بیت اللہ کا پردہ پکڑ کر نہایت خشوع اور گریہ وزاری اور اخلاص ومحبت سے خوب دعائیں کرو۔ یہ آخری اور چلنے چلانے کا وقت ہے جو مانگنا ہو مانگ لو، خدا جانے یہ سعادت پھر نصیب ہوتی ہے یا نہیں، گریہ وزاری کر کے دلی ارمان نکال لو۔

رونے سے غم دیں میں مزا ملتا ہے
یعقوب سے کچھ رتبہ سوا ملتا ہے
واں آنکھ کھلی جمال یوسف دیکھا
یاں بند ہوں آنکھیں تو خدا ملتا ہے

تنبیہ

بعض لوگ رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤں چلتے ہیں، یہ نبی ﷺ کی سنت کے خلاف ہے، کسی نبی اور کسی صحابی اور کسی امام سے ایسا کرنا ثابت نہیں ہے، جس طرح دیگر مساجد سے نماز وغیرہ کے بعد چلتے ہو اسی طرح کعبہ سے واپسی کے وقت چلو۔ بغیر طواف وداع کیے ہوئے بیت اللہ سے واپس ہونا جائز نہیں ہے۔ پہلے لوگ حج سے فراغت کے بعد ادھر اُدھر جاتے تھے۔ طواف وداع نہیں کرتے تھے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص آخری رخصتی طواف بیت اللہ کئے بغیر نہ روانہ ہو، مگر حائضہ کے لیے اجازت ہے کہ وہ بغیر طواف کئے جا سکتی ہے۔'' [1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حائضہ عورت کے لیے طواف وداع سے پہلے کوچ کرنے کی رخصت دی ہے، جب کہ یوم النحر میں طواف افاضہ کر چکی ہو۔ [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع، رقم: ۱۷۵۵؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع، رقم: ۱۳۲۷، ۱۳۲۸ (۳۲۲۰)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الحج، باب اذا حاضت المرأۃ بعد ماأفاضت، رقم: ۱۷۶۰؛ مسند احمد: ۱/ ۳۷۰۔

اگر طواف وداع کر چکے ہو اور اس کے بعد کسی وجہ سے مکہ میں چند دن رہنے کا اتفاق ہو جائے تو چلنے کے وقت پھر دوبارہ طواف وداع کر لینا چاہیے۔ بغیر طوافِ وداع کئے ہوئے اگر تم مکہ سے نکل گئے تو جب تک حرم میں ہو واپس آ جاؤ اور طواف وداع کر کے واپس جاؤ۔

تبرکات

آب زمزم کو تبرک سمجھ کر لے جانا سنت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمزم کا پانی مبارک ہے، بھوکے کے لیے کھانا اور بیمار کے لیے شفا ہے۔ [1]

دنیا کے سب پانیوں سے بہتر یہ پانی ہے۔'' نیز فرمایا: ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ)) ''دین و دنیا کی جس حاجت کے لیے پیا جائے وہ پوری ہو جاتی ہے۔'' [2]

اسی طرح آپ نے فرمایا: ((خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ))۔ ''روئے زمین کے سب پانیوں سے بہتر زمزم ہے۔'' [3]

اس پانی کو آپ تبرک سمجھ کر ساتھ لے جاتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود بھی زمزم لاتی تھیں اور فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی لے جاتے تھے۔ [4]

لہٰذا آب زمزم کا لے جانا سنت ہے، اور تسبیح، رومال، سرمہ وغیرہ تبرک سمجھ کر لے جانا جائز نہیں ہے، البتہ ہدیہ، تحفہ سمجھ کر لے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

زمزم پینے کی دعا

اس کے لیے نبی اکرم ﷺ سے کوئی دعا ثابت نہیں ہے، البتہ جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زمزم پینے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبی ذر رضی اللہ عنہ، رقم: ٢٤٧٣ (٦٣٥٩)؛ مسند الطيالسی: ٤٥٧۔ [2] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الشرب من زمزم، رقم: ٣٠٦٢، عبداللہ بن المومل ضعیف ہے، کما تقدم۔

[3] **اسناده حسن**، المعجم الكبير للطبرانی: ١١/ ٨٠، ٨١، رقم: ١١١٦٧، والأوسط ٣/ ٧٦، رقم: ٣٩١٢ وقال الهيثمی: "ورجاله ثقات وصححه ابن حبان" مجمع الزوائد كتاب الحج باب فی زمزم۔

[4] **صحيح**، سنن الترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء فی حمل ماء زمزم، رقم: ٩٦٣۔

﴿۲۸۰﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ مند علم اور کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔''

زیارت مسجد نبوی ﷺ وقبر مصطفوی ﷺ

مسجد نبوی ﷺ کے لیے سفر کرنا مسنون اور وہاں پہنچ کر قبر مبارک کی زیارت کرنا جائز ہے، مدینہ کی آبادی دیکھ کر وہی دعا پڑھنی چاہیے جو مکہ میں داخل ہوتے وقت پڑھی تھی۔ یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے:

﴿۲۸۱﴾((اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)) ❷

''ہم لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت وہی دعا پڑھیں جو عام مسجدوں کے لیے آئی ہے (اور جو حرم شریف مکہ کے داخلہ کے بیان میں لکھی گئی ہے) اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں، مسجد سے نکلتے وقت بھی وہی دعا پڑھیں جو عام مسجدوں کے لیے آئی ہے۔ (یہ بھی گزر چکی ہے) مسجد نبوی ﷺ میں بلا ناغہ چالیس نمازیں پڑھنے والا دوزخ، عذاب اور نفاق سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ ❸

قبر مبارک کی زیارت کے وقت سلام اور درود پڑھیں، سلام کے بہترین الفاظ وہی ہیں، جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز میں پڑھنے کے لیے سکھائے ہیں۔ اور درود کا بہترین طریقہ یہی ہے۔ اس کے علاوہ احادیث صحیحہ میں اور جو صیغے درود شریف کے آئے ہیں

---

❶ **اسناده ضعيف** ، سنن الدار قطني: ۲/ ۲۸۸؛ المستدرك للحاكم: ۱/ ۴۷۳، حفص بن عمر بن میمون ضعیف ہے۔ ❷ صحيح بخاری، كتاب الجهاد والسير، باب ما يقول اذا رجع من الغزو، رقم: ۳۰۸۴، ۳۰۸۵؛ صحيح مسلم، كتاب باب مايقول إذا قفل من سفر الحج وغيره، رقم: ۱۳۴۵ (۳۲۸۰)۔

❸ **اسناده ضعيف**، مسند احمد: ۳/ ۱۵۵، نبیط بن عمر مجہول ہے۔

وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

﴿۴۸۲﴾((اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ))[1]

''اے نبی (ﷺ!) آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔''

﴿۴۸۳﴾((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))[2]

''اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما، جیسے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمائی، بے شک تو قابل تعریف ہے اور بزرگ ہے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر برکت نازل فرما۔ جیسے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمائی، بے شک تو قابل تعریف ہے، اور بزرگ ہے۔''

زیارت قبور

شیخین جلیلین (حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کی قبروں اور جنت البقیع یا دیگر قبروں کی زیارت کے وقت وہ دعائیں پڑھنی چاہئیں جو زیارت قبور کے لیے احادیث صحیحہ میں وارد ہیں۔ جن کا بیان گزر چکا ہے، ان میں سے ایک دعا یہ ہے:

﴿۴۸۴﴾((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ))[3]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الأذان، باب التشهد فی الآخرة، رقم: ۸۳۱؛ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، رقم: ۴۰۲ (۸۹۷)۔

[2] صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء، رقم: ۳۳۷۰ واللفظ له۔

[3] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور، رقم: ۹۷۵ (۲۲۵۷)۔

''اے مومنین و مسلمین اہل قبور! تم پر سلام ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ہم اپنے اور تمہارے واسطے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔''

خاص اہل بقیع کے لیے یہ دعا بھی وارد ہے:

﴿۲۸۵﴾((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ)) [1]

''اے اللہ! اہل بقیع کو بخش دے۔''

مسجد قبا

مسجد قبا میں جا کر دو رکعتیں پڑھنے کا ثواب عمرے کے برابر ہے۔ [2]

رسول اللہ ﷺ مسجد قبا ہر ہفتے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ [3]

مگر اس کے لیے کوئی خاص دعا وارد نہیں ہے۔

مسجد فتح

مسجد فتح میں جا کر نبی اکرم ﷺ نے تین روز متواتر دعا مانگی تھی جو تیسرے روز قبول ہوئی تھی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی وہاں جا کر دعا مانگتے تھے۔ [4]

سفر سے واپسی کی دعا

جب اپنے وطن واپس روانہ ہوں تو سفر اور سواری کی یہ دعا پڑھیں:

﴿۲۸۶﴾((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لاھلھا، رقم: ۹۷٤ (۲۲۵۵)۔ [2] **اسنادہ حسن**، سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ فی مسجد قباء، رقم: ۳۲٤؛ سنن النسائی، کتاب المساجد، باب فضل مسجد قباء، رقم: ۷۰۰۔

[3] صحیح بخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب من اتیٰ مسجد قباء کل سبت، رقم: ۱۱۹۳؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاۃ فیہ وزیارتہ، رقم: ۱۳۹۹ (۳۳۹۵)۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد، ۳/ ۳۳۲۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن کعب مجہول الحال راوی ہے۔

هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)) [1]

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، کیا پاک ذات ہے جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہے، ورنہ ہم میں اس کو قابو میں لانے کی طاقت نہ تھی، اور بیشک ہم رب کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ! اس سفر کو ہم پر آسان کر اور اس کی دوری، نزدیک کر دے۔ اے اللہ! تو ہی رفیق سفر ہے اور ہمارے بعد گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا۔ اے اللہ! میں سفر کی تکالیف، مال اور اہل وعیال کی بُری حالت سے تیری پناہ چاہتا ہوں، ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

جب کوئی نشیب اور سخت زمین آئے تو یہ دعا پڑھے:

﴿۲۸۷﴾ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)) [2]

''اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹ کر آئے ہیں، توبہ کرنے والے عبادت

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الذكر اذا ركب دابته متوجهاً لسفر حج اوغیره، رقم:۱۳٤۲ (۳۲۷٥)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب العمرة، باب ما يقول اذا رجع من الحج والعمرة والغزو، رقم: ۱۷۹۷؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما يقول اذا رجع من سَفَرِ الحج وغيره رقم:۱۳٤٥ (۳۲۷۸)۔

کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور کافروں کے گروہ کو اکیلے شکست دی۔''

اپنا شہر دیکھ کر

جب اپنا شہر نظر آئے تو یہ دعا پڑھے:

﴿۴۸۸﴾ ((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)) [1]

''ہم لوٹ کر آئے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

اپنے شہر میں داخل ہو کر

جب اپنے شہر میں داخل ہو تو مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ [2]

اپنے گھر میں داخل ہو کر

جب اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

﴿۴۸۹﴾ ((اَوْبًا اَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا)) [3]

''ہم لوٹ کر آئے، اللہ کے آگے توبہ کرتے ہیں وہ ہمارے سب گناہوں کو معاف فرمائے گا۔''

حاجی کے استقبال کی دعا

حاجی سے جو لوگ ملنے آئیں وہ اُسے یہ دعا دیں:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب مایقول اذا رجع من الغزو، رقم: ۳۰۸۵؛ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب مایقول اذا رجع من سفر الحج، رقم: ۱۳٤٥۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الصلاة اذا قدم من سفر، رقم: ۳۰۸۷، ۳۰۸۸۔

[3] **اسناده ضعيف**، مسند احمد: ۲/ ۲٥٦؛ عمل اليوم والليلة لابن السنی: ۲/ ٦۰۳، رقم: ٥۳۲، سماک عن عکرمہ ضعیف ہے۔

﴿۴۹۰﴾ ((قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَأَخْلَفَ نَفَقَتَكَ)) [1]

''اللہ تیرا حج قبول فرمائے اور تیرے گناہ بخش دے اور تیرے خرچ کا نعم البدل عطا کرے۔''

حاجی کا جواب

حاجی اپنے استقبال کرنے والوں کو کیا دعا دے؟ یہ کسی حدیث میں میری نظر سے نہیں گزرا، چونکہ حدیث میں آیا ہے کہ حاجی جس کے لیے مغفرت کی دعا مانگے گا وہ بخشا جائے گا۔ [2]

اس لیے اگر حاجی ان لوگوں کے لیے دعا مغفرت کرے تو ان شاء اللہ بے جا بات نہ ہو گی۔ واللہ اعلم

اختتام سفر کی دعا

جب سفر ختم ہو جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۴۹۱﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ)) [3]

''اللہ کا شکر ہے جس کی عزت کی بدولت اچھے کام سرانجام پاتے ہیں۔''

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۵۸۱، رقم: ۵۰۷؛ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲/ ۲۲۶ والاوسط: ۵/ ۱٦، رقم: ٤٥٤٨، مسلمہ بن سالم الجہنی ضعیف ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب فضل دعاء الحاج، رقم: ۲۸۹۲، ۲۸۹۳، صالح بن عبداللہ بن صالح منکر الحدیث ہے اور دوسری روایت عطاء بن السائب کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[3] **اسنادہ ضعیف**، المستدرک للحاکم: ۱/ ٥٤٥، عیسیٰ بن میمون ضعیف راوی ہے۔

پانچویں منزل

جہاد کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ جہاد (جنگ) کے وقت ان دعاؤں کو پڑھتے تھے۔

﴿۴۹۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ)) [1]

''اے اللہ! میں تیرے عہد و وعدہ کو طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد سے تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔''

﴿۴۹۳﴾ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَ السَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ۝﴾ [2]

''کافروں کی جماعت کی عنقریب ہار ہوجائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے گی اور قیامت میں ان کا وعدہ ہے۔ اور قیامت بہت خوفناک اور تلخ ہے۔''

﴿۴۹۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ)) [3]

''اے اللہ! پورا کر جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اے اللہ! مجھے عطا کر جو تو نے وعدہ کیا ہے۔ اے اللہ! اگر تو ان مسلمانوں کو ہلاک کر دیگا تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔''

﴿۴۹۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ سَرِيْعَ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب ما قیل فی درع النبی ﷺ والقمیص فی الحرب، رقم: ۲۹۱۵۔ [2] ۵٤/ القمر، ٤٥۔٤٦۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر وریاحة الغنائم، رقم: ۱۷٦۳ (٤۵۸۸)۔

الْحِسَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ)) [1]

''اے اللہ! تو وہ ہے جس نے کتاب کو اتارا، بادل کو چلایا۔ اور جلد حساب کرنے والا، کافروں کے لشکر کو شکست دینے والا۔ اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور انہیں ہلا دے اور ہماری مدد فرما، تاکہ ان کافروں پر غلبہ ہو۔''

﴿۴۹۶﴾ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا اَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)) [2]

''اللہ بہت بڑا ہے، خیبر کے رہنے والے (کفار) برباد ہوں، ہم جب کسی قوم کے میدان میں اتر پڑتے ہیں تو خوفزدہ لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔''

﴿۴۹۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ)) [3]

''یا اللہ! تو ہی میرا قوت بازو اور مددگار ہے، تیری عطا کردہ قوت سے چلتا پھرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری توفیق سے جہاد کرتا ہوں۔''

﴿۴۹۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ)) [4]

''اے اللہ! ہم تجھی کو (بطور مدد) ان کافروں کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الدعاء علی المشرکین بالهزیمة والزلزلة، رقم: ۲۹۳۳؛ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو، رقم: ۱۷٤۲ (٤٥٤۳)۔ **تنبیه**: یہ دو مختلف احادیث کے الفاظ ہیں۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب التکبیر عند الحرب، رقم: ۲۹۹۱؛ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب غزوة خیبر، رقم: ۱۳٦٥ (٤٦٦٥)۔ [3] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب مایدعی عند اللقاء، رقم: ۲٦۳۲؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی الدعاء إذا غزا، رقم: ۳٥۸٤، قتادہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

[4] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب مایقول الرجل إذا خاف قومًا، رقم: ۱٥۳۷، قتادہ مدلس ہیں عن سے روایت کر رہے ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

﴿۴۹۹﴾((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ وَقُلُوْبُنَا وَقُلُوْبُهُمْ بِيَدِكَ وَاِنَّمَا يَغْلِبُهُمْ اَنْتَ)) [1]

"اے اللہ! تو ہی ہمارا اور ان کا پروردگار ہے اور ہمارا دل اور ان کا دل تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تو ہی ان پر غالب ہے۔"

﴿۵۰۰﴾((يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ)) [2]

"اے روز محشر کے مالک! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کے طالب ہیں۔"

﴿۵۰۱﴾((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا)) [3]

"اے اللہ! ہمارے عیبوں کو چھپا اور خوف سے امن دے۔"

﴿۵۰۲﴾((حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ)) [4]

"ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔"

نبی ﷺ فرماتے ہیں: "جس نے صدق دل سے شہادت کو طلب کیا، اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے درجے پر پہنچا دے گا، اگرچہ اپنے بستر پر ہی مرے۔" [5]

اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿۵۰۳﴾((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ)) [6]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۲/ ۷۶۱، رقم: ۶۶۹؛ المعجم الصغیر للطبرانی: ۲/ ۱۰؛ المستدرك للحاكم: ۳/ ۳۸، خلیل بن مرۃ جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۱/ ۳۸۷، رقم: ۳۳۵؛ المعجم الاوسط للطبرانی: ۶/ ۱۰۵، رقم: ۸۱۶۳، عبدالسلام بن ہاشم ضعیف اور حنبل بن عبداللہ مجہول ہے۔

[3] **اسنادہ حسن**، مسند احمد: ۳/ ۳؛ البزار: ۳۱۹۹۔

[4] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب (۱۳)، رقم: ۴۵۶۳۔ [5] صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب استحباب طلب الشهادة فی سبیل الله، رقم: ۱۹۰۹ (۴۹۳۰)۔

[6] صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینة، بَابٌ (۱۲)، رقم: ۱۸۹۰۔

''یا اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما، اور اپنے رسول کے شہر میں موت دے۔''

فتح کی دعا

اسلامی فتح کے وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف وشکر گزاری کرنی چاہیے۔ فخر وغرور ہرگز نہ کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے جنگ اُحد کی فتح کے موقع پر یہ دعا پڑھی تھی:

﴿۵۰۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَّ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّمَآ اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا، اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ، اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ)) [1]

''اے اللہ! ساری خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں جس چیز کو تو نے پھیلا دیا اُسے کوئی سمیٹنے والا نہیں، اور اس چیز کا کوئی کھولنے والا نہیں جسے تو نے سمیٹ دیا اور

---

[1] اسناده حسن، عمل اليوم والليلة للنسائي: ٦٠٩؛ مسند احمد: ٣/ ٤٢٤ وصححه الحاكم: ٣/ ٢٣، ٢٤ و وافقه الذهبي۔

جسے تو نے گمراہ کر دیا اسے کوئی راہ سمجھانے والا نہیں، اور نہ کوئی گمراہ کرنے والا ہے جسے تو نے سیدھا راستہ سمجھا دیا نہیں ہے کوئی روکنے والا جسے تو عطا کر دے۔ نہیں ہے کوئی نزدیک کرنے والا جسے تو دور کر دے، اور نہیں ہے کوئی دور کرنے والا جسے تو قریب کر دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے اپنی برکتیں اپنی رحمت اور اپنی بخشش کے دروازے کھول دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ہمیشہ کی نعمت چاہتا ہوں جو نہ روکی جائے اور نہ مٹے۔ اے اللہ! میں تجھ سے خوف (قیامت) کے دن کا امن چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو مجھے پہنچی ہے اور اس برائی سے جو ابھی تک نہیں آئی۔ اے اللہ! ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے اور اسے ہمارے دلوں کی زینت بنا دے اور ہمارے دلوں میں کفر، گناہ اور نافرمانی سے نفرت پیدا کر دے اور نیک لوگوں میں سے کر دے۔ اے اللہ! ہمیں مسلمان کر کے مار اور نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے، ہمیں رسوائی اور فتنوں میں مبتلا نہ کر۔ اے اللہ! کافروں پر تیری پھٹکار ہو، جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیرے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور ان پر اپنے عذاب اور سختی کو مسلط کر دے، اے سچے معبود! ہماری اس درخواست کو قبول فرما لے، آمین۔''

کھانے پینے کی دعا

جب کھانا سامنے رکھا جائے تو کیا دعا پڑھے؟ نبی اکرم ﷺ کے سامنے جب کھانا رکھ دیا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۵۰۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ)) [1]

''اے اللہ! اپنی دی ہوئی روزی میں برکت دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا، تیرا نام لے کر ہم کھاتے ہیں۔''

---

[1] **اسناده ضعيف جدا**، عمل اليوم والليلة لابن السني: ۲/ ۵۲۲، رقم: ۴۵۸؛ كتاب الدعاء للطبراني: ۸۸۸، محمد بن أبي الزُعَيْزِعَة منکر الحدیث ہے۔

بیمار کے ساتھ کھانا کھاتے وقت یہ دعا پڑھے

رسول اللہ ﷺ ایک مجذوم (کوڑھی زدہ) کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تو آپ نے یہ دعا پڑھی تھی:

۵۰۶ ((بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلاً عَلَيْهِ)) [1]

''اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں اور اسی پر بھروسا کرتا ہوں۔''

کھانا شروع کرنے کی دعا

جب کوئی کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے:

۵۰۷ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ)) [2]

''اللہ کے نام کے ساتھ کھاتا ہوں اور اسی کی برکت کا امیدوار ہوں۔''

نوٹ: اگر کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ بھول جائے اور کھانے کے دوران میں یاد آ جائے، تو اسی وقت بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ کہہ لے۔ [3]

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا

کھانا کھا لینے کے بعد یہ دعائیں مسنون ہیں ان میں سے کوئی سی دعا پڑھے۔

۵۰۸ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)) [4]

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الطب، باب فی الطيرة، رقم: ٣٩٢٥؛ سنن الترمذی، كتاب الاطعمة، باب ماجاء فی الاكل مع المجذوم، رقم: ١٨١٧؛ سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب الجزام، رقم: ٣٥٤٢، مفضل بن فضالہ ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠٧؛ المعجم الصغير للطبرانی: ١/ ٦٧، عبداللہ بن کیسان المروزی ضعیف راوی ہے۔ [3] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الاطعمة، باب التسمية على الطعام، رقم: ٣٧٦٧؛ سنن الترمذی، كتاب الاطعمة، باب ماجاء فی التسمية على الطعام، رقم: ١٨٥٨؛ سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب التسمية عند الطعام، رقم: ٣٢٦٤۔

[4] صحيح بخاری، كتاب الاطعمة، باب ما يقول اذا فرغ من طعامه، رقم: ٥٤٥٨۔

''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف ہے۔ اے ہمارے رب! پھر بھی وہ تیرے لیے کافی نہیں ہے اور نہ چھوڑی گئی اور نہ اس سے بے پرواہی برتی گئی۔''

﴿۵۰۹﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ)) [1]

''اس اللہ کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے جس نے ہمیں کافی کھلایا اور سیراب کیا۔ اس حال میں کہ وہ نہ کفایت کیا گیا اور نہ ناشکری کی گئی۔''

﴿۵۱۰﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ)) [2]

''ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور سیراب کیا اور ہمیں مسلمانوں میں سے کیا۔''

﴿۵۱۱﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا)) [3]

''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا اور سیراب کیا اور اس کے نگلنے کے لائق کر دیا اور اس کے نکلنے کے لیے راستہ بنایا۔''

﴿۵۱۲﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ)) [4]

''تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی طاقت اور قوت کے بغیر مجھے یہ روزی نصیب کی۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاطعمة، باب ما یقول اذا فرغ من طعامه، رقم: ۵۴۵۹۔

[2] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأطعمة، باب مایقول الرجل اذا طعم، رقم: ۳۸۵۰؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا فرغ من الطعام، رقم: ۳۴۵۷؛ سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب مایقال اذا فرغ من الطعام، رقم: ۳۲۸۳، اسماعیل بن ریاح اور وغیرہ مجہول ہیں۔ [3] **اسناده صحیح**، سنن ابی داؤد، کتاب الأطعمة، باب ما یقول الرجل اذا طعم رقم: ۳۸۵۱۔ [4] **اسناده حسن**، سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ما یقول اذا لبس ثوبًا جدیدًا، رقم: ۴۰۲۳؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا فرغ من الطعام، رقم: ۳۴۵۸؛ سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب ما یقال اذا فرغ من الطعام، رقم: ۳۲۸۵۔

دودھ پینے کی دعا

دودھ پی کر یہ دعا پڑھنی چاہیے:

(۵۱۳) ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ)) [1]

''اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت دے اور اس سے زیادہ دے۔''

ہاتھ دھونے کی دعا

کھانا کھانے اور ہاتھ دھونے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

(۵۱۴) ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا)) [2]

''اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے جو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا، ہم پر اس نے احسان کیا، سیدھی راہ دکھائی، ہمیں کھلایا اور سیراب کیا اور ہر قسم کی نعمتیں عطا فرمائیں۔''

(۵۱۵) ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُكَافِئٍ وَلَا مَكْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ وَكَسٰى مِنَ الْعُرْيِ وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا)) [3]

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الأشربة، باب مایقول اذا شرب اللبن، رقم: ۳۷۳۰؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول إذا أکل طعامًا، رقم: ۳٤٥٥؛ سنن ابن ماجه، کتاب الأطعمة، باب اللبن، رقم: ۳۳۲۲، علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے، دوسری روایت ابن جریج کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[2] **اسناده حسن**، عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۳۰۱، و ابن السنی: ٤٨٦؛ الأنوار للبغوی: ۱۰۳۸، و صححه ابن حبان: ۵۲۱۹ والحاکم: ۱/ ٥٤٦ و وافقه الذهبی۔ **تنبیه**: یہ ایک لمبی دعا ہے جس کا کچھ حصہ یہاں منقول ہے، باقی اگلی دعا: ۵۱۶ میں ہے۔

[3] **اسناده حسن**، دیکھیے حوالہ سابق: ۵۱۵۔

''ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اس حال میں کہ وہ نعمت نہ چھوڑی گئی اور نہ اس سے کفایت کی گئی، اور نہ اس کی ناشکری کی گئی اور نہ اس سے بے پرواہی برتی گئی، اس اللہ کے لیے تعریف ہے جس نے کھانا کھلایا اور پانی پلایا۔ اور ننگے بدن کو پہنایا اور گمراہی سے نکال کر صحیح راستے پر چلایا اور نابینا سے بینا کیا اور بہت سی مخلوق پر اسے فضیلت دی۔''

﴿۵۱۶﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا)) [1]

''تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے، الٰہی تو نے آسودہ اور سیراب کیا، ہمارے حق میں اچھا ہو اور تو نے روزی دی تو بہت دی اور بہت اچھی دی، لہٰذا اس میں زیادہ برکت عطا کر۔''

کھلانے والے کو دعا دینا

کھانا کھلانے والے کے لیے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۵۱۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)) [2]

''اے اللہ! اس چیز میں برکت عطا فرما جو تو نے انہیں دی ہے، انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔''

﴿۵۱۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ)) [3]

''اے اللہ! تو اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو سیراب کر جس نے مجھے سیراب کیا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ بھی ان دعاؤں کو ایسے موقع پر پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] **اسناده صحيح**، مصنف ابن ابى شيبه: ٥/ ١٣٩، رقم:٢٤٥٠٣، عن سعيد بن جبير۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب استحباب دعاء الضيف لاهل الطعام، رقم: ٢٠٤٢ (٥٣٢٨)۔ [3] صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب اكرام الضيف وفضل إيثاره رقم: ٢٠٥٥ (٥٣٦٢)۔

کپڑا پہننے کی دعا

کپڑے پہنتے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے:

﴿۵۱۹﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیٰوتِیْ)) [1]

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے، جس نے مجھے وہ چیز پہنائی جس سے میں نے اپنی شرم گاہ کو چھپا لیا اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔''

﴿۵۲۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْهِ اَسْأَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ)) [2]

''اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو نے مجھے پہنایا۔ میں اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے۔''

اور کپڑا اتارتے وقت ((بِسْمِ اللّٰه)) پڑھ لینا چاہیے۔ اس سے شیطانوں سے پردہ ہو جائے گا۔ [3]

سلام و مصافحہ کی دعا

جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو ایک دوسرے کو اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اور وَعَلَیْكُمُ السَّلَامُ کہیں، السلام علیکم کہنے سے دس نیکیاں اور اس کے ساتھ ''رحمۃ اللہ'' کہنے سے بیس

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب (۱۰۷) رقم: ۳۵٦۰؛ سنن ابن ماجه، كتاب اللباس، باب ما يقول الرجل اذا لبس ثوبًا جديدًا، رقم: ۳۵۵۷، ابوالعلاء شامی مجہول ہے۔ [2] **اسناده حسن**، سنن ابی داود، كتاب اللباس، باب مايقول اذا ليس ثوبًا جديدًا، رقم: ٤٠٦٠؛ سنن الترمذی، كتاب اللباس، باب مايقول اذا لبس ثوبًا جديدًا، رقم: ۱۷٦۷۔
[3] **اسناده ضعيف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۵/ ۲۰۰، رقم: ۷۰٦٦؛ عمل اليوم والليلة لابن السنی: ۱/ ۳۲۹، رقم: ۲۷٤، ۲۷۵، زید العمی ضعیف راوی ہے۔

اور ''برکاتہ'' کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں، یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور اس کے جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہنے سے ہر ایک کو ۳۰، ۳۰ نیکیاں ملتی ہیں۔ [1] اور مصافحہ کرنے سے دونوں کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ [2]

﴿۵۲۱﴾ ((یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ)) [3]

''اللہ ہمارے اور تمہارے گناہ بخش دے۔''

﴿۵۲۲﴾ ((نَحْمَدُ اللّٰہَ وَنَسْتَغْفِرُ لَکُمْ)) [4]

''ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں تمہارے واسطے۔''

شادی کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جب تم نکاح کا ارادہ کرو تو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو، پھر اللہ کی حمد وثنا بیان کر کے یہ دعا استخارہ پڑھو۔''

﴿۵۲۳﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَأَیْتَ اِنَّ لِیْ فِیْ فُلَانَةَ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدُرْھَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُھَا خَیْرًا لِّیْ مِنْھَا فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدُرْھَا)) [5]

''اے اللہ! تو قادر ہے میں قادر نہیں ہوں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے۔ اگر تیرے نزدیک فلاں عورت (اس جگہ عورت کا نام

---

[1] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب کیف السلام، رقم: ۵۱۹۵؛ سنن الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ما ذکر فی فضل السلام، رقم: ۲۶۸۹۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی المصافحہ، رقم: ۵۲۱۲، سنن ابن ماجہ، کتاب الأدب، باب المصافحہ، رقم: ۳۷۰۳، ابواسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب کراھیة أن یقول: علیك السلام، رقم: ۵۲۱۱، زید ابی الحکم العنزی مجہول ہے۔ [4] **اسنادہ ضعیف**، دیکھئے حوالہ سابق: ۵۲۲۔

[5] **اسنادہ حسن**، مسند احمد: ۵/ ۴۲۳، وصححہ ابن خزیمہ: ۱۲۲۰، وابن حبان: ۴۰۴۰، والحاکم، ۱/ ۳۱۴ ووافقہ الذھبی۔

لے) میرے دین اور دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور اگر دوسری بہتر ہے، تو اس کو میرے حق میں مقدر فرما دے۔"

خطبۂ نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿۵۲۴﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝﴾ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝﴾ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝﴾)) [1]

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب النكاح، باب فی خطبه النكاح، رقم: ۲۱۱۸؛ سنن الترمذی، كتاب النكاح، باب فی خطبه النكاح، رقم: ۲۱۱۸؛ سنن الترمذی، كتاب النكاح، باب ماجاء فی خطبة النكاح، رقم: ۱۱۰۵؛ سنن النسائی، كتاب الجمعة، باب كيفية الخطبة، رقم: ۱۴۰۵، ۳۲۷۹؛ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب خطبة النكاح، رقم: ۱۸۹۲۔ ابواسحاق مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

''میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی پر بھروسا کرتے ہیں اور اسی کی پناہ چاہتے ہیں اپنے نفسوں کی برائی اور اپنے بُرے کاموں سے، جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ صرف اکیلا اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بھیجا ہے، اس کے بعد تحقیق بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے برا کام دین میں نیا کام ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے، جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوگیا۔ اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی تو اس نے اپنی ہی ذات کو نقصان پہنچایا، میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں مردود شیطان سے، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ''اے لوگو! ڈرو اپنے پروردگار سے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے پھیلا دیے بہت سے مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اس اللہ سے جس سے تم مانگتے ہو اور رشتہ داروں کا خیال رکھو، بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری دیکھ بھال کرنے والا ہے۔'' اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مسلمان ہو کر مرو۔'' اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ اللہ تمہارے کاموں کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اسے بہت بڑی کامیابی حاصل ہوگی۔''

﴿۵۲۵﴾ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ)) [1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ میرے طریقے پر نہیں ہے۔''

﴿۵۲۶﴾ وَقَالَ: ((تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّيْ أُبَاهِيْ بِكُمُ الْأُمَمَ)) [2]

اور آپ نے یہ بھی فرمایا: ''محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری وجہ سے اور امتوں پر فخر کروں گا۔''

دُولہا دُلہن کو دعا دینا

شادی و نکاح ہو جانے کے بعد دولہا دلہن کو یہ دعا دینی چاہیے:

﴿۵۲۷﴾ ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ)) [3]

''اللہ تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کے درمیان بھلائی میں اتفاق پیدا کر دے۔''

شب زفاف کی دعا

پہلی ملاقات کے وقت بیوی کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے:

﴿۵۲۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ)) [4]

---

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب ماجاء فی فضل النكاح، رقم: ۱۸٤٦، عیسیٰ بن میمون ضعیف راوی ہے۔ [2] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب النكاح، باب النهی عن التزويج من لم يلد......، رقم: ۲۰۵۰؛ سنن النسائی، كتاب الطلاق، باب ماجاء فی الخلع، رقم: ۳٤۹٤۔ [3] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب النكاح، باب مايقال للمتزوج، رقم: ۲۱۳۰؛ سنن الترمذی، كتاب النكاح، باب ماجاء فی مايقال للمتزوج، رقم: ۱۰۹۱؛ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب تهنئة النكاح، رقم: ۱۹۰۵۔

[4] **حسن**، سنن ابی داود، كتاب النكاح، باب فی جامع النكاح، رقم: ۲۱٦۰؛ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب مايقول الرجل اذا دخلت عليه اهله، رقم: ۱۹۱۸۔

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے۔''

جماع کے وقت کی دعا

جماع کے وقت دخول سے پہلے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۵۲۹﴾((بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا)) [1]

''اللہ کے نام کے ساتھ جماع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے دور کر دے جو تو ہمیں عنایت فرمائے۔''

جماع کے بعد کی دعا

جماع کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿۵۳۰﴾((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا)) [2]

''اے اللہ! جو چیز تو مجھے عطا فرمائے اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو۔''

پھل اور میوے دیکھنے کے وقت کی دعا

نیا پھل دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نیا پھل دیکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿۵۳۱﴾((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا)) [3]

''اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے، ہمارے شہر میں برکت دے، ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب التسمیة علی کل حال، رقم: ۱۴۱؛ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب مایستحب ان یقوله عند الجماع، رقم: ۱۴۳۴ (۳۵۳۳)۔

[2] **اسنادہ صحیح**، مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۰/ ۳۹۵، موقوفًا۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینة، رقم:۱۳۷۳ (۳۳۳۴)۔

﴿۵۳۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ)) [1]

''اے اللہ! جس طرح تو نے اس کے اول کو دکھایا ہے اسی طرح اس کے آخر کو بھی دکھا۔''

آئینہ دیکھنے کی دعا

آئینہ وشیشہ دیکھتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ آئینہ سے چہرہ انور دیکھتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۳۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ)) [2]

''اے اللہ! جس طرح تو نے میری بناوٹ اچھی بنائی ہے پس میری سیرت و عادت بھی اچھی بنادے۔''

﴿۵۳۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ وَحَرِّمْ وَجْهِيْ عَلَى النَّارِ)) [3]

''اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے اسی طرح میری سیرت بھی اچھی بنادے اور میرے چہرے کو آگ پر حرام کردے۔''

﴿۵۳۵﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَوّٰى خَلْقِيْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِيْ وَزَانَ مِنِّيْ مَا شَانَ مِنْ غَيْرِيْ)) [4]

''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے میرے جوڑ جوڑ کو ٹھیک بنایا اور میری صورت کو اچھا بنایا اور مجھے زینت دی اس چیز میں جو دوسرے میں عیب کا سبب ہے۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ١/ ٣٣٦، ٣٣٥، رقم: ٢٨١؛ الدعوات الكبير للبيهقى: ٤٦٣، عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن سعید العذری ضعیف اور عبدالرحمٰن بن محمد الحارثی متکلم فیہ راوی ہے۔

[2] **اسناده ضعيف جدا**، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ١/ ٢١٧، رقم: ١٦٤، عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی ضعیف اور حسین بن ابی السری متروک راوی ہے۔ [3] اسنادہ ضعیف، دیکھئے حوالہ سابق: ۵۳۴۔

[4] **اسناده موضوع**، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ١/ ٢١٨، رقم: ١٦٥، عمرو بن حصین اور یحییٰ بن العلاء دونوں کذاب ہیں۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوتے وقت اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

﴿٥٣٦﴾ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور گھر سے باہر نکلنے کی بھلائی بھی۔ اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور ہم نے اپنے رب پر بھروسا کیا۔''

بازار میں داخل ہونے کی دعا

بازار میں داخل ہونے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''جو شخص بازار میں داخل ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اس سے دس لاکھ برائیاں دور کرے گا، اور دس لاکھ درجے بلند کرے گا اور جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنائے گا۔''

﴿٥٣٧﴾ ((لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لاَّ یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)) [2]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا،

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الأدب، باب مایقول الرجل اذا دخل بیتہ، رقم:٥٠٩٦، ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔ **تنبیہ**: گھر میں داخل ہوتے وقت "بسم اللّٰہ" پڑھنا ثابت ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم:٢٠١٨ (٥٢٦٢، ٥٢٦٣)۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی الدعوات، باب مایقول اذا دخل السوق، رقم: ٣٤٢٩، ٣٤٢٨، ازہر بن سنان ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاسواق ودخولها، رقم: ٢٢٣٥، عمرو بن دینار البصری ضعیف ہے، نیز اس کے تمام طرق ضعیف ہیں۔

اسے موت نہیں، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

﴿۵۳۸﴾ ((بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذَا السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِیْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً)) [1]

''اللہ کے نام سے، اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی اور جو اس میں بھلائی ہے مانگتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور جو برائی اس میں ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ اس میں خرید و فروخت کا نقصان اٹھاؤں۔''

مجلس کی دعا

جب کسی مجلس ومحفل میں بات چیت کرنے کے بعد برخاست کرنے لگو تو یہ دعا پڑھیں، اس کے پڑھنے سے اس مجلس میں جو چھوٹے گناہ ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے۔ اگر وہ اچھی مجلس ہے تو اس دعا کی وجہ سے اسے ثواب ہوگا۔

﴿۵۳۹﴾ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ)) [2]

''اے اللہ! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ تو ہی معبود ہے اور تجھ ہی سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹتے ہیں۔''

مجلس سے اُٹھتے وقت اہل مجلس کے لیے دعا

رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھتے تو اپنے اصحاب کے حق میں یہ دعا کرتے:

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاکم: ۱/ ۵۳۹، ابو عمر مجہول راوی ہے۔ اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔ [2] **اسنادہ صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا قام من مجلسه، رقم: ۳۴۳۳۔

﴿۵۴۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا)) [1]

''اے اللہ! ہمیں اپنا ایسا خوف عطا فرما جو ہماری اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ایسی اطاعت عنایت فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین مرحمت فرما جس سے تو ہماری دنیا کی مصیبتوں کو آسان کر دے، اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے تو ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوتوں سے ہمیں فائدہ پہنچا اور ہر ایک کو ہمارا وارث بنا۔ اور ہمارا انتقام ہمارے ظالموں پر مقرر فرما اور ہمارے دشمنوں پر ہماری امداد فرما اور ہمارے دین میں مصیبت مت ڈال، اور دنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز مت بنا۔ اور نہ ہمارے انتہائی علم کو، اور نہ ایسے شخص کو ہمارے اوپر مسلط فرما جو ہمارے حال پر رحم نہ کرے۔''

مزاج پرسی کی دعا

﴿۵۴۱﴾ جب کوئی پوچھے آپ کا کیا حال ہے اور کیسا مزاج ہے؟ تو اس کے جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (اللہ کا شکر ہے) کہنا چاہیے۔ [2]

جانور وغیرہ کے پھسلتے وقت کی دعا

﴿۵۴۲﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جانور کے پھسلنے کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لیا کرو،

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن الترمذى، كتاب الدعوات، باب (۷۹)، رقم: ۳۵۰۲، وصححه الحاكم: ۱/ ۵۲۸ ووافقه الذهبى۔

[2] **اسناده ضعيف**، المعجم الاوسط للطبرانى: ۳/ ۲۱٦ رقم: ۴۳۷۷، رشدین بن سعد ضعیف راوی ہے، نیز اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔

اس سے شیطان ذلیل وخوار ہو کر مکھی کی طرح ہو جائے گا۔ ❶

بچے کی پیدائش کے وقت کی دعا

﴿۵۴۳﴾ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے بچے کی پیدائش کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت کے لیے امّ سلمہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو میرے پاس بھیجا کہ جا کر تم دونوں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیت الکرسی اور انَّ ربکم آخر تک اور معوذتین پڑھو۔ ❷

اور بچہ پیدا ہونے کے بعد دائیں کان مین ''اذان'' اور بائیں کان میں ''اقامت'' (تکبیر) کہی جائے۔ ❸

اور ''تحنیک'' (کھجور یا چھوارا کسی نیک آدمی سے چبوا کر بچے کے منہ میں دینے) کے وقت برکت کی دعا دی جائے۔ ❹

ساتویں روز عقیقہ کریں اور اس کا اچھا نام رکھیں۔ ❺

اور جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ سکھایا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو لا الٰہ الا اللّٰہ سکھا دو، پھر مت پروا کرو کب مریں اور جب دودھ کے دانت گر جائیں تو نماز کا حکم دو۔ ❻

---

❶ **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب (٧٧)، رقم: ٤٩٨٢۔

❷ **اسناده موضوع**، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ٢/ ٦٩٩، رقم: ٦٢١، عیسیٰ بن ابراہیم القرشی اور موسیٰ بن ابی حبیب دونوں متروک اور موسیٰ بن محمد بن عطاء متہم بالکذب ہے۔

❸ **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، كتاب الادب، باب المولود يؤذن فى أذنه، رقم: ٥١٠٥؛ سنن الترمذی، كتاب الاضاحی، باب الأذان فى أذن المولود، رقم: ١٥١٤، عاصم بن عبید اللہ ضعیف راوی ہے۔ **تنبیہ**: دونوں کانوں میں اذان کہنا اجماع امت کی بنا پر جائز ہے۔

❹ صحيح بخاری، كتاب العقيقه، باب تسمية المولود غداة يولد عن لم يعق عنه وتحنيكه رقم: ٥٤٦٧؛ صحيح مسلم، كتاب الاداب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته رقم: ٢١٢٤، ٢١٢٥ (٥٦١٦، ٥٦١٧)۔ ❺ **صحيح**، ابی داود، كتاب الضحايا، باب فى العقيقه، رقم: ٣٨٣٨؛ سنن ابن ماجه، كتاب الذبائح، باب العقيقه، رقم: ٣١٦٥؛ سنن نسائی، كتاب العقيقه، باب متى يعق؟ رقم: ٤٢٢٥۔ ❻ **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ١/ ٤٧٧، رقم: ٤٢٤، ابوامیہ عبدالکریم البصری ضعیف ہے۔

عقیقہ کا جانور ذبح کرنے کے وقت کی دعا

عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت قربانی کے جانور کی طرح عمل کرلے اور وہی دعا پڑھے جو قربانی کے جانور ذبح کرتے وقت پڑھی جاتی ہے، صرف آخر میں بسم اللہ عقیقہ فلاں کا اضافہ کرے اور فلاں کی جگہ بچے یا بچی کا نام لے۔ یعنی پوری دعا اس طرح پڑھے:

﴿۵۴۴﴾((اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ، اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ وَمِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَقِیْقَةُ فَلَانٍ (فلاں کی جگہ بچے کا نام لو) بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ))[1]

”بلاشبہ میں نے اپنے چہرے کا رخ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، یکسو ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں، تحقیق میری نماز، میری قربانی، میری حیات اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو پروردگار عالم ہے۔ نہیں کوئی شریک واسطے اس کے اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں۔ اے اللہ! قبول کر مجھ سے جیسے قبول کی تو نے اپنے خلیل ابراہیم اور حبیب محمد ﷺ سے۔ اے اللہ! تیری طرف اور تیری رضا مندی کے لیے فلاں بچے کی طرف سے بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرتا ہوں۔“

سینگی لگوانے کے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سینگی لگواتے وقت آیت الکرسی پڑھ لی تو

---

[1] عقیقے کے جانور پر یہ دعا ثابت نہیں ہے، "اللهم منك ولك عقيقة فلان" کے الفاظ قتادہ سے منقول ہیں، دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ: ۸/ ۵۷، لیکن یہ عثمان بن مطر کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سینگی لگوانے سے اسے فائدہ ہوگا۔'' [1]

کان کے آواز کرنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جب تمہارا کان آواز کرنے لگے تو مجھے یاد کرو اور مجھ پر درود بھیجو اور یہ کہو۔''

(۵۴۵) ((ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَّنْ ذَكَرَنِيْ)) [2]

''اللہ اس کو بھلائی سے یاد کرے جس نے مجھے یاد کیا۔''

خلافِ شرع کام ختم کرتے وقت کی دعا

رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن کعبہ شریف میں سے بتوں کو نکالتے وقت یہ فرماتے تھے:

(۵۴۶) ((جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا، جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ)) [3]

''حق آ گیا اور باطل جاتا رہا۔ تحقیق باطل مٹنے والا ہے۔ حق آ ہی گیا اب باطل ظاہر نہ ہوگا، اور نہ لوٹ کر آئے گا۔''

ہدیہ دینے والے کو دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہدیہ بھیجنے والے کو یہ دعا دیتی تھیں:

(۵۴۷) ((بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ)) [4]

---

[1] **اسناده ضعيف**، عمل اليوم والليلة لابن السنى: ١/ ٢٢١، رقم: ١٦٨، سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے، نیز حافظ ابن کثیر نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

[2] **اسناده ضعيف جدا**، عمل اليوم الليلة لابن السنى: ١/ ٢٢٠، رقم: ١٦٧، حبان بن علی ضعیف اور محمد بن عبید اللہ منکر الحدیث۔

[3] صحيح بخارى، التفسير باب: وقل **جاء الحق**..... رقم: ٤٧٢٠؛ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب ازالة الاصنام من حول الكعبة، رقم: ١٧٨١ (٤٦٢٥)۔

[4] **اسناده حسن**، عمل اليوم والليية لابن السنى: ١/ ٣٣٤، رقم: ٢٧٩، والنسائى: ٣٠٣۔

"اللہ تمہارے مال میں برکت عنایت کرے۔"

﴿۵۴۸﴾ ((بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ)) [1]

"اللہ تعالیٰ تمہارے اہل اور مال میں برکت دے۔"

جانور اور غلام خریدتے وقت کی دعا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جانور اور غلام خریدتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرو۔"

﴿۵۴۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ)) [2]

"اے اللہ! میں مانگتا ہوں بھلائی اس کی اور بھلائی اس چیز کی جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی اور برائی اس چیز کی جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے۔"

گھوڑے وغیرہ پر نہ ٹھہرنے کی دعا

اگر کوئی سواری پر نہ ٹھہر سکے تو اسے یہ دعا دینی چاہیے:

﴿۵۵۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)) [3]

"اے اللہ! تو اس کو ثابت رکھ اور ہدایت یافتہ بنادے۔"

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو جب وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے یہی دعا دی تھی۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب إخاء النبي بين المهاجرين والانصار، رقم: ۳۷۸۰۔ [2] حسن، سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، رقم: ۲۱۶۰؛ سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب شراء الرقيق، رقم: ۲۲۵۲۔

[3] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب حرق الدور والنخيل، رقم: ۳۰۲۰؛ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابه، باب من فضائل جرير بن عبدالله، رقم: ۲۴۷۶ (۶۳۶۵)۔

نیا کپڑا پہننے والے کو دعا

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نیا کپڑا پہنے دیکھ کر یہ دعا دی تھی:

﴿۵۵۱﴾ ((اِلْبَسْ جَدِيْدًا وَعِشْ حَمِيْدًا وَّمُتْ شَهِيْدًا سَعِيْدًا)) [1]

''نیا کپڑا پہنو اور اچھی طرح زندگی بسر کرو اور نیک بخت شہید ہو کر مرو۔''

چھینک کی دعا

چھینکنے والے کو چاہیے کہ ان دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا ضرور پڑھے۔

﴿۵۵۲﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ)) [2]

''ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔''

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى)) [3]

''اللہ کی تعریفیں بہت ہی پاکیزہ اور مبارک ہیں۔ جس طرح ہمارا رب پسند کرتا اور خوش ہوتا ہے۔''

﴿۵۵۳﴾ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) [4]

''سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

سننے والا چھینکنے والے کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے، پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔ [5]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجه، كتاب اللباس، باب مايقول الرجل اذا لبس ثوبًا جديدًا، رقم: ٣٥٥٨، امام زہری مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔ [2] **اسنادہ صحیح**، سنن ابی داود، كتاب الأدب، باب كيف تشميت العاطس، رقم: ٥٠٣٣؛ سنن الترمذی، كتاب الأدب، باب ماجاء كيف يشمت العاطس، رقم: ٢٧٤١۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة---، رقم: ٧٧٤۔ عاصم بن عبید اللہ ضعیف و شریک القاضی مدلس ہیں۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، الترمذی، كتاب الأدب، باب ماجاء كيف يشمت العاطس، رقم: ٢٧٤٠، ہلال بن یساف نے سالم بن عبید کو نہیں پایا۔

[5] صحیح بخاری، كتاب الادب، باب اذا عطس كيف يُشَمَّتُ، رقم: ٦٢٢٤۔

خادم کو دعا دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کا پانی لا کر دیا تو آپ نے مجھے یہ دعا دی:

﴿۵۵۴﴾ ((اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ)) [1]

"اے اللہ! اسے فقیہ (بہت بڑا عالم) بنا دے۔"

ہنسی کی دعا

﴿۵۵۵﴾ اپنے دوست کو ہنستا ہوا دیکھ کر ((أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ)) کہنا مسنون ہے۔ [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب وضع الماء عند الخلاء، رقم: ۱۴۳؛ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابن عباس، رقم: ۲۴۷۷ (۶۳۶۸)۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الادب، باب التبسّم والضحك، رقم: ۶۰۸۵؛ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، رقم: ۲۳۹۶ (۶۲۰۲)۔

استعاذہ، پناہ مانگنے کی دعائیں

انسان زمانے کی پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے۔ یہ تکلیفیں عموماً اپنی سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے ہیں، ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہر شخص کوشش کرتا ہے، لیکن سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مصائب اور پریشانیوں سے پناہ مانگی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہی تعلیم دی ہے کہ جب کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو، اللہ تعالیٰ ان تکلیفوں کو دور کر دے گا۔ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبتوں کو دور فرمایا اور عیش کی زندگی عطا فرمائی، اگر ہم بھی اپنی مصیبتوں کے دور کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کریں تو ان شاء اللہ مصیبتیں اور تکالیف دور ہوں گی۔ آپ استعاذہ والی دعاؤں کو (یعنی جن دعاؤں میں شرارت نفس اور شیطان اور دوزخ وغیرہ سے پناہ مانگی جاتی ہے) حسب معمول بوقت ضرورت ضرور پڑھا کیجئے، اللہ تعالیٰ ہماری اور سب مسلمانوں کی مشکلوں اور مصیبتوں کو دور فرمائے۔ آمین

بُرے ہمسائے سے پناہ کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''تم بُرے ہمسائے اور پڑوسی سے اللہ کی پناہ چاہتے رہو اور یہ دعا پڑھا کرو۔''

﴿۵۵۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ)) [1]

---

[1] اسنادہ ضعیف، الأدب المفرد للبخاري: ۱۱۷ واللفظ له، سلیمان بن حیان اور ابن عجلان دونوں مدلس ہیں اور عن سے روایت ہے۔

تنبیہ: برے ہمسائے سے پناہ طلب کرنا ثابت ہے، لیکن مذکورہ الفاظ کے ساتھ نہیں، دیکھیے سنن النسائی: ۵۵۰۴۔

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُرے ہمسائے سے سکونت کے گھر میں، کیونکہ جنگل کا ہمسایہ بدل جاتا ہے۔''

﴿۵۵۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ)) ❶

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، بُرے دن اور رات اور بُری گھڑی سے اور بُرے ساتھی سے اور بُرے ہمسائے سے رہنے کے گھر میں۔''

بدبختی سے پناہ کی دعا

رسول اللہ ﷺ بدبختی سے پناہ مانگا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۵۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشِّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ)) ❷

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے، اور بُرے فیصلے سے اور دشمنوں کی خوشی سے۔''

رنج وغم سے پناہ کی دعا

رسول اللہ ﷺ رنج وغم سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۵۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)) ❸

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے، عاجزی وبخیلی، بزدلی اور

---

❶ **اسناده حسن**، المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٢٩٤، رقم: ٨١٠۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء، رقم: ٦٣٤٧؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فی التعوّذ سوء القضاء، رقم: ٢٧٠٧ (٦٨٧٧)۔

❸ صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب الاستعاذة من الجبن...... ، رقم: ٦٣٦٩؛ سنن النسائی، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الهم، رقم: ٥٤٥١۔

لوگوں کے قہر سے۔''

آنکھ اور کان کی بُرائی سے پناہ کی دعا

حضرت شَکَل ابنُ حُمَیْد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آ کر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسی دعا بتائیں جسے میں پڑھ لیا کروں تو رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہو:

﴿٥٦٠﴾ ((اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کان، آنکھ اور دل وزبان اور منی (شہوت) کی بُرائی سے۔''

زوال نعمت سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ زوال نعمت سے پناہ مانگنے کے لیے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿٥٦١﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)) [2]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے چھن جانے سے اور تیری عافیت کے پھر جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے ہر طرح کے غصے سے۔''

---

[1] **اسناده حسن** ، سنن ابی داود، كتاب الوتر، باب فی الاستعاذة، رقم: ١٥٥١؛ سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب الدعاء (٧٤)، رقم: ٣٤٩٢؛ سنن النسائی، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من شر البصر، رقم: ٥٤٥٨۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الرقاق، باب اكثر اهل الجنة الفقراء، رقم: ٢٧٣٩ (٦٩٤٤)۔

کاہل وجودی اور بزدلی سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدحالی، بزدلی اور بخیلی وغیرہ سے پناہ مانگنے کے لیے یہ دعا سکھائی تھی:

﴿۵۶۲﴾((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِوَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَكِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ)) ❶

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور کاہلی سے، بخیلی، بزدلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! میرے نفس کو پرہیز گاری عطا فرما، اور اسے پاک کر دے، تو سب سے اچھا پاک صاف کرنیوالا ہے، تو ہی اس نفس کا مولا اور آقا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔''

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کی دعا

محتاجی اور ذلت سے پناہ مانگنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۶۳﴾((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ)) ❷

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، رقم: ۲۷۲۲ (۶۹۰۶)۔

❷ اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الستعاذة، رقم: ۱۵٤٤؛ سنن النسائی، کتاب الستعاذة، باب الاستعاذة من الذلة، رقم: ۵٤٦۲۔

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی، مال کی کمی اور ذلت سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔“

بھوک سے پناہ مانگنے کی دعا

سردار دو عالم رسول اکرم ﷺ کو جب بھوک ستاتی تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿٥٦٤﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهٗ بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ)) ❶

”یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک سے، بُرا ساتھی ہونے کی وجہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے، کیونکہ وہ بُری عادت ہے۔“

نفاق اور بُری عادتوں سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھ کر نفاق اور بُرے اخلاق سے پناہ مانگتے تھے:

﴿٥٦٥﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ)) ❷

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں مخالفت، نفاق اور بُرے اخلاق سے۔“

﴿٥٦٦﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ)) ❸

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُری عادتوں، بُرے کاموں اور بُری

---

❶ **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذہ، رقم: ١٥٤٧؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الجوع، رقم: ٥٤٧٠، محمد بن عجلان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

❷ **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الاستعاذۃ، رقم: ١٥٤٦؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الشقاق……، رقم: ٥٤٧٣، ضبارہ بن عبداللہ بن ابی سلیک مجہول ہے۔

❸ **صحیح**، سنن الترمذی، الدعوات، باب الدعاء ام سلمہ، رقم: ٣٥٩١۔

خواہشوں سے۔''

گمراہی سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھ کر گمراہی سے پناہ مانگا کرتے تھے:

﴿۵٦٧﴾ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ)) [1]

''اے اللہ! میں تیرا فرماں بردار ہوں، تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی بھروسا کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے دشمنوں سے جھگڑا کیا۔ یا اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تیری عزت کے ذریعے سے پناہ چاہتا ہوں، اس بات سے کہ گمراہ کر دے تو مجھے، تو ہی ہمیشہ زندہ رہے گا اور انسان اور جن سب مر جائیں گے۔''

کفر سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھ کر کفر سے پناہ مانگتے:

﴿۵٦٨﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ)) [2]

''یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر اور محتاجی سے۔''

ضعیف العمری سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ مذکورہ دعا صحابہ کرام کو سکھاتے اور خود بھی پڑھا کرتے تھے:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول الله تعالیٰ......، رقم: ۷۳۸۳؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل......، رقم: ۲۷۱۷ (۶۸۹۹)۔

[2] **اسنادہ حسن**، سنن النسائی، کتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من شر الکفر، رقم: ۵۴۸۷۔

﴿۵۶۹﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))❶

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل، بزدلی اور نکمی عمر سے، اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔''

ڈوبنے، جل جانے اور گر جانے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھ کر ڈوبنے اور گر کر مرنے وغیرہ سے پناہ مانگا کرتے تھے:

﴿۵۷۰﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا))❷

''اے اللہ! دب کر مرنے، گر کر مرنے، ڈوب کر مرنے، جل کر مرنے اور انتہائی بڑھاپے (سٹیا جانے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ شیطان موت کے وقت مجھے بدحواس کر دے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تیرے راستہ میں میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر مڑوں اور پناہ چاہتا ہوں کہ میں موذی کے ڈسنے سے مروں۔''

دجّال کے فتنے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھ کر مسیح الدجّال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے:

﴿۵۷۱﴾((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الاستعاذۃ من ارذل العمر، رقم: ٦٣٧٠، ٦٣٧٤۔

❷ **اسنادہ حسن**، سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، رقم: ١٥٥٢؛ سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من التردی والهدم، رقم: ٥٥٣٥۔

عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)) ❶

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دجال کی شرارت سے۔''

طمع اور لالچ کی بُرائی سے پناہ کی دعا

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم طمع اور لالچ کی بُرائی سے پناہ مانگا کرو، یعنی یوں کہو:

۵۷۲ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ طَمَعٍ يَّهْدِیْ اِلٰى طَبَعٍ)) ❷

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے لالچ سے جو مہر لگنے تک پہنچا دے۔''

نفس کی برائی سے پناہ مانگنے کی دعا

نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو یہ دعا تعلیم فرمائی تھی۔

۵۷۳ ((اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ)) ❸

''اے اللہ! میرے دل میں بھلائی ڈال دے اور مجھے میرے نفس کی برائی سے بچا دے۔''

دولت کے فتنے سے پناہ مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھ کر غنا (دولت کے) فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے:

۵۷۴ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَ عَذَابِ النَّارِ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، رقم: ۱۳۷۷؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلاة، رقم: ۵۸۸ (۱۳۲۸)۔

❷ **اسناده ضعیف**، مسند احمد، ۵/ ۲۳۲؛ المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۳۳، عبداللہ بن عامر الاسلمی ضعیف ہے۔ ❸ **اسناده ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۶۹) رقم: ۳۴۸۳، حسن بصری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَآءِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَ بَاعِدْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَا عَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ)) [1]

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کے عذاب اور آگ کے فتنے، قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب اور مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے اور غنا کے فتنہ کی برائی سے، اور محتاجی کے فتنہ کی برائی سے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو دھودے برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دل کو صاف کردے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کردیتا ہے، میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری فرما، جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔ اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں سستی، بڑھاپے، قرض اور گناہ سے۔''

استغفار

استغفار کے معنی معافی مانگنے کے ہیں، اللہ تعالیٰ استغفار، یعنی معافی مانگنے سے بہت خوش ہوتا ہے اور تمام گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔ [2]

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''جو ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے، اللہ اس کو رنج وغم اور تنگی سے نجات دے کر ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے، جہاں سے اُسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔'' [3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنة الفقر، رقم: ٦٣٧٧؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر الفتن......، رقم: ٥٨٩ (٦٨٧١)۔

[2] **اسناده حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب الحدیث القدسی......، رقم: ٣٥٤٠۔

[3] **اسناده ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذہ، رقم: ١٥١٨؛ سنن ابن ماجه، کتاب الادب، باب الاستغفار، رقم: ٣٨١٩، حکم بن مصعب مجہول ہے۔

شیطان نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لازم کر رکھا ہے کہ جب تک اس کے بندے توبہ واستغفار کرتے رہیں گے وہ معاف فرماتا رہے گا۔ (1)

قیامت کے دن لوگوں کو بڑے بڑے درجے ملیں گے۔ جنہیں پا کر وہ کہیں گے اے اللہ! یہ درجے ہمیں کیسے مل گئے، ہمارے تو ایسے اعمال نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری اولاد کے استغفار (دعا) کی وجہ سے۔ (2)

اور گناہوں سے توبہ واستغفار کرنے کی وجہ سے آدمی ایسا ہو جاتا ہے گویا گناہ کیا ہی نہیں۔ (3)

نبی اکرم ﷺ باوجود معصوم ہونے کے دن میں ستر (۷۰) مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتے۔ (4)

اور ذیل کی دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے۔ اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر نیک عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

(۵۷۵) ((رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)) (5)

''اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بلاشبہ تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔''

(۵۷۶) ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ)) (6)

---

(1) **اسناده حسن**، مسند احمد: ۳/ ۲۹؛ المستدرك للحاكم، ٤/ ۲٦۱، من طريق آخر و صححه ووافقه الذهبی۔ (2) **اسناده حسن**، سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب بر الوالدين، رقم: ۳٦٥۷؛ مسند احمد: ۲/ ۳٦۳۔ (3) **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة رقم: ٤۲٥۰، ابوعبیدہ کا اپنے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ (4) صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب استغفار النبی ﷺ فی اليوم والليلة، رقم: ٦۳۰۷۔ (5) **صحيح**، سنن ابی داؤد، كتاب الوتر، باب فی الاستغفار، رقم: ۱٥۱٦؛ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا قام من مجلسه رقم: ۳٤۳٤؛ ابن ماجه، كتاب الادب، باب الاستغفار، رقم: ۳۸۱٤۔

(6) **حسن**، سنن ابی داؤد، كتاب الوتر، بابٌ فی الاستغفار، رقم: ۱٥۱۷؛ سنن ترمذی، كتاب الدعوات، بابٌ فی دعاء الضيف، رقم: ۳٥۷۷۔

''میں بخشش چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی، جو ہمیشہ زندہ وقائم رہے گا اور میں اسی کی طرف متوجہ ہوں۔''

﴿۵۷۷﴾((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلاَّ اَنْتَ)) [1]

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا غلام ہوں اور میں تیرے وعدے اور اقرار پر ہوں، جہاں تک مجھ سے ہوسکتا ہے۔ اپنے کئے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا معترف ہوں، تو مجھے بخش دے، بے شک گناہوں کا بخشنے والا تو ہی ہے۔''

﴿۵۷۸﴾((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمَدِيْ وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) [2]

''یا اللہ! میری خطاؤں کو بخش دے، اور میری نادانی اور میری زیادتی کو میرے کام میں اور جس کام کو تو بخوبی جانتا ہے۔ اے اللہ! میری دانستہ ونادانستہ اور ہنسی مذاق کی خطاؤں کو اور ہر اس گناہ کو جو میں نے کیا، بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا اور ہر چیز پر تو ہی قادر ہے۔''

﴿۵۷۹﴾((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، رقم: ٦٣٠٦۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ اللّٰهم اغفرلی، رقم: ٦٣٩٨؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، رقم: ٢٧١٩ (٦٩٠١)۔

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَانَنَا كُلَّهٗ)) [1]

''اے اللہ! ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما، ہم سے خوش ہوجا، ہماری دعا قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل کردے، ہمیں دوزخ سے نجات دے اور ہمارے سب کاموں کو سنوار دے۔''

﴿۵۸۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَائِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا)) [2]

''اے اللہ! ہمارے دلوں میں الفت ڈال دے، ہمارے درمیان اصلاح کردے، ہمیں سلامتی کی راہ دکھا دے اور ہمیں تاریکی سے نجات دے کر روشنی کی طرف لے چل، اور ظاہر و پوشیدہ گناہوں سے ہمیں بچالے اور ہمارے کانوں، آنکھوں، دلوں، بیویوں اور ہمارے بچوں میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما، تو ہی سب سے زیادہ توبہ قبول کرنے اور رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنا اور اس کی ثنا کرنے والا بنا دے اور ہم پر ان نعمتوں کو پورا کردے۔''

﴿۵۸۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ)) [3]

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ ﷺ، رقم: ۳۸۳۶، ابومرزوق ضعیف ہے۔ [2] **صحیح**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب التشہد، رقم: ۹۶۹۔ [3] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ اللّٰھم اغْفِرْلِیْ ما قدمت، رقم: ۶۳۹۸؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی الادعیۃ، رقم: ۲۷۱۹ (۶۹۰۱)۔

"اے اللہ! میرے ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو ظاہری اور مخفی طور پر کئے اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔"

تسبیحات کی فضیلت

تسبیح کے معنی پاکی وصفائی بیان کرنے کے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتے ہیں اور فی الحقیقت اللہ تعالیٰ پاک وصاف ہے۔ اس کی پاکی بیان کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس کی پاکی بیان کرنے والے ان کلمات کی برکت سے اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں گے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر روز سو بار ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ)) کہنے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔" [1]

اور ایک مرتبہ کہنے سے دس نیکیاں، دس دفعہ کہنے سے سو نیکیاں اور سو بار کہنے سے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ [2]

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ)) اللہ کے نزدیک بہت پیارے ہیں۔ زبان پر بہت آسان ہیں اور قیامت کے دن ترازو میں بہت وزنی ہوں گے۔ [3]

اور ((سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ)) کہنے سے جنت میں کھجوروں کا درخت لگایا جاتا ہے۔ [4]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح، رقم: ٦٤٠٥؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء، رقم: ٢٦٩١ (٦٨٤٢)۔

[2] **اسنادہ ضعیف جدا**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (٦١) رقم: ٣٤٧٠۔ داود بن الزبرقان متروک راوی ہے۔

تنبیہ: اس مفہوم کی ایک حدیث السنن الکبری للنسائی: ٨٨٩٩ و سندہ حسن میں ہے۔

[3] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ ونضع الموازین القسط، رقم: ٧٥٦٣؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء، رقم: ٢٦٩٤ (٦٨٤٦)۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضائل سبحان اللہ وبحمدہ، رقم: ٣٤٦٥۔ ابو الزبیر مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

اور ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) نصف ترازو ہے اور ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ترازو بھر کر ثواب ہے۔ [1] اور رسول اللہ ﷺ نے خصوصیت سے عورتوں کے لیے فرمایا: ''تم اپنی انگلیوں پر سُبْحَانَ اللّٰہِ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ قیامت کے روز یہ کلمات گواہی دیں گے۔'' [2]

اور آپ ﷺ خود بھی: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰی نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ)) کو کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ [3]

نیز درج ذیل دعاؤں کے پڑھنے کا حکم فرمایا:

[۵۸۲] ((سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی كِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهَ مِلْءَ مَا اَحْصٰی كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی كِتَابُهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی كِتَابُهٗ)) [4]

''میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اس کی پاکی ہے اتنی جتنی مخلوق دنیا میں ہے اور اللہ کی پاکی ہے ہر چیز کے بھراؤ کے موافق، اللہ کی پاکی ہے اس چیز کے شمار کے برابر جس کو اس کی کتاب نے جمع کیا

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فیہ حدیثان التسبیح نصف المیزان، رقم: ۳۵۱۸، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی ضعیف اور دوسری روایت میں رجل مجہول ہے۔

[2] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب التسبیح بالحصی، رقم: ۱۵۰۱؛ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۲۰)، رقم:۳۵۸۳۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح اوّل النہار......، رقم:۲۷۲۶ (۶۹۱۳)۔ [4] **اسنادہ حسن**، مسند احمد: ۵/ ۲۴۹، وصححہ الحاکم: ۱/ ۵۱۳ ووافقہ الذھبی؛ ابن خزیمہ: ۷۵۴ وابن حبان: ۸۳۰۔

ہے اور اللہ کی پاکی ہے بقدر بھرنے اس چیز کے جس کو اس کتاب نے جمع کیا ہے، اور اللہ کی تعریف ہے اتنی کہ جتنی مخلوق اس نے پیدا کی اور اللہ کی تعریف ہے اس کی مخلوق کے برابر، اور اللہ کی تعریف ہے ہر چیز کی گنتی کے برابر اور اللہ کی تعریف ہے ہر چیز کے برابر، اور اللہ کی تعریف ہے اس گنتی کے مقدار کے برابر جس کو اس کی کتاب نے جمع کیا ہے اور اللہ کی تعریف ہے اس کی کتاب کے بھراؤ کے برابر۔''

لاحول ولا قوۃ کے فضائل

۵۸۳ اس دعا کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔'' [1]

اور آپ نے فرمایا: ''جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔'' [2]

اسی طرح آپ نے فرمایا: ''یہ جنت کے درختوں میں سے ہے۔'' [3]

''اس کے پڑھنے سے ننانوے بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔'' [4]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کو میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا مطلب جانتے ہو کیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ سے پھرنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی حفاظت سے اور اللہ کی عبادت کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔'' [5]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول لاحول ولاقوة الا باللہ، رقم: ٦٤٠٩؛ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت الذکر، رقم: ٢٧٠٤ (٦٨٦٢)۔ [2] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فضل لاحول ولا قوة الا باللہ، رقم: ٣٥٨١۔ [3] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد، ٥/٤١٨؛ صحیح ابن حبان: ٨٢١، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر مجہول ہے۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاكم: ١/ ٥٤٢، بشر بن رافع ضعیف ہے۔

[5] **اسنادہ ضعیف**، کشف الاستار زوائد بزار: ٣٠٨٣، عبداللہ بن خراش ضعیف راوی ہے۔

اللہ سے سوال کرنے کی دعائیں

سوال کے معنی درخواست کرنے اور مانگنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سوال کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے، لہٰذا ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعائیں امت کو تعلیم فرمائی ہیں اور آپ خود بھی پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حسب ضرورت پڑھا کرتے تھے۔ وہ دعائیں یہ ہیں:

حسن عبادت، لسان صادق، قلب سلیم کے لیے دعا

۵۸۴ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثُّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِیْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِیْمًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے اسلام پر ثابت قدمی، ہدایت کی پختگی، تیری نعمتوں کی شکرگزاری کی توفیق اور اچھی طرح سے عبادت کرنے کی توفیق کا طلب گار ہوں سچی زبان، سلامت رہنے والا دل اور اچھی عادت کا سوال کرتا ہوں اور ان برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن کو تو جانتا ہے۔ اور بخشش چاہتا ہوں ان گناہوں سے جن کو تو جانتا ہے تو ہی غیب جاننے والا ہے۔''

محبت الٰہی کی دعا

رسول اللہ ﷺ محبت الٰہی طلب کرنے کے لیے اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

---

[1] اسنادہ ضعیف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۲۳) رقم: ۳۴۰۷ رجل من بنی حنظلہ مجہول ہے۔

تنبیہ: دعا کے مذکورہ الفاظ سے تھوڑے سے فرق کے ساتھ یہ دعا سنن النسائی، کتاب السھو، باب (۶۱) نوع آخر من الدعاء، رقم: ۱۳۰۵ وسندہ حسن، میں بھی موجود ہے۔

﴿۵۸۵﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تیرے چاہنے والوں کی محبت کا طلب گار ہوں اور ایسے عمل کی توفیق چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت کی طرف لے جائے۔ اے اللہ! مجھے اپنی محبت میری جان، مال، اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ عطا فرما۔''

﴿۵۸۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا فِيْمَا تُحِبُّ)) [2]

''اے اللہ! مجھے اپنی محبت اور ان لوگوں کی محبت عطا کر جن کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع پہنچائے۔ اے اللہ! جو محبت کی چیز تو نے مجھے دی ہے اس کو تو اپنی محبوب چیز کے لیے میرے لیے قوت بنا دے۔ اے اللہ! جو محبت تو نے عطا فرمائی ہے اسے تو اپنی محبت کی چیزوں کے لیے میری دل جمعی کا سبب بنا دے۔''

خدا سے ڈرنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ ڈر وخوف اور خشیتِ الٰہی کے بارے میں ہر مجلس سے اٹھتے وقت اس دعا کو پڑھتے تھے:

﴿۵۸۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ

---

[1] اسناده حسن، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء داود (۷۲)، رقم: ۳٤۹۰، عبداللہ بن ربیعہ حسن الحدیث راوی ہیں۔

[2] اسناده ضعيف، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۷۲) رقم ۳٤۹۱، سفیان بن وکیع ضعیف راوی ہے۔

الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا)) [1]

''اے اللہ! ہمیں اپنا ایسا خوف عطا فرما جو ہماری اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ایسی اطاعت عنایت فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین مرحمت فرما جس سے تو ہماری دنیا کی مصیبتوں کو آسان کر دے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے تو ہمارے کانوں، آنکھوں اور قوتوں سے ہمیں فائدہ پہنچا اور ہر ایک کو ہمارا وارث بنا اور ہمارا انتقام ہمارے ظالموں پر مقرر فرما اور ہمارے دشمنوں پر ہماری امداد فرما اور ہمارے دین میں مصیبت مت ڈال، اور دنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز مت بنا اور نہ ہمارے انتہائی علم کو، اور نہ ایسے شخص کو ہمارے اوپر مسلط فرما جو ہمارے حال پر رحم نہ کرے۔''

اللہ کی رضا اور اس کے دیدار کے لیے دعا

اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور اس کے دیدار کے حصول کے لیے رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۸۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ، اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ

---

[1] **اسنادہ صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۷۹) رقم: ۳۵۰۲، وقال: "حسن غریب" وصححه الحاکم: ۱/ ۵۲۸ و وافقه الذهبی۔

وَالْغِنٰی وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِكَ فِیْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ)) [1]

''اے اللہ! اپنے علم غیب کی برکت سے اور اپنی اس قدرت کے ذریعے سے جو تیری مخلوق پر ہے، تو مجھے زندہ رکھ، جب تک تو جانتا ہے کہ میرا جینا اچھا ہے اور مجھے مار دے جب تو جانتا ہے کہ میرا مر جانا بہتر ہے۔ اے اللہ! میں ظاہر اور باطن میں تیرا خوف چاہتا ہوں اور خوشی اور غصے کے وقت حق بات کہنے کی توفیق چاہتا ہوں اور محتاجی اور آسودگی کی حالت میں میانہ روی چاہتا ہوں اور نہ ختم ہونے والی نعمت مانگتا ہوں، اور نہ موقوف ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک اور تیری رضامندی مرنے کے بعد چاہتا ہوں، اچھے عیش کا طالب ہوں اور تیرے چہرۂ انور دیکھنے کی لذت کا آرزومند ہوں اور تیری ملاقات کا شائق ہوں بغیر کسی ایسی تکلیف کے جو نقصان پہنچائے اور بغیر کسی ایسے فتنے کے جو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا رہنما بنا دے۔ آمین۔''

پرہیز گاری اور دیانتداری کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

(۵۸۹) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ)) [2]

---

[1] **اسناده حسن**، سنن النسائی، کتاب السهو، باب (٦٢) رقم: ١٣٠٦، ١٣٠٧؛ صححه ابن حبان: ٥٠٩، والحاكم ١/ ٥٢٤، ووافقه الذهبی۔ [2] **اسناده ضعيف**، الدعوات الكبير للبيهقی: ١/ ١٦٩، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی مشہور ضعیف راوی ہے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی، پرہیزگاری، دیانت داری، خوش خلقی اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔''

دل کی صفائی کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۹۰﴾((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَا وَلِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ)) [1]

''اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، میرے کام کو دکھاوے سے، زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک صاف کردے، کیونکہ تو آنکھ کی خیانت اور دل کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔''

﴿۵۹۱﴾((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ)) [2]

''اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا کردے اور میرے ظاہر کو بھی اچھا کردے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ چیز مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے، یعنی اہل، مال اور اولاد جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہوں۔''

عزت اور مرتبہ چاہنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ اس دعا کو پڑھتے تھے:

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، الدعوات الکبیر للبیهقی: ۱/ ۱٦۸، فرج بن فضالہ اور عبدالرحمٰن بن زیادہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔ [2] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۲۳)، رقم: ۳۵۸٦ ابوشیبہ عبدالرحمٰن ضعیف ہے۔

﴿۵۹۲﴾((اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَکْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا)) 1

''اے اللہ! ہمارے مال، اولاد، تقویٰ و پرہیزگاری اور دینداری کو بڑھا، ہمیں بڑھا گھٹا نہیں اور ہمیں عزت دے، ذلیل مت کر اور ہمیں عطا فرما محروم نہ کر اور ہمیں بڑھا اور غیروں کو ہم پر نہ بڑھا اور ہمیں خوش کر دے اور ہم سے راضی ہو جا۔''

علم میں اضافے کی دعا

رسول اللہ ﷺ علم میں اضافے کے لیے اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۵۹۳﴾((اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ)) 2

''اے اللہ! جو بات تو نے مجھے سکھائی ہے اس سے تو مجھے فائدہ دے اور فائدہ دینے والی بات مجھے سکھا دے اور میرے علم کو بڑھا دے، ہر حالت میں اللہ کی تعریف ہے اور میں اللہ سے دوزخ والوں کی حالت سے پناہ مانگتا ہوں۔''

دل کے غصہ کو دور کرنے کی دعا

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی دعا بتا دیجئے جو میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے یہ دعا بتائی کہ تم اس کو پڑھتی رہو:

﴿۵۹۴﴾((اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ، اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاذْھَبْ غَیْظَ

---

1 **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة المومنون، رقم: ۳۱۷۳۔ یونس راوی مجہول ہے۔

2 **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب سبق المفردون، رقم: ۳۵۹۹؛ سنن ابن ماجه، کتاب السنة، باب الانتقاع بالعلم والعمل، رقم: ۲۵۱، ۳۸۳۳، موسیٰ بن عبیدہ ضعیف اور اس کا شیخ مجہول ہے۔

قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا)) [1]

''اے اللہ! نبی محمد ﷺ کے پروردگار، میرے گناہ بخش دے، اور میرے دل کے غصہ کو نکال دے اور جب تک تو مجھے زندہ رکھے۔ گمراہ کرنے والے فتنوں سے نجات دے۔''

آخری عمر کو بہترین بنانے کی دعا

اس دعا کو رسول اللہ ﷺ نے بہت پسند فرمایا ہے:

۵۹۵ ((يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرُ وَيَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِيْ قَعْرِهٖ وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهٖ، اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ)) [2]

''اے اللہ! وہ ذات کہ آنکھیں جس کے دیدار کی تاب نہیں لاسکتیں، خیالات وتفکرات جسے پا نہیں سکتے، ثنا خواں جس کی تعریف وتوصیف نہیں کر سکتے۔ حوادث جسے متغیر نہیں کر سکتے، گردش زمانہ جسے ڈرا نہیں سکتی، جو پہاڑوں کے بوجھ اور دریاؤں کے پیمانے جانتا ہے۔ مینہ کی بوندیں اور درختوں کے پتے جس کے شمار میں ہیں اور نیز اس چیز کی تعداد جسے رات اپنی تاریکی میں چھپالیتی ہے اور دن اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے اور نہ اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا سکتا ہے اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو چھپا سکتی ہے اور نہ دریا اس چیز کو جو

---

[1] **اسناده حسن**، مسند احمد: ٦/ ٣٠٢، شہر بن حوشب حسن الحدیث راوی ہیں۔

[2] **اسناده ضعیف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ٦/ ٤٧٣ رقم: ٩٤٤٨، یعقوب بن اسحاق بن الزبیر مجہول اور حمید الطویل مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

اس کی گہرائی میں ہے اور نہ پہاڑ اس چیز کو جو اس کی کان میں ہے چھپا سکتا ہے، میری آخری عمر کو بہترین عمر اور میرے آخری عمل کو بہترین عمل فرما اور میرا بہترین دن وہ کر جس روز میں تجھ سے ملوں۔"

آگ جہنم سے بچنے کی دعا

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو یہ دعا بتائی تھی:

﴿٥٩٦﴾((يَامَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَامَنْ لَاَّ تُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَيَا عَظِيْمَ الْعَفْوِيَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ يَابَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَاصَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى يَامُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَامُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَارَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا، اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَاَّ تُشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ)) [1]

"اے وہ ذات! جس نے اچھائی کو ظاہر کیا اور برائی کو چھپایا، اے وہ جو گناہوں پر مواخذہ نہیں کرتا، اور عیبوں کی پردہ دری نہیں کرتا۔ اے بہت معاف کرنے والے! اے بہت درگزر کرنے والے! اے عام بخشش کرنے والے! اے دونوں ہاتھ رحمت سے کشادہ کرنے والے! اے ہر راز کے رازدار! اے ہر شکایت کے منتہی! اے بڑے درگزر کرنے والے! اے بڑے احسان کرنے والے، اے استحقاق سے پہلے نعمتوں کو دینے والے۔ اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک! اے ہماری رغبت کی انتہا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ میرے بدن کو (جہنم کی) آگ سے نہ بھوننا۔"

---

[1] **اسناده ضعيف**، المستدرك للحاكم: ١/ ٥٤٤، ٥٤٥، اس روایت میں بعض علتوں کے ساتھ ابن جریج کی تدلیس بھی ہے، یہ مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

کار خیر کے طلب اور ترک منکر کی دعا

یہ دعا رسول اللہ ﷺ کو پڑھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے سکھائی کہ آپ اسے پڑھتے رہیے، پھر آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ''تم اس دعا کو آپس میں سیکھو اور سیکھاؤ۔''

﴿۵۹۷﴾((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدتَّ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُ اِلٰی حُبِّكَ)) ❶

''اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور برے کاموں کے چھوڑنے کی درخواست کرتا ہوں، مسکینوں اور غریبوں کی محبت کی دعا مانگتا ہوں اور تو مجھے بخش دے اور میرے حال پر رحم کر اور جب تو کسی قوم کو فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کرے تو، اس فتنہ سے پہلے مجھے اٹھا لے، یعنی فتنے میں مجھے مبتلا نہ کر اور مجھے اپنے محبین کی محبت دے اور ایسے نیک کام کی محبت دے جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔''

اسلام پر قائم رہنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشکل اور مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھنے کے لیے فرمایا:

﴿۵۹۸﴾((اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَیْرٍ خَزَائِنُهٗ بِیَدِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهٗ بِیَدِكَ)) ❷

---

❶ **حسن**، سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب سورة ص، رقم:۳۲۳۳، ۳۲۳۵۔

❷ **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۲۵، عبداللہ بن صالح ضعیف ہے۔

''اے اللہ! مجھے اٹھتے، بیٹھتے اور جاگتے اسلام ہی پر قائم رکھ اور کسی دشمن اور کسی حاسد کو مجھ پر طعنہ زنی کا موقع نہ دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ سب بھلائیاں مانگتا ہوں جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر شر سے جو تیرے ہاتھ میں ہے۔''

غریبی اور محتاجی سے بچنے کی دعا

﴿۵۹۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) [1]

''اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے مانگتا ہوں کہ تو ہی اوّل ہے، تجھ سے پہلے کوئی نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں۔ تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی باطن ہے، تیرے نیچے کوئی چیز نہیں کہ میرے قرض کو تو ادا کر دے اور ہماری مفلسی اور محتاجی کو دولت مندی میں بدل دے۔''

شکر گزار بننے کی دعا

﴿۶۰۰﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا)) [2]

''اے اللہ! مجھے بہت صبر کرنے والا اور بہت شکر کرنے والا بنا دے اور مجھے میری نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، رقم: ۲۷۱۳ (۶۸۸۹)۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، مسند بزار: ۳۱۹۸، عقبہ بن عبداللہ الاصم ضعیف و مدلس راوی ہے۔

طلب رزق کی دعا

﴿۶۰۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ رِضَاكَ ضُعْفِیْ وَخُذْلِیَ الْخَیْرَ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَائِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ)) [1]

''اے اللہ! میں کمزور ہوں تو میری کمزوری کو اپنی رضا کے طلب میں قوت دے اور بھلائی کی توفیق عنایت فرما اور اسلام کو میری پسندیدگی کی انتہا بنا دے۔ اے اللہ! میں کمزور ہوں، مجھے قوت دے۔ میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے میں فقیر ہوں مجھے روزی دے۔''

جامع دعا

﴿۶۰۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَیْكَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَیْتَ وَاِذَا اسْتَرْحَمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ فَرَّجْتَ)) [2]

''اے اللہ! تیرے پاکیزہ عمدہ، مبارک، محبوب اور پسندیدہ نام کی برکت سے میں درخواست کرتا ہوں کہ جب تجھ سے دعا کی جاتی ہے، تو قبول فرماتا ہے اور جب تجھ سے سوال کیا جاتا ہے، تو دیتا ہے اور جب رحم کی اپیل کی جاتی ہے، تو رحم فرماتا ہے اور جب خلاصی کی درخواست دی جاتی ہے، تو خلاصی فرماتا ہے۔''

کاموں کے آسان کرنے کی دعا

﴿۶۰۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِیْ فِیْ تَیْسِرِ کُلِّ عَسِیْرٍ فَاِنَّ تَیْسِیْرَ کُلِّ

---

[1] **اسناده ضعيف جدا**، المستدرك للحاكم، ۱/ ۵۲۷؛ المعجم الاوسط للطبراني، ۵/ ۶۲، رقم: ۶۵۸۵، ابوداود نفیع بن حارث متروک راوی ہے۔

[2] **اسناده ضعيف**، سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب اسم الله الاعظم، رقم: ۳۸۵۹۔ ابوشیبہ مجہول الحال راوی ہے۔

عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَاَسْئَلُكَ الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) [1]

''اے اللہ! میرے مشکل کاموں کو آسان کردے، کیونکہ ہر مشکل کام تیرے نزدیک آسان ہے۔ میں تجھ سے ہر امور میں آسانی اور دنیا وآخرت کی معافی کا طالب ہوں۔''

ہدایت مانگنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ حصول ہدایت کے لیے ان دعاؤں کو پڑھا کرتے تھے:

۶۰۴ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)) [2]

''اے اللہ! میں ہدایت، پرہیزگاری، عفت اور بے پرواہی کا طلب گار ہوں۔''

۶۰۵ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ)) [3]

''اے اللہ! مجھے صحیح رہنمائی عطا کر اور سیدھا راستہ بتا دے۔''

۶۰۶ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) [4]

''یا اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت دے اور روزی عطا فرما۔''

۶۰۷ ((رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْلِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِالْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ

---

[1] اسناده ضعيف، المعجم الاوسط للطبرانی: ۱/ ۳۴۴، رقم: ۱۲۵۰، عبدالرحمٰن بن ابراہیم القاص ضعیف راوی ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فى الادعية، رقم: ۲۷۲۱ (۶۹۰۴)۔

[3] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فى الأدعية، رقم: ۲۷۲۵ (۶۹۱۱)۔

[4] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء رقم: ۲۶۹۷ (۶۸۴۹)۔

رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُّنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ)) [1]

''اے میرے پروردگار! میری مدد فرما اور دوسرے کی میرے خلاف مت مدد کر اور مجھے غلبہ دے اور دوسرے کو میرے اوپر مت غالب کر اور مجھے چھپی تدبیریں بتا دے اور کسی دوسرے کو میرے اوپر غالب آنے کی تدبیر نہ بتا اور مجھے ہدایت دے اور میرے لیے ہدایت کو آسان کر دے اور ظالموں پر میری مدد فرما۔ اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار بنا اور تیری یاد کرنے والا اور تجھ سے ڈرنے والا تیرا حکم ماننے والا اور تیری طرف ڈرنے، گڑگڑانے اور عاجزی کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا دے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو دے اور میری دعا قبول فرما لے اور میری دلیل کو ثابت کر دے اور میری زبان سیدھی کر دے اور میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے کینہ نکال دے۔''

اصلاح دنیا کی دعا

رسول اللہ ﷺ دنیا و آخرت کی درستگی اور اصلاح کے بارے میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿۶۰۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ)) [2]

---

[1] **اسناده صحيح**، سنن ابی داود، كتاب الوتر، باب مايقول الرجل اذا سلم، رقم: ١٥١٠؛ سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب رب أعنی ولاتعن......، رقم: ٣٥٥١؛ سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب دعاء رسول اللهﷺ، ٣٨٣٠۔ [2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فی الادعية، رقم: ٢٧٢٠ (٦٩٠٣)۔

''اے اللہ! میرے اس دین کی اصلاح فرما جو میرے کام کی حفاظت کرنے والا ہے اور میری دنیاوی اصلاح فرمادے جس میں میری روزی ہے اور میری آخرت ٹھیک کردے جہاں مجھے دوبارہ جانا ہے اور میری زندگی کو میری ہر ایک بھلائی کی زیادتی کا سبب بنادے اور موت کو ہر ایک برائی سے راحت کا سبب بنادے۔''

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ دعا سکھائی کہ اسے پڑھا کرو:

﴿۶۰۹﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَسْئَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ وَخَيْرَ الْعَمَلِ وَخَيْرَ الثَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيٰوةِ وَالْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَحَقِّقْ اِيْمَانِيْ وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِيْ وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِيْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِيْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِيْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَتَغْفِرَ ذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ سَمْعِيْ وَفِيْ بَصَرِيْ وَفِيْ رُوْحِيْ وَفِيْ خَلْقِيْ وَفِيْ خُلُقِيْ وَفِيْ اَهْلِيْ وَفِيْ مَحْيَايَ وَفِيْ مَمَاتِيْ وَفِيْ عَمَلِيْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِيْ وَاَسْئَلُكَ

الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ))[1]

''اے اللہ! میں تجھ سے اچھی طرح مانگنے کی چیز مانگتا ہوں اور اچھی دعا اور اچھی کامیابی اور اچھے عمل اور اچھا ثواب اور جینے اور مرنے کی اچھائی کو اور ثابت رکھ مجھے (دین اسلام پر) اور (میری نیکیوں کے) پلے کو بھاری کر دے اور میرے ایمان کو ثابت وقائم رکھ اور میرے درجہ کو بلند کر اور میری نماز کو قبول فرما اور میرے گناہ بخش دے اور میں مانگتا ہوں تجھ سے جنت کے بڑے بڑے درجوں کو (اے اللہ! قبول کر) اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اول بھلائی اور آخر بھلائی اور تمام بھلائیوں کو اور اول بھلائی اور آخر بھلائی کو اور ظاہری بھلائی اور باطنی بھلائی کو اور جنت کے بڑے بڑے درجوں کو (اے اللہ! اس کو قبول فرما)۔ اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اس عبادت کی بھلائی جو میں لاتا ہوں اور اس کام کی بھلائی جو کرتا ہوں عضو سے اور اس بھلائی کو جو دل سے کرتا ہوں اور ظاہری اور پوشیدہ بھلائیوں کو اور جنت کے بڑے بڑے درجوں کو۔ (اے اللہ! اسے قبول فرما)۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ میرے ذکر کو بلند کر دے اور میرے گناہ کو دور کر دے اور میرے کام کو اچھا کر دے اور میرے دل کو پاک کر دے اور میری شرمگاہ کی حفاظت کر میرے دل کو روشن کر اور میری نگاہ کو معاف کر اور جنت کے بڑے بڑے مرتبوں کو تجھ سے مانگتا ہوں، اے اللہ! اس کو قبول فرما۔ یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تو میرے کان اور میری آنکھ میں برکت دے اور برکت دے جینے اور مرنے اور میرے کام میں اور میری نیکیوں کو قبول فرما اور جنت میں تجھ سے بڑے بڑے درجوں کو مانگتا ہوں۔ میری اس دعا کو قبول فرما۔''

---

[1] **اسنادہ حسن**، المستدرك للحاكم، ١/ ٥٢٠، وصححه ووافقه الذهبی ؛ المعجم الكبير للطبرانی: ٢٣/ ٣١٦، رقم: ٧١٧، والاوسط: ٤/ ٣٥٣، رقم: ٦٢١٨۔

قناعت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس دعا کو پڑھا کرتے تھے:

﴿٦١٠﴾ ((اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ)) [1]

''اے اللہ! جو چیز تو نے مجھے عطا فرمائی ہے اس میں قناعت اور برکت دے اور تو ہر غائب ہونے والی چیز پر بھلائی کے ساتھ میرا نگہبان اور محافظ ہو جا۔''

﴿٦١١﴾ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَمِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِّيْ خَيْرًا)) [2]

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کا سائل ہوں جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا اور دنیا و آخرت کی تمام برائیوں سے جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں نہیں جانتا تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان بھلائیوں کو مانگتا ہوں جنہیں تیرے بندے اور تیرے نبی نے مانگا ہے اور ان برائیوں سے پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور وہ بات اور وہ کام جو مجھے جنت کے قریب

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاكم ١/ ٥١٠، عطاء بن السائب آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگئے تھے۔ [2] **اسنادہ حسن**، سنن ابن ماجه، كتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، رقم: ٣٧٤٦۔

کردیں اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات اور کام سے جو دوزخ سے نزدیک کرے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر فیصلہ تقدیر میرے حق میں بہتر کردے۔''

روزی کی کشادگی کے لیے دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رزق کے لیے یہ دعا کرتی تھیں:

﴿٦١٢﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ)) [1]

''اے اللہ! میری روزی کشادہ کردے، میرے بڑھاپے اور میری عمر کے ختم ہونے تک۔''

﴿٦١٣﴾ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے روزی کی تنگی کی شکایت کی۔ آپ نے اس سے فرمایا: ''جب تو گھر میں داخل ہو تو سلام کر خواہ کوئی گھر میں ہو یا نہ، پھر مجھ پر درود شریف پڑھ اور سو دفعہ سورۂ اخلاص، یعنی پوری سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھ۔'' اس نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے کشادہ روزی اس کو عطا فرمائی اور وہ مالا مال ہوگیا، اس نے اس دعا کو اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں کو بھی بتایا جس سے سب کو فائدہ پہنچا اور اگر اس کے ساتھ سورۂ فاتحہ بھی پڑھے تو سونے پر سہاگا ہوگا۔ [2]

مال تجارت میں برکت کی دعا

﴿٦١٤﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر کے لیے نکلو تو اپنے ساتھیوں سے حالت اور سہولت میں بہتر اور توشہ میں ان سے بڑھ کر ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''تم ان پانچوں سورتوں کو پڑھ لیا کرو، یعنی

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المستدرك للحاكم، ١/ ٥٤٢، عیسیٰ بن میمون مشہور ضعیف راوی ہے۔

[2] اس روایت کی کوئی اصل میرے علم میں نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

(۱) قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پوری سورۃ (۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ پوری سورۃ (۳) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورت (۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پوری سورۃ (۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پوری سورۃ۔ ہرایک سورہ کو بسم اللہ سے شروع کرو اور بسم اللہ پر ختم کرو۔'' حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سورتوں کی برکت سے میں بہت مالدار ہو گیا، جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ [1]

نظر بد اور مال کی حفاظت کی دعا

﴿۶۱۵﴾ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اپنے جس بندے کو اہل، مال اور اولاد کی قسم سے کوئی عطا فرمائے اور اگر وہ کہے مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو اس نعمت میں موت کے سوا کوئی آفت نہ دیکھے گا۔'' [2]

---

[1] اسنادہ ضعیف، مسند ابی یعلی: ۱۳/ ٤١٤، رقم: ٧٤١٩، اسماعیل بن خالد مجہول ہے۔

[2] اسنادہ ضعیف، شعب الایمان للبیهقی: ٤/ ١٢٤، رقم: ٤٥٢٥؛ المعجم الصغیر للطبرانی: ١/ ٢١٢، عبدالملک بن زرارہ ضعیف راوی ہے۔

ساتویں منزل

کلمہ طیبہ کی فضیلت

﴿٦١٦﴾ کلمہ طیبہ کی احادیث میں بہت فضیلت مذکور ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' [1]

اور دوسری حدیث میں فرمایا: ''اگر تمام آسمان اور زمین والے ایک پلڑے میں رکھے جائیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو دوسرے پلڑے میں تو کلمہ کا پلڑا بھاری ہوگا۔'' [2]

اور فرمایا: ''قیامت کے روز سب سے زیادہ شفاعت کا وہی مستحق ہوگا جو سچے دل سے کلمہ طیبہ پڑھتا ہے۔'' [3]

نیز فرمایا: ''قیامت کے روز ننانوے ۹۹ سجلات اور کلمہ طیبہ کا پرچہ ترازو میں رکھ کر تولا جائے گا تو کلمہ طیبہ کا پرچہ بھاری ہوگا۔ [4]

اور فرمایا: ''سب ذکروں سے بہتر ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔'' [5]

آپ نے فرمایا: ''تم اپنے ایمان کو نیا کرو۔'' عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کس طرح نیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے پڑھا کرو۔'' [6] اور فرمایا: ''جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ دس مرتبہ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب الثیاب البیض، رقم: ٥٨٢٧؛ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی من مات لا یشرك باللہ شیئًا دخل الجنة، رقم: ٩٤ (٢٧٣)۔

[2] **اسنادہ حسن**، عمل الیوم واللیلة للنسائی: ٨٣٤، وصححه ابن حبان، موارد: ٢٣٢٤، والحاکم: ١/ ٥٢٨، ووافقه الذهبی۔

[3] بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، رقم: ٦٥٧٠، ٩٩۔

[4] **اسنادہ صحیح**، سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فیمن یموت وھو یشھد، رقم: ٢٦٣٩؛ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب مایرجیٰ من رحمة الله، رقم: ٤٣٠٠۔

[5] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء أن دعوة المسلم......، رقم: ٣٣٨٣؛ سنن ابن ماجه، کتاب الأدب، باب فضل الحامدین، رقم: ٣٨٠٠۔ [6] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد: ٢/ ٣٥٩؛ المستدرك للحاکم: ٤/ ٢٥٦، صدقہ بن موسیٰ ضعیف ہے۔

پڑھے گا تو وہ چار غلام آزاد کرنے کا ثواب پائے گا اور سو مرتبہ پڑھنے سے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب پائے گا۔ (1) اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور سو گناہ معاف ہوں گے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس سے بہتر کوئی نہ ہوگا مگر جو اس سے زیادہ پڑھے۔'' (2) اور فرمایا: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' یہ دو کلمے ہیں پہلے کلمہ کو عرش تک پہنچنے میں کوئی روک نہیں، اور آسمان اور زمین کے بیچ کو بھی بھر دیتا ہے۔'' (3) اور فرمایا: ''اگر ان دونوں کو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' (4)

کلمہ شہادتین کی فضیلت

(617) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو ((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے گا اس پر دوزخ حرام ہو جائے گی۔)) (5)

اور فرمایا: ((جو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ کہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت میں داخل کرے گا اور وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔)) (6)

---

(1) صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب فضل التهليل، رقم: ٦٤٠٤؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح، رقم: ٢٦٩٣ (٦٨٤٤)۔

(2) صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب فضل التهليل، رقم: ٦٤٠٣؛ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم: ٢٦٩١ (٦٨٤٢)۔

(3) **اسناده ضعيف**، المعجم الكبير للطبرانی: ٢٠/ ١٦٠، رقم: ٣٣٤، معاذ بن عبداللہ بن رافع مجہول ہے اور ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہیں۔

(4) **حسن**، سنن الترمذی، كتاب الدعوات، باب ما جاء فی فضل التسبيح......، رقم: ٣٤٦٠۔

(5) صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد......، رقم: ٢٩ (١٤٢)۔ (6) صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء، باب (٤٧)، رقم: ٣٤٣٥؛ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، رقم: ٢٨ (١٤٠، ١٤١)۔

درود شریف کے فضائل

درود شریف کی بہت بڑی بزرگی ہے۔قرآن مجید کی تلاوت کے بعد سب سے بہتر عبادت درود شریف کا وظیفہ ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴾ [1]

''اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی اپنے نبی (ﷺ) پر درود اور سلام بھیجو۔''

اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔'' [2]

نیز آپ نے فرمایا: ''اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔'' [3]

اور ایک روایت میں ہے کہ جو ایک بار رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ [4]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی دعا کا ایک تہائی حصہ درود ہی کو بناتا ہوں۔آپ نے فرمایا: ''اگر اس سے زیادہ کرو گے تو افضل ہو گا۔'' حضرت ابی بن کعب نے فرمایا: دو تہائی کرتا ہوں۔آپ نے فرمایا: اگر اس سے بھی زیادہ کرو گے تو افضل ہوگا۔'' حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ میں اپنی دعا کا سارا وقت آپ پر درود بھیجنے کے لیے مقرر کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ((إِذًا يَكْفِيكَ اللّٰهُ أَمْرَكَ مِنْ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ)) اس وقت اللہ تعالیٰ تیرے دنیا و آخرت کے کاموں کو کافی ہوگا۔'' [5]

---

[1] ۳۳/ الاحزاب: ۵٦۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد، رقم: ٤٠٨ (٩١٢)۔ [3] **اسنادہ صحیح**، سنن النسائی، کتاب السهو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم: ١٢٩٨۔

[4] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد ٢/ ١٧٢، عبداللہ بن لہیعہ مدلس و مختلط ہیں۔

[5] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب فی الترغیب فی ذکر الله وذکر الموت......، رقم: ٢٤٥٧۔ سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

سچ ہے درود شریف کی برکت سے دنیا اور آخرت کی مصیبت دور ہو جاتی ہے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں: ''بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا'' یعنی اسی درود شریف کی برکت ہی سے ملا جو کچھ ملا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو میرے اوپر محبت وشوق سے جتنا ہی زیادہ درود بھیجے گا، میں اس کے لیے قیامت کے دن شفیع وشہید ہوں گا۔ اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب پائے گا۔'' [1]

اور فرمایا: ''جو میرا نام سن کر مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بڑا بخیل ہے۔ [2]

نیز فرمایا: ''قیامت کے روز سب سے زیادہ قریب مجھ سے وہ ہو گا جو کثرت سے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔'' [3]

''اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین پر پھرتے رہتے ہیں جو امت کے سلام کو مجھ پر پیش کرتے ہیں۔'' [4]

''اللہ میری روح لوٹا دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔'' [5]

اور فرمایا: ''جو پورے پورے ثواب لینے سے خوش ہو تو اسے چاہیے کہ نبی ﷺ اور آلِ نبی پر درود وسلام بھیجے۔'' [6]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک نبی ﷺ پر درود نہ بھیجو گے تو تمہاری دعائیں زمین وآسمان کے درمیان لٹکی رہیں گی۔ [7]

---

[1] اس روایت کی اصل نہیں مل سکی۔ واللہ اعلم۔

[2] **حسن**، سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب رغم انف رجل ذُكِرْتُ عِنْدَهُ، رقم: ٣٥٤٦۔

[3] **حسن**، الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم: ٤٨٤۔

[4] **اسنادہ صحیح**، سنن النسائی، کتاب السھو، باب التسلیم علی النبی ﷺ، رقم: ١٢٨٣۔

[5] **اسنادہ حسن**، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب زیارۃ القبور، رقم: ٢٠٤١۔

[6] **اسنادہ ضعیف**، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم: ٩٨٢، حبان بن یسار الکلابی ضعیف ہے۔

[7] **اسنادہ ضعیف**، سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم: ٤٨٦، ابو قرہ الاسدی مجہول ہے۔

درود پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ [1]

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو سو بار پڑھے گا تو وہ نفاق اور دوزخ سے بری ہوگا قیامت کے روز شہیدوں کے ساتھ رہے گا۔'' [2]

درود شریف کے بے شمار فضائل ہیں جن کو محرر سطور بیان کرنے سے قاصر ہے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع اور مجدد ملت حضرت سید صدیق حسن رحمۃ اللہ علیہ نے نزل الابرار اور حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے جلاء الافہام میں نہایت بسط و تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ وَاِنْ شِئْتَ زِيَادَةَ التَّحْقِيْقِ فَطَالِعْهَا۔

درود شریف پڑھنے کے مقامات واوقات

ان تینوں حضرات نے فرمایا کہ مندرجہ ذیل مقامات پر درود شریف پڑھنا چاہیے:
(۱) نماز کے تشہد اولیٰ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک، تشہد آخیرہ میں بالاتفاق (۲) قنوت کے آخر میں (۳) نماز جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد (۴) خطبہ میں (۵) موذن کے اذان کے جواب کے بعد اور اقامت کے وقت (۶) دعا کرتے وقت اول، درمیان اور آخر میں (۷) مسجد میں داخل ہوتے وقت اور اس سے باہر نکلتے وقت (۸) صفا مروہ پر (۹) مجلس میں (۱۰) رسول اللہ ﷺ کے نام مبارک سننے کے وقت (۱۱) لبیک سے فارغ ہونے کے بعد (۱۲) حجر اسود کے بوسہ لیتے وقت (۱۳) بازار میں جانے کے وقت اور واپسی کے وقت (۱۴) رات کو سو کر کھڑے ہونے کے وقت (۱۵) قرآن مجید کے ختم کرنے کے بعد (۱۶) رنج و غم کے وقت (۱۷) جمعہ کے دن (۱۸) مسجد کے پاس سے گزرنے اور اسے دیکھنے کے وقت (۱۹) رسول اللہ ﷺ کے نام مبارک لکھتے وقت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۱/ ۲۱۱، رقم: ۷۲۱، حارث الاعور ضعیف اور عبدالکریم الخزار واھی الحدیث ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، المعجم الصغیر للطبرانی: ۲/ ۴۸، والاوسط: ۷۲۳۱، ابراہیم بن سالم مجہول ہے۔

مَادَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَمْ تَزَلِ الصَّلٰوةُ جَارِیَةً لَهٗ مَادَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ)) [1]

''جو کتاب لکھنے میں مجھ پر درود بھیجے گا تو فرشتے ہمیشہ اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ ﷺ دائمًا سبحان اللہ کیا شان عظمٰی اور نعمت کبریٰ ہے۔ موجودہ زمانے کے مؤلفین اور مصنفین رسول اللہ ﷺ کے اسم مبارک کے بعد صرف (صلعم) لکھ کر اکتفا کرتے ہیں خاکسار محرر سطور کے نزدیک یہ کفایت شعاری کوئی مستحسن نہیں ہے، محدثین کرام اور سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم نے اس کفایت شعاری کو پسند نہیں فرمایا، بلکہ ہر جگہ نام مبارک پر ﷺ مکمل تحریر فرمایا اور اسی وجہ سے ان کی مغفرت ہوئی۔

(۲۰) صبح وشام کے وقت (۲۱) گناہ سے توبہ کے وقت (۲۲) محتاجی کے وقت (۲۳) منگنی اور نکاح کے وقت (۲۴) وضو کے بعد (۲۵) نمازوں کے بعد (۲۶) ہر کام شروع کرتے وقت۔

ان مذکورہ اوقات کے دلائل کتب ثلاثہ میں مذکور ہیں طوالت کی وجہ سے نہیں لکھے۔

(**تنبیہ**: مذکورہ اوقات ومقامات میں سے کچھ صحیح ثابت ہیں اور اکثر غیر ثابت ہیں۔)

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

درود شریف کے بہت فوائد ہیں جو نزل الابرار، جلاء الافہام، القول البدیع اور مفتاح الحسن وغیرہ میں وضاحت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ طوالت کی وجہ سے یہاں نہیں لکھے جارہے ہیں۔

درود شریف کے صیغے

درود شریف مختلف روایات سے متعدد طریق سے منقول ہے جنہیں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مہذب واذکار میں اور علامہ سخاوی نے القول البدیع میں اور حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] **اسناده ضعیف جدا**، المعجم الاوسط للطبرانی: ۱/ ۴۹۷، رقم: ۱۸۳۵، ۱۸۵۶، ابوعلی الدارسی بشر بن عبید کذاب ومتروک ہے۔

نے جلاء الافہام اور مجدد ملت سید صدیق حسن نے نزل الابرار میں اور ابن الہمام، ابن حجر مکی، صاحب ذخیرۃ الخیر، عراقی اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے الحزب الاعظم میں اپنے طرز پر لکھا ہے ان صیغوں کی تعداد اسی (۸۰) کے قریب ہے۔ چند صحیح صیغوں کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ اللہ نے سلام کا طریقہ تو ہمیں بتا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ کہو:

۶۱۸ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

''اے اللہ! رحمت اتار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد پر جیسا کہ رحمت اتاری ابراہیم اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر بے شک تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔''

۶۱۹ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [1]

''اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح ابراہیم و آل ابراہیم پر برکت اتاری تو ہی لائق تعریف و بزرگ ہے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود شریف کی خصوصیت کی دو وجہیں بیان کی جاتی ہیں:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف میں تمام نبیوں نے السلام علیکم کہا مگر آپ کی امت پر سوائے ابراہیم علیہ السلام کے اور کسی نبی نے سلام نہیں بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس احسان کے بدلے میں اپنی امت کو ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا کرو۔

(۲) ابراہیم علیہ السلام جب بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو سب گھر والوں کو جمع کر کے بیٹھے تو پہلے آپ نے یہ دعا کی: "اَللّٰهُمَّ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ شُيُوْخِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فَهَبْهُ مِنِّي السَّلَامُ"

''یا اللہ! جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بوڑھوں میں سے اس گھر کا حج کرے اسے میرا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (۱۰)، رقم: ۳۳۷۰؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ٤٠٦ (۹۰۷)۔

سلام پہنچادے۔'' اس پر سب اہل بیت نے آمین کہی، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی:
''اَللّٰهُمَّ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ لُسُوْنِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) فَهِنَّهُ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالُوا اٰمين.'' ''اے اللہ! امت محمد یہ کے ادھیڑوں میں سے جو اس گھر کا حج کرے اسے میرا اسلام پہنچادے۔ سب نے آمین کہی، پھر اسمٰعیل علیہ السلام نے دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ شَابِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَهَنِهُ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالُوْا (آمين)'' ''یا اللہ! جو محمد ﷺ کی امت کے نوجوانوں میں سے اس گھر کا حج کرے اسے میرا اسلام پہنچادے۔ سب نے آمین کہی، پھر حضرت سارہ علیہا السلام نے دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ مَنَّ حَجَّ الْبَيْتَ مِنَ النِّسْوَانِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَهَنِهُ مِنِّي السَّلَامَ'' اے اللہ! جو عورت امت محمد ﷺ کی عورتوں میں سے اس گھر کا حج کرے اسے میرا اسلام پہنچادے، سب گھر والوں نے اس پر آمین کہی، پھر حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے دعا کی: ''اَللّٰهُمَّ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مِنَ الْمَوَالِيْ وَالْمَوَالِيَاتِ'' اے اللہ! جو امت محمد یہ کے آزاد غلاموں اور باندیوں میں سے اس گھر کا حج کریں۔ ان پر میرا اسلام پہنچادے۔ سب گھر والوں نے آمین کہی۔ [1]

جب ان لوگوں نے پہلے ہی اس امت محمد ﷺ کو سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس احسان کے بدلے میں ان پر درود وسلام بھیجنے کا حکم فرمایا۔

[۶۲۰] ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ)) [2]

''اے اللہ! رحمت بھیج محمد (ﷺ) پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ جس طرح رحمت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت اتار محمد اور آل محمد (ﷺ) پر جس طرح تو نے برکت اتاری ابراہیم پر۔''

---

[1] القول البدیع، ص: ۸۵، اس روایت کی کوئی اصل میرے علم میں نہیں ہے، جس نے بھی نقل کی بے سند کی۔

[2] **اسناده صحيح**، سنن النسائی، کتاب السهو، باب (۵۳)، رقم: ۱۲۹٤، واللفظ له، نیز دیکھئے صحيح بخاری، کتاب الدعوات، باب الصلاة على النبی ﷺ، رقم: ٦٣٥٨۔

﴿۶۲۱﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [1]

''اے اللہ! رحمت بھیج محمد ﷺ اور آل محمد پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر، اور برکت نازل کر محمد (ﷺ) اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر سارے جہان میں تحقیق تو ہی خوبیوں والا اور عزت والا ہے۔''

﴿۶۲۲﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [2]

''اے اللہ! رحمت بھیج محمد (ﷺ) نبی امی اور آل محمد ﷺ پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام اور برکت نازل کر نبی محمد (ﷺ) پر جس طرح برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر تو خوبیوں والا عزت والا ہے۔''

﴿۶۲۳﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [3]

''اے اللہ! رحمت بھیج محمد نبی امی اور آل محمد (ﷺ) پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل کر محمد نبی امی اور آل محمد ﷺ پر جس طرح برکت نازل کی ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر تو ہی خوبیوں والا عزت

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى ﷺ بعد التشهد، رقم: ٤٠٥ (٩٠٧)۔ [2] **صحيح**، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى بعد التشهد، رقم: ٩٨١؛ عمل اليوم والليلة للنسائى، رقم: ٤٩۔

[3] **صحيح**، مسند احمد: ٤/ ١١٩؛ صحيحه ابن خزيمه: ٧١١، وابن حبان: ١٩٥٩۔

والا ہے۔‘‘

﴿۶۲۴﴾((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) ❶

’’اے اللہ! درود بھیج محمد (ﷺ) پر اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر جس طرح درود بھیجا ابراہیم پر اور برکت اتار محمد (ﷺ) اور آپ کی اولاد پر جس طرح برکت اتاری ابراہیم علیہ السلام پر تو ہی حمید مجید ہے۔‘‘

﴿۶۲۵﴾((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ)) ❷

’’اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کے اہلِ بیت پر جس طرح رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر تو حمید مجید ہے۔ اے اللہ! ہم پر ان لوگوں کے ساتھ رحمت اتار۔ اے اللہ! برکت نازل کر محمد ﷺ او رآپ کے گھر والوں پر جس طرح برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ! ہمارے اوپر برکت نازل کر، ان کے ساتھ، اللہ کی رحمتیں اور مومنوں کا درود نازل ہو محمد نبی امی (ﷺ) پر تمہارے اوپر سلام ہو

---

❶ صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (۱۰) ۳۳۶۹؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم: ۷۰٤ (۹۱۱)۔

❷ **اسنادہ ضعیف**، سنن الدارقطنی: ۱/ ۳۵٤، رقم: ۱۳۲۳۔ عبدالوہاب بن مجاہد متروک ہے۔

اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔"

﴿۶۲۶﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ)) [1]

"اے اللہ! رحمت بھیج محمد ﷺ پر جس طرح رحمت بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر، اور برکت اتار محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح برکت اتاری ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر اور رحم فرما محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر، جس طرح رحم فرمایا ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔"

﴿۶۲۷﴾ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [2]

"اے اللہ! اپنی رحمتوں اور برکتوں کو محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر کر دے، جس طرح کیا تو نے، اسے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر تحقیق تو خوبیوں والا عزت والا ہے اور برکت نازل کر محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح برکت اتاری ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر تو ستودہ بزرگ ہے"

﴿۶۲۸﴾ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ

---

[1] **اسنادہ ضعیف**، الأدب المفرد للبخاري: ٦٤١، سعید بن عبدالرحمٰن اموی مجہول الحال ہے۔

[2] **اسنادہ ضعیف**، مسند احمد ٥/ ٣٥٣، ابوداود الاعمیٰ نفیع بن حارث متروک ہے، کما تقدم۔

الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)) [1]

''اے اللہ! تو رحمت بھیج محمد نبی ﷺ پر اور آپ کی بیویوں پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد اہل بیت پر جس طرح رحمت بھیجی آل ابراہیم علیہ السلام پر تو خوبیوں والا عزت والا ہے۔''

[1] **اسناده ضعيف**، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی ﷺ، رقم: ٩٨٢، حبان بن یسار ضعیف راوی ہے۔

خاتمۃ الکتاب

يَقُوْلُ مُؤَلِّفُ ذٰلِكَ الْكِتَابِ، اَلعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمِسْكِيْنُ، اَلْمُعْتَصِمُ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ الرَّاجِيْ لُطْفُهُ الْقَوِيِّ اَبُو الصَّمْصَامِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنِ يَادٍ عَلِيِّ الْبَسْتَوِيِّ سَلَّمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ عَنْ حَوَادِثِ الْجَلِيِّ وَالْخَفِيِّ اِنَّهٗ قَدْ فَرَغَ مِنْ تَسْوِيْدِهٖ وَتَرْصِيْفِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقْتَ الضُّحٰى سَبْعَةً وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْجُمَادِى الْاُوْلٰى سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَثَلٰثَ عَشَرَةَ مِنْ مِائَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ الْقُدْسِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا اَلْفُ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَتَحِيَّةٍ بِمَدْرَسَةِ ''دَارُالْقُرآنِ وَالْحَدِيْثِ'' الشَّهِيْرَةِ بِمَدْرَسَةِ الْحَاجِّ عَلِي جَانْ الْمَرْحُوْم، اَلْوَاقِعَةِ فِيْ بَلْدَةِ دِهْلِيْ حَمٰهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْفِتَنِ اَلَّفَ هٰذِهِ الزُّبُرِ فِيْ اَوَانِ الْحُرُوْبِ الَّتِيْ اشْتَدَّ ضِرَامُهَا وَاشْتَعَلَ لَهَابُهَا فِيْ اَرْجَاءِ الْهِنْدِ وَجَاءَتْ سُمُوْمُهَا وَشَرَارُهَا وَوَجَلُهَا وَفَزَعُهَا فِيْهِ بِذَالِكَ الْخَلَائِقِ الْمُتَحَيِّرُوْنَ الْخَائِفُوْنَ عَلٰى نُفُوْسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَاَوْلَادِهِمْ وَنِسَآءِهِمْ فَرَقَمَ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ لِيَلْجَؤُا وَيَتَضَرَّعُوْا بِهٰذِهِ الدَّعْوَاتِ اِلَى اللّٰهِ مِنْ تِلْكَ الْاٰفَاتِ وَيَسْتَغْفِرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَيَسْتَنْصِرُوْا مِنْ رَبِّهِمْ عَلٰى عَدُوِّهِمْ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلِ وَاِنِّيْ قَدْ اَجَزْتُ بِهٰذِهِ الدَّعْوَاتِ لِاَوْلَادِيْ عَبْدُ الرَّشِيْدِ وَعَبْدُ الْحَلِيْمِ وَعَبْدُ الْحَيِّ وَاٰمِنَةَ وَمُحْمُوْدَةِ وَمَسْعُوْدَةِ وَسَعِيْدَةِ وَعَبْدُ الْحَنَّانِ وَعَبْدُ الْمَنَّانِ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ وَنِسَائِيْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاُمِّ مَحْمُوْدَةِ بَتُوْلَ وَسَائِرِ تَلَامِذِيْ وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُ بِذٰلِكَ۔

اس کتاب کا مولف عاجز مسکین اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے والا اس کی قوی رحمت کا امیدوار عبد السلام بن یادعلی بستوی (ان دونوں کو اور آپ حضرات کو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا وآخرت کی چھوٹی بڑی تمام مصیبتوں سے بچائے) عرض گزار ہے کہ ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ کو مدرسہ حاجی علی جان دہلی میں جمعہ کے روز چاشت کے وقت اس کتاب کے لکھنے سے فارغ ہوا۔ یہ کتاب ایسے جنگ کے زمانہ میں لکھی ہے جس کے آگ کے شعلے ہندوستان سے باہر بھڑک رہے ہیں اور اس کی چنگاری اور دہشت اس میں بھی پہنچ رہی ہے۔ مخلوق خدا اس وجہ سے اپنی جان و مال اور بیوی بچوں پر خوف زدہ اور حیران و پریشان ہے۔ اس کتاب کو اس لیے لکھا ہے، تاکہ ان دعاؤں کو پڑھ کر مصیبتوں اور بلاؤں سے نجات حاصل کریں اور اپنے گناہوں سے معافی مانگ کر اپنے رب سے اپنے دشمنوں پر مدد طلب کریں۔ میں اللہ ہی پر اعتماد کرتا ہوں وہی مجھے کافی اور بہت اچھا کارساز ہے۔ ان دعاؤں کو پڑھنے کی اجازت دی ہے، اپنی اولاد عبدالرشید، عبدالحکیم، عبدالحیٔ، آمنہ، محمودہ، مسعودہ سعیدہ وعبدالحنان وعبدالمنان اور عبدالعزیز اور اپنی دونوں بیویوں امّ سلمہ وام محمودہ بتول کو اور تمام شاگردوں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اور جو اسکے اہل ہیں۔

عرض مولف

فَیَامَنْ وَسِعَتْ رَحْمَتُهٗ کُلِّ شَیْءٍ اَیِّ شَیْءٍ مِّنَ الْاَشْیَاءِ فلتسعنی رَحْمَتُكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَیَا مَنْ کَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اِنِّیْ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِكَ فَارْحَمْنِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَیَامَنْ قَالَ فِیْ کِتَابِهٖ قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ، اِنِّیْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُسْرِفِیْنَ فَاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَاَوْلَادِیْ وَاَهْلِیْ وَاَقَارِبِیْ وَمَشَائِخِیْ وَاَحِبَّائِیْ وَلِمَنْ قَرَأَ وَکَتَبَ وَسَمِعَ هٰذَا الْکِتَابَ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

''پس اے وہ ذات پاک! جس کی رحمت تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے میں بھی ان چیزوں میں سے ایک چیز ہوں، اے ارحم الراحمین! تیری رحمت مجھے بھی گھیر لے اور اے وہ ذات! جس نے اپنے نفس پر رحمت کو لازم کرلیا ہے۔ میں تیرے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں، پس ارحم الراحمین! میرے حال پر رحم فرما اور اے وہ ذات! جس نے اپنی کتاب میں یہ فرمایا ہے کہ اے میرے نبی آپ میرے ان بندوں سے کہہ دیجیے جن لوگوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں، یقیناً اللہ سب گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے، کیونکہ وہ بڑا معاف فرمانے والا مہربان ہے، پس میں بھی ان نافرمانوں میں سے ہوں، لہٰذا میرے سب گناہوں کو معاف فرمادے تو غفور ورحیم ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور اساتذہ کرام، والدین، دوست واحباب، میری اولاد، میرے اہل بیت اور اس کتاب کے لکھنے والوں، سننے والوں، اساتذہ کرام اور اس کتاب کے پڑھنے والوں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو بھی بخش دے۔ اے میرے مولیٰ! میرے تمام کاموں کے انجام کو اچھا کردے اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچالے۔ اے میرے رب! میری اس دعا کو قبول فرمالے، کیونکہ تو ہی سننے اور جاننے والا ہے اور سب سے آخر میں ہماری یہی دعا ہے کہ ساری تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے اور درود وسلام بھیجتے ہیں اپنے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے آل واصحاب پر اور تمام نبیوں ورسولوں پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر۔''

المولف: عبدالسلام بستوی

۲۷ جمادی الاول ۱۳۶۱ھ دہلی

اَلدُّعَاءُ المقبول المعروف
اسلامی وظائف